مِصباح الإنشاء
حصہ سوم
از
مولانا نفیس احمد مصباحی
اُستاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ
زیرِ اہتمام
مجلسِ برکات
زیر انتظام: دار العلوم اہلسنّت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم
مبارک پور اعظم گڑھ، یوپی، انڈیا، پن ۲۷۶۴۰۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مصباح الإنشاء

(الجزء الثالث)

(للصفّ الرابع)

—(از)—

مولانا نفیس احمد مصباحی

استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

زیر اہتمام

مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

تفصیلات

سلسلۂ اشاعت نمبر —

نام کتاب : مصباح الانشاء (الجزء الثالث)
مؤلف : مولانا نفیس احمد مصباحی، استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
قاموس الکلمات : مولانا محمد رئیس اختر مصباحی استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
اہتمام واشاعت : مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور
طبع اول : ۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۸ء
صفحات : ۱۶۰
تعداد اشاعت :

نصاب

ششماہی اول : ابتدا تا درس(۴)، تمرین (۲۵)
ششماہی آخر : درس (۵)، تمرین(۲۶) تا (۴۶) آخر کتاب

ملنے کے پتے :

(۱) مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ یوپی۔پن ۲۷۶۴۰۴
(۲) مجلس برکات، ۱۴۹ر گراؤنڈ فلور، کٹرا گوکل شاہ مارکیٹ، مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔
پن ۱۱۰۰۰۶

1- **MAJLIS-E-BARAKAAT ,**
Aljamiatul Ashrafia, Mubarakpur, Azamgarh, U.P. pin: 276404
2- **MAJLIS-E-BARAKAAT ,**
149 Ground Floor Katra Gokul Shah Market, Matiya Mahal, Jama Masjid , Delhi, Pin : 110006

فہرست

عناوین | صفحہ

الباب الأول
في بقية أحكام النحو

الباب الثاني
في التمارين العامّة

الباب الأوّل

في

بقيّة أحكام النحو

Scanned by CamScanner

الدرس الأوّل

حال

حال : وہ حقیقی یا حکمی صیغۂ صفت ہے جو فضلہ ہو، اور اپنے ذو الحال کی حالت بیان کرنے، یا اس کی، یا اس کے عامل کی، یا مضمونِ جملۂ اسمیہ کی تاکید کے لیے آئے۔

اس تعریف میں "حقیقی صیغۂ صفت" سے مراد "وہ اسم مشتق ہے جو کسی وصف اور اس سے متصف ہونے والی ذات کو بتائے۔ وہ یہ ہیں: اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبّہ، اسم تفضیل، اسم مبالغہ۔ اور "حکمی صیغۂ صفت" سے مراد وہ اسم جامد ہے جو مشتق کی تاویل میں ہو۔ جیسے "عَدَا خلیلٌ غزالاً" (خلیل ہرن کی طرح تیز دوڑا) اس مثال میں "غزالا" اسم جامد "مُسرِعًا کالغزال" کی تاویل میں ہے۔

اور "فضلہ" سے مراد یہ ہے کہ وہ عمدہ اور رُکنِ جملہ (یعنی مسند اور مسند الیہ) نہ ہو۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ زائد اور غیر ضروری چیز ہے۔ اس لیے کہ کچھ حال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا وجود جملہ کا معنی و مفہوم صحیح ہونے کے لیے ضروری ہوتا ہے، جیسے آیت کریمہ " لَا تَقْرَبُوا الصَّلوٰةَ وَ اَنْتُمْ سُكَارىٰ " [النساء : ٤٣] (نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ)، "مَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَ الْأَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ". [الأنبياء: ١٦] (اور ہم نے آسمان و زمین اور کچھ جو ان کے درمیان ہے عبث نہ بنائے)

پہلی آیت میں "أَنْتُمْ سُكَارىٰ" اور دوسری آیت میں "لٰعِبِيْنَ" ایسے حال ہیں کہ ان کے بغیر ان جملوں کا معنیٰ مقصود صحیح نہیں ہوتا۔

● **ذوالحال**: وہ اسم ہے کہ حال جس کی حالت بیان کرے، گویا معنی کے اعتبار سے یہ اپنے حال کا موصوف ہوتا ہے اسے "صاحب الحال" بھی کہتے ہیں۔

① ذوالحال درج ذیل اسماہوتے ہیں:

۱- فاعل : جیسے رَجَعَ الغَائِبُ سَالِمًا.

۲- نائب فاعل : جیسے تُؤْكَلُ الفاكهةُ نَاضِجَةً.

۳- خبر : جیسے هٰذا الـهِلالُ طَالِعًا.

۴- مبتدا : جیسے أنتَ مجتهِدًا أَخِي. السماءُ صِرْفًا شَرَابِي.

۵- مفعول بہ : جیسے لَا تَأْكُلِ الفاكهةَ فِجّةً ، یامجرور بالحرف، جیسے لَاتَسْرِ فِي الليلِ مُظْلِمًا. اِسْعَ لِلْخَيْرِ وَحْدَه.

۶- مفعول مطلق : جیسے سِرتُ سَيْرِي حَثِيْثًا.

۷- مفعول فیہ : جیسے سَرَيْتُ الليلَ مُظلِمًا.

۸- مفعول لہ : جیسے اِفْعَلِ الْخَيْرَ مَحبّةَ الخيرِ مُجرَّدَةً عَن الرياءِ.

۹- مفعول معہ : جیسے سِرْ وَ الجبلَ عن يمينِكَ.

۱۰- مضاف الیہ بشرطے کہ دو چیزوں میں سے کوئی ایک پائی جائے:

اوّل: مضاف الیہ کومضاف کی جگہ رکھنا صحیح ہو، اس طرح کہ اگر مضاف کو حذف کر دیاجائے تومعنی صحیح رہے، جیسے آیت کریمہ: "اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ" . [الحجرات: ۱۲]

دوم: مضاف، حال میں عامل ہو، جیسے آیت کریمہ: " اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا" [یونس: ٤] ، اس میں "مَرْجِع" مصدر میمی ضمیر "كُمْ" کی طرف مضاف ہے، اور "جَمِيْعًا" ضمیر "كُمْ" سے حال ہے، جس میں مضاف (مَرْجِع) عامل ہے۔

② حال عموماً نکرہ ہوا کرتا ہے اور ذوالحال میں مبتدا کی طرح اصل یہی ہے کہ وہ معرفہ ہو۔ لیکن اصل کے برخلاف درج ذیل صورتوں میں ذوالحال نکرہ لایا جاسکتا ہے:

۱- جب ذوالحال حال سے موخّر ہو، جیسے: جَاءَنِي مُبشِرًا رَسُوْلٌ.

۲- جب ذوالحال سے پہلے نفی، یا نہی، یا استفہام آجائے اور اس کے معنی میں

عموم پیدا ہو جائے، جیسے "مَا في المدرسةِ مِنْ تلميذٍ متكاسِلًا" و "لَا تَحْرِصْ على عادةٍ ضارَّةً" و "هَلْ جاءَكَ أَحَدٌ رَاكِبًا."

٣- جب وصف یا اضافت یا کسی اور وجہ سے نکرہ کے اندر تخصیص پیدا ہو جائے۔ جیسے "زَارَنِي صَدِيْقٌ حَمِيْمٌ مُسَلِّمًا" و "جَاءَنِي رَجُلُ فَنٍّ مُبَاحِثًا".

٤- جب حال جملہ ہو جس سے پہلے واوِ حالیہ ہو، جیسے "اِقْتَرَبْتُ مِنْ أَطْفَالٍ وَ هُمْ يَلْعَبُوْنَ". اور اگر واو حالیہ نہ ہو تو وہ جملہ اس نکرہ کی صفت بنتا ہے۔

حال کے اوصاف واحکام :

حال کے اوصاف واحکام درج ذیل ہیں:

١- حال میں اصل یہی ہے کہ وہ نکرہ ہو، جیسا کہ سابقہ مثالوں میں گزرا، اور کبھی اصل کے خلاف وہ معرفہ ہوتا ہے، تو اس صورت میں وہ نکرہ کی تاویل میں ہوتا ہے، جیسے درج ذیل مثالوں میں:

"جَاءَ أَخُوْكَ وَحْدَه"، يعني : منفردًا. "اُدْخُلُوْا الْأَوَّلَ فَالأَوَّلَ"، يعني: مُترتّبِينَ، "جَاؤُوا الجَمَّاءَ الغَفِيْرَ" ، يعني : جميعًا.

٢- حال، ذوالحال پر محمول ہوتا ہے، بلفظِ دیگر حال مصداق کے لحاظ سے ذو الحال کا عین ہوتا ہے، لہٰذا کسی ایسی چیز کو حال بنانا درست نہیں جو ذوالحال پر محمول نہ ہو اور مصداق کے اعتبار سے اس کا عین نہ ہو، اسی لیے "جَاءَنِي نَبِيْلٌ ضَاحِكًا" میں "جَاءَنِي نَبِيلٌ ضِحْكًا" کہنا صحیح نہیں، مگر یہ کہ اسمیں تاویل کی جائے اور یہ کہا جائے کہ مصدر "ضِحْكًا" اسم ذات "نبيلٌ" پر مبالغہ کے طریقے پر محمول ہے، جیسے "زَيْدٌ عَدْلٌ" میں، یا وہ مجازاً اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ یا اس سے پہلے مضاف محذوف ہو۔

۳- حال جامد :

حال میں اصل یہی ہے کہ وہ مشتق ہو۔ لیکن کبھی اسم جامد (غیر مشتق) بھی ہوتا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں:

۱- وہ اسم جامد، کسی مشتق کی تاویل میں ہو۔ ۲- مشتق کی تاویل میں نہ ہو۔

(۱) درج ذیل صورتوں میں مشتق کی تاویل میں ہو کر حال بنتا ہے:

اول : وہ تشبیہ پر دلالت کرے، جیسے "عَدَا سَلِيْمٌ غَزَالًا" يعنى : مُسْرِعًا كَالغَزَالِ، "بَدَتْ مَلِكَةُ الجَمَالِ قَمَرًا" يعنى: مُضِيْئَةً".

ثانی : وہ مفاعلت یعنی جانبین کی مشارکت کو بتائے، جیسے "بَايَعْتُهُ يَدًا بِيَدٍ"، یعنی: مُتَقَابِضَيْنِ.

ثالث: وہ ترتیب کو بتائے، جیسے "اُدْخُلُوْا البابَ رَجُلًا رَجُلًا" يعنى: مُتَرَتِّبِيْنَ.

رابع: وہ تفصیل کو بتائے، جیسے "قرأتُ الكتابَ بَابًا بَابًا" يعنى: مُفَصَّلًا.

(۲) درج ذیل صورتوں میں اسم جامد، مشتق کی تاویل میں ہوئے بغیر حال بنتا ہے:

۱- وہ موصوف ہو، جس کی صفت مشتق حقیقی ہو، جیسے آیت کریمہ "فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا". [مریم:۱۷] یا مشتق حکمی ہو، جیسے "اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا". [یوسف:۲]

۲- وہ نرخ کو بتائے، جیسے "اشتريتُ الثوبَ مِتْرًا بثلاثِ مائةِ روبيةٍ، بِعْتُ القَمْحَ مُدًّا بعشرينَ رُوْبِيَةً.

۳- وہ عدد کو بتائے، جیسے " تَمَّ فَرِيْقُ كُرَةِ القدمِ أحدَ عشرَ لَاعِبًا" اور "فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً". [الأعراف:۱۴۲]

۴- وہ اپنے ذوالحال کی کسی نوع کو بتائے، جیسے "هٰذا مالُكَ ذَهَبًا".

۵- وہ اپنے ذوالحال کی کسی فرع کو بتائے، جیسے " هٰذا ذَهَبُكَ خاتَمًا".

۶- وہ اپنے ذوالحال کی اصل کو بتائے، جیسے "هٰذا خاتَمُكَ ذَهَبًا، هٰذا ثوبُ المرأةِ حَرِيْرًا".

۷- وہ کسی ایسی حالت کو بتائے جس میں کسی شے کو دو مختلف حیثیتوں میں سے ایک کے لحاظ سے خود اپنے اوپر فضیلت حاصل ہو، جیسے "الكلامُ شِعْرًا أَحْسَنُ مِنْهُ نثرًا"، یا دوسری چیز پر فضیلت حاصل ہو، جیسے خليلٌ شاعرًا أَحْسَنُ مِنْ زَيْدٍ نَاثِرًا".

حال کی قسمیں:

مفرد ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے حال کی تین قسمیں ہیں:

۱- حالِ مفرد -۲-حالِ شبہِ جملہ -۳-حالِ جملہ۔

حالِ جملہ کا مفہوم تو واضح ہے، اور حالِ شبہِ جملہ سے مراد یہ ہے کہ وہ ظرف، یا جار مجرور ہو، جیسے "حَرَارةُ المريضِ فوقَ أَرْبَعِيْنَ دَرَجَةً دَليلُ خَطرٍ، نظرتُ العُصفورَ على الغُصن".

حالِ مُفرَد: وہ حال ہے جو جملہ اور شبہِ جملہ نہ ہو، جیسے "قرأتُ الدرسَ مجتهدًا، قرأتُمَا الدَّرْسَ مجتَهِدَيْنِ، قَرَأْتُمُ الدَّرْسَ مُجْتَهِدِيْنَ".

حالِ جملہ کی شرطیں:

جملہ جب حال واقع ہو تو اس کے لیے تین شرطیں ہیں:

۱- وہ جملہ خبریہ ہو، خواہ فعلیہ ہو، جیسے جَاءَ سَلِيْمٌ يَضْحَكُ ، یا اسمیہ ہو، جیسے ذهَبَ سَلِيْمٌ وَ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ. جملہ انشائیہ بغیر تاویل کے حال نہیں بنتا۔

۲- اس جملہ کے شروع میں کوئی ایسا لفظ نہ ہو جو اسے مستقبل کے معنی میں کر

دے، مثلاً سین، سوف، لَنْ اور کلمات شرط۔

۳- اس میں کوئی رابط ہو جو اُسے ذوالحال سے مربوط کردے۔

روابطِ حال:

رابط میں اصل یہی ہے کہ وہ ضمیر ہو، اور کبھی واو حالیہ رابط ہوتا ہے، اور کبھی واو اور ضمیر دونوں۔ ان کی مثالیں ترتیب کے ساتھ یہ ہیں:

- دَخَلَ الضُّيُوْفُ يَضْحَكُوْنَ. (اس میں رابِط صرف ضمیر ہے۔)
- دَخَلْتُ الحديقةَ و الأصدقاءُ مُجتَمِعُوْنَ. (اس میں رابِط صرف واو ہے۔)
- دَخَلَ التلميذُ حجرةَ الدرسِ و كتابُه بيده. (اس میں رابط واو اور ضمیر دونوں ہیں۔) (۱)

واوِ حالیہ کے ساتھ قَد کا استعمال:

جب جملہ حالیہ ایسا ہو کہ اس کے شروع میں فعلِ ماضی مثبت ہو، اور حال و ذو الحال کے درمیان رابط واو ہو تو فعلِ ماضی سے پہلے قَدْ کالانا ضروری ہے، جیسے "جِئْتُ وَ قَدْ خَرَجَ أَخُوْكَ".

اور اگر اِس صورت میں ضمیر رابط ہو، خواہ تنہا، یا واوِ حالیہ کے ساتھ تو اس فعلِ ماضی کے ساتھ قَدْ کالانا بہتر ہے۔ جیسے "جَلَسَ الرُّكَّابُ في الطَّائِرَةِ وَ قَدْ شَدُّوا الحُزُمَ" "وَ طَارَتِ الطَّائِرَةُ، قَدْ شَدَّ رُكَّابُهَا الحُزُمَ".

اور اگر جملۂ حالیہ کے شروع میں ماضی منفی ہو تو قَدْ کالانا ممتنع اور ناجائز ہے، جیسے "خَرَجَ المطْرُوْدُ وَ مَا نَطَقَ" و "خَرَجَ المطْرُوْدُ مَا نَطَقَ".

---

(۱) روابطِ حال کی تفصیل "تمرین الإنشاء" حصہ سوم میں آئے گی۔

التَّمْرِيْنُ (١)

اردو میں ترجمہ کرو:

استمعَ الطلابُ لشرحِ الدروسِ مُصغِيْنَ.

أعجبني المدَرسُ يوضِح الأفكارَ.

عُدتُ من سَفري و الشمسُ تَغِيْبُ.

قَرأ الطّالبُ القصّةَ مشوقةً.

يُعجِبُني تأديبُ الغُلامِ مُذْنِبًا.

سَرّني قُدومُكَ من الامتحانِ فرحًا.

رَاقَنِي الوردُ وَسْطَ الْبُسْتَانِ.

بعتُ التمرَ عَلى شجرِه.

عِشْ عَزِيْزًا أو مُتْ كَرِيْمًا.

قَطعتُ الزهرَ و هو نَديٌّ.

رجَع الجيشُ وَ النَّصرُ حَليفُه.

رجَعَ السابقُ يتصبّبُ عرقًا.

تمُرّ بِنَا الأيّامُ و نحنُ لَاهُوْنَ.

أبصرتُ ثمرَ الْبستانِ يتساقطُ من شجره.

غَرِقتِ السّفينَةُ وَ قد كانَ منظرُها رَهيبًا.

أحترمُ العاملَ، شعارُه الأمانة و الإخلاص.

جلس أسامةُ تبدُو عليه علاماتُ السرورِ.

سمعتُ الخَطِيْبَ يأسِرُ القلوبَ بِحُسنِ لفظِه.

مَكثَ الضيوفُ عندنا ما قصرنا في إكرامِهم.

ذهبَ الجنودُ إلى ميدانِ الْقِتالِ تحرسهم عنايةُ الله.

التَّمْرِيْنُ (٢)

اردو میں ترجمہ کرو:

● الرحلة إلى المزارِع التجريبية ممتعة ، حيث نشاهد العمال والمهندسين مسرعين في غاية النشاط، مخلصين في عملهم إخلاصًا كاملًا توسيعًا للرقعة الزراعية، و بغية تحقيق الرخاء للوطن العزيز.
(الأضواء للغة العربية، خامس ابتدائي، ثاني، ص ٤٢، ٤٣)

● أرسل الله رسوله محمّدًا صلى الله عليه وسلم إلى الناس بشيرًا ونذيرًا، و جاءت الرسالة إيذانًا بحياة جديدة تبتدئ بالكفاح، و تنتهي بالنصر و الفوز.

● نزل الوحي على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، وهو في غار حراء فانطلق خائفًا وجلا، يلتمس بيته في غبش الفجر، حتى إذا وصل إليه، سألته زوجه خديجة رضي الله تعالى عنها عما به، فنفض إليها مخاوفه ، فأخذت تُهدئُ ، من روعه ، و تقول له : الله يرعانا يا أبا القاسم! أبشر يا محمد و اثبت ، فوالذي نفس خديجة بيده ، إني لأرجو أن تكون نبيّ هذه الأمة، واللهِ لا يخزيك الله أبدا. إنك لتصل الرحم ، و تصدق الحديث ، و تحمل الكلّ.

هكذا صدقته خديجة رضي الله عنها، و بدا يدعو إلى دين الله فآمن به أبو بكر رضي الله عنه ، الذي قال فيه الرسول عليه السلام: "ما دعوت أحدا إلى الإسلام إلا كانت له كبوة غير أبي بكر، ثم تبعه كثيرون، و ترك المشركون عبادةِ الأصنام، بعد أن أحسّوا حلاوة الإيمان، و دخلوا في دين الله أفواجًا.

التَّمْرِيْنُ (۳)

عربی میں ترجمہ کرو:

(۱) میں آج تنہا پیدل لکھنؤ ریلوے اسٹیشن گیا، وہاں پہنچنے کے بعد پہلے انکوائری آفس تلاش کیا، پھر لائن میں کھڑے ہو کر اپنی باری کا انتظار کرنے لگا، یہاں تک کہ جب میری باری آئی تو میں کھڑکی سے قریب ہوا۔

(۲) جب میں نے انکوائری آفس کے اندر نظر دوڑائی تو ایک ملازم کو کرسی پر بیٹھے ہوئے اور دوسرے کو اس کے پہلو میں کھڑے ہوئے دیکھا۔

(۳) میں نے اس ملازم سے کیفیات اکسپریس کے پہنچنے کا وقت معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ سخت کہرے کی وجہ سے وہ آج اپنے وقت سے تین گھنٹے لیٹ آئے گی۔ میں پلیٹ فارم نمبر: ا کی طرف چلا آیا، اور ایک لکڑی کی بینچ پر بیٹھ کر مسافروں اور رخصت کرنے والوں کا نظارہ کرنے لگا۔

(۴) اچانک کیفیات اکسپریس کے پلیٹ فارم نمبر: ۴ پر جلد ہی پہنچنے سے متعلق اعلان سنا، میں تیزی کے ساتھ اپنی نشست گاہ سے اٹھا، اور پلیٹ فارم نمبر: ۴ کی طرف تیز قدموں سے آگے بڑھا۔

(۵) میرے پلیٹ فارم پر پہنچنے کے پانچ منٹ بعد ہی ٹرین آگئی، میرے استاذ کریم مولانا شکیل احمد برکاتی صاحب ٹرین سے نیچے اترے، میں مسکراتے ہوئے شاداں وفرحاں آگے بڑھا، اور سلام ودست بوسی کرتے ہوئے بڑی گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا۔

(٦) پھر ان کا سامان لیے ہوئے مین گیٹ سے باہر نکلنے لگا، دروازے کے پاس ایک ملازم کھڑا تھا، اس نے اشارہ کرتے ہوئے مجھے روکا، اور مجھ سے ٹکٹ مانگا، حسبِ عادت میں نے پہلے پلیٹ فارم ٹکٹ لے رکھا تھا۔ ٹکٹ دیکھنے کے بعد اس نے مجھے بخوشی باہر نکلنے کی اجازت دے دی۔

(۷) بہت سے لوگ روزانہ صبح جوق در جوق اور تنہا تنہا ہرے بھرے باغوں اور خوب صورت پارکوں کا رخ کرتے ہیں تا کہ وہاں ٹہل کر نرم خرام ہوا کھائیں، اور اپنے آپ کو حسین وجمیل قدرتی مناظر کے دیدار سے بہرہ ور کریں۔

التَّمْرِيْنُ (٤)

ترجموا إلى الأردية :

● قالتِ الخنساءُ رضي الله تعالى عنها توصِي بَنِيها يومَ القادسيّةِ:
يا بنيّ: إنكم أسلمتم طائعينَ و خرجتم مختار ين ... فإذا رأيتم الحرب قد شمّرتْ عن ساقها، فتيمّموا وطيسها مُقدِمين، و جالدُوا شُجعانَها غير هيّابِيْنَ، تظفَروا بالغُنمِ والكرامَةِ، في دار الخُلدِ والإقامةِ.

● قَضى أبو بكرٍ رضي الله عنه حياتَه في الجاهليّة كريمًا عفيفًا، كما عاش في الإسلام سَمْحًا ، رضيَّ الخُلُقِ ، كان ذا رأي سديدٍ، كما كان ذا خُلُقٍ رفيعٍ، رَاضَ نفسَه على المكارِمِ صَغيرًا، وتعهّدها كبيرًا ، كما أسرعَ إلى المعتفين يسُدُّ حاجتهم، و بادر إلى المكرو بين يُفرّجُ كُرْبَتَهم ، بذَلَ ثروتَه كلّها في سبيلِ الإسلام و هو راضٍ، حتى أنه ما كان يرى العبدَ يعذَّبُ بسبب إسلامه إلا اشتراه و أعتقه، و ما قِصَّتُه مع بلالٍ رضي الله تعالى عنه و أميةَ بنِ خلفٍ ببعيدةٍ عن أذهانِنا.

● لم تتخلَّ المرأة عن الرجل و هو يخوض معركة الجهادِ في سبيل الحريةِ و الدِّفاعِ عن الوطنِ. بل شاركته في المحنةِ و حملت نصيبها من عِبءِ النضالِ، و التعرض للموتِ ، و برهنت في كثير من المواقف على أن طبيعتها اللّيّنَة الهادِئةَ تستحيلُ ثورة عارمة، و قوة

جائحة إذا جدّ الجدُّ، و دعا داعي الوطن.

ففي خلال العملياتِ الحربية الّتي تأجّجت نيرانُها في "بور سعيد" كانت المرأة بجانب الرجل في كل ما يقوم به، فالطّبيبات تطوّعن للعملِ في المستشفياتِ، و المدرّبات على التمريضِ والإسعافِ انصرفن إلى خدمةِ المصابين ليلَ نهارَ، وغيرُهن وَقَفن في صفوف القتال و مراكز المقاومة الشعبية، يقدمن للرجال الذخيرة و يملأن لهم البنادق بالرصاصِ، و كنّ يحمِلن السلاحَ عند ما يسقط مصري على الأرض مضرّجًا بدمائه فترقِدُه أمه أو أخته، أو بنته بجوارها في حنان ورثاء، و ثم تأخذ بندوقيّته و تُطلِقها على الأعداء، لتنتقم لوطنها، و لأعزّ الناس عليها.

تطوعت الفتيات والسيدات من أعضاء الجمعيات والهيئات لخدمة المهاجرين، وتدبير ما يحتاجون إليه من أدوية و أغذية و ثياب، وهكذا أثبتت المرأة المصرية جدارتها وحسن بلائها في ميدان البطولة والتضحية والفداءِ.

(تيسير النحو، للصف الأوّل الإعدادي، ص: ٢٣٦)

التَّمْرِيْنُ (٥)

ترجموا المقتطفات الآتية إلى الأردية:

(١) فرغنا من الحديث و عرضت على الشيخ أن يزيرني المدينة، فانحدر بي إليها، فرأيت شوارعها فسيحة منتظمة و منازلها متفرقة غير متلاصقة، و قد أحاطت بكل منزل منها حديقة زاهرة و رأيت سكّانها مكبين على أعمالهم مجدّين في شؤونهم صغارًا وكبارًا..

رجالًا و نساءً .. ما فيهم فقير يتسوّل .. ولا متبطل يتثاءب و يتململ.

(٢) و لولا فساد التصوّر ما جلس القاضي المرتشي فوق كرسي القضاء يفتل شاربه و يصعّر خدّيه، و ينظر نظرات الاحتقار و الازدراء إلى المتّهم الواقف بين يديه موقف الضراعة و الذل ، و لا ذنب له عنده إلّا أنّه جاع و ضاقت به مذاهب العيش فسرق درهمًا ، و هو يسرق الدنانير في جميع آنائه و أوقاته . و لولاه لما توهم اللص الكبير أنّه أشرف من هذا اللص الصغير، و لو باتا عند قدريهما لوقفا معًا في موقف واحد أمام قاض عادل يحكم بإدانة الأوّل لأنه سرق مختارًا ليرفه عيشه، و براءة الثاني ، لأنّه سرق مضطرًا ليُنقِذ حياته من براثن الموت.

(٣) أي بنيّ ، إن المستقبل أمامك مفتوحة أبوابه ، فاسع إليه متسلّحًا بوسائلك الشرعية واثقًا من عون الله لك، فإنك إن تؤدّ واجبك فستحقق التفوق إن شاء الله، فلا متقنًا عمله يضيع جهده، و نحن – المصريين– على موعد دائم مع الكفاح والجدية. فالصبر في مسعاك الدءوب حتى تسمو إلى أعلى منزلة.

(٤) نحن العرب نسعى جاهدين إلى تحقيق السلام ، و ما كنّا لنغلق بابًا من أبوابه عن جبن أو ضعف ، بل نسعى إليه مدرِكين أنه لا سعادة للبشرية بدونه ، فنعم ما نصبوا إليه السلام. فيا زعماء العالم اسعوا إلى السلام تنشروا الأمن والرخاء ، و توثقوا الصلة بين الشعوب و تنطفئ بجهودكم نيران الحروب.

التَّمْرِيْنُ (٦)

عربی میں ترجمہ کیجیے:

(۱) خالد نے راتوں کو جاگ کر بی اے کے سالانہ امتحان کی تیاری کی، اور متعلّقہ پرچوں کے تمام سوالوں کے جوابات خوب سمجھ بوجھ کر لکھے، دو مہینہ گزرنے کے بعد جب اس کا نتیجہ نکلا اور اس نے دیکھا کہ وہ ۹۰ ٪ نمبر پاکر اپنے کالج میں پہلی پوزیشن پر ہے تو وہ خوشی سے اچھل پڑا، اور اپنی تیاری کی ساری محنت و مشقت بھول گیا۔

(۲) ایک مزدور جب شام کو تھکا ماندہ اپنے گھر واپس آتا ہے، پھر اپنے اہل و عیال سے اس حال میں ملتا ہے کہ وہ سب بے صبری سے اس کی آمد کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں، اور اسے دیکھتے ہی بچّے دوڑ کر اس سے لپٹ جاتے ہیں تو وہ اپنی دن بھر کی تھکن بھول جاتا ہے۔

(۳) ایک دن میں اپنے رفقاے درس کے ہمراہ کھیتوں اور باغوں کی سیر کو نکلا جب کہ ہم سب پیدل تھے، تاکہ صاف ہوا سے لطف اندوز ہوں، اور نرم خرام ہوا کھائیں، تو ہم لوگوں نے کسانوں کو اپنے زراعتی کاموں میں ہمہ تن مصروف دیکھا اس طرح کہ کوئی زمین گوڑ رہا ہے اور کوئی اسے جوت رہا ہے، کھیتوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے ہم ایک سر سبز و شاداب باغ پہنچے، تو دیکھا کہ بلبلیں نغمہ سنجی کر رہی ہیں، گوریّا بلند شاخوں پر چہچہا رہی ہیں، اور مور اپنے خوب صورت پروں کو پھیلائے ہوئے ناچ رہے ہیں۔

(۴) باغ کے شمالی حصّے میں گلاب اور چمیلی کے پودے تھے، وہاں دیکھا کہ پھولوں کی مہک سے پورا ماحول معطّر ہے، تتلیاں اور بھونرے ایک پھول سے دوسرے پھول پر جاکر پھولوں کا رس چوس رہے ہیں، بڑا دل کش اور حسین سماں ہے۔ تھوڑی دیر تک ہم باغ کی سیر کر کے نماز عصر سے کچھ پہلے اپنے گھروں کو لوٹ آئے، جب کہ ہم سب شاداں و فرحاں، پُر نشاط اور پُر جوش تھے، اور ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی کاری گری اور

اس کی بے مثال تخلیق پر اس کا شکر ادا کر رہے تھے۔

(۵) ہم وہاں بیٹھ کر باہم گفتگو کرتے رہے، اور اس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر تبادلۂ خیال کرتے رہے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، تو ہم نے جلدی سے قریبی حوض سے وضو کیا اور سبھی لوگوں نے ایک پاک وصاف خطۂ ارض پر باجماعت نماز ادا کی، نماز مغرب سے فراغت کے بعد ہم پیدل بس اسٹیشن آئے، اور لکھنؤ جانے والی ایک شان دار تیز رفتار بس پر سوار ہو گئے، جب کہ ہم تھک کر چور ہو چکے تھے، بس نہایت برق رفتاری کے ساتھ چلی، اور دلّی لکھنؤ قومی شاہراہ پر ڈھائی سو کلو میٹر کی مسافت طے کرتے ہوئے رات بارہ بجے قیصر باغ بس اسٹیشن پہنچی، سبھی مسافر تیزی کے ساتھ اپنے بیگ اور سامان لیے ہوئے نیچے اترے، اور مختلف سواریوں سے اپنے گھر روانہ ہو گئے۔

التَّمْرِيْنُ (۷)

ترجموا الأحاديث التالية إلى الأردية :

(۱) إنّ الله تعالىٰ قد حرّم على النّارِ مَن قال : "لا إلٰهَ إلّا الله" يبتغي بذٰلِك وَجهَ الله.

(رواه البخاري و مسلم عن عتبان بن مالك رضي الله تعالى عنه.)

(۲) إذا أقيمت الصّلاةُ فلا تأتوها وَ أنتم تسعونَ، و أتوها و أنتم تمشُونَ، و عليكم السكينةُ، فما أدرَكتُمْ فصلّوا، و ما فاتكُم فأتِمُّوا.

(أخرجه الترمذي وابن ماجه وأحمد عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه)

(۳) إذا أقيمت الصلاةُ فكبِّر ، ثمّ اقرأ ما تيسّر معك من القرأن ثمّ اركَع حتى تطمَئِنّ راكعًا، ثمّ ارْفَع حتّى تعْتَدِلَ قَائِمًا، ثمّ اسجُدْ حتى تطمئِنّ ساجدًا، ثمّ ارفَعْ حتى تطمئِنّ جالسًا، ثمّ اسجُدْ حتى تطمئنّ ساجدًا، ثمّ افعلْ ذلكَ في صلاتِك كُلِّها.

(رواه البخاري و مسلم عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه، باختلاف يسيرٍ.)

(٤) ما اجتمع قومٌ في بيتٍ من بيوتِ الله يتلونَ كتابَ اللهِ و يتدارسُونَه بينهم إلّا نزلَتْ عليهم السكينةُ و غَشِيَتْهُم الرّحْمَةُ و حَفَّتْهُمُ الملائِكَةُ و ذكرَهم الله فِيْمَنْ عندَه.

(رواه أبو داود عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه)

(٥) أمّا بعدُ، فإنّ الدنيا خضرة حُلوة، و إنّ اللهَ مُسْتخلِفُكم فيها، فناظِرٌ كيفَ تعمَلون، فاتّقوا الدّنيا واتّقوا النساءَ ؛ فإنّ أوّل فتنة بني إسرائيلَ كانت في النساءِ. ألا إنّ بني آدم خُلِقوا على طبقاتٍ شتّى: منهم من يولَدُ مُؤْمِنًا و يحيىٰ مُؤمِنًا و يموتُ مؤمنًا . و منهم من يولدُ كافرًا و يحيىٰ كافِرًا و يموتُ كافِرًا . و منهم من يولَدُ مؤمِنًا، و يحيى مؤمنًا ، و يموت كافرًا. و منهم من يولد كافرًا و يحيىٰ كافرًا و يموت مؤمنًا. ألا إنّ الغضبَ جمرةٌ تُوْقَد في جوفِ ابنِ آدمَ. ألا ترونَ إلى حُمرة عينيهِ، و انتفاخِ أوداجِه ؟ فإذا وجَدَ أحدُكم شيئًا من ذلك فالأرضَ الأرضَ، ألا إنّ خيرَ الرّجالِ مَن كان بَطيء الغضبِ سَرِيْعَ الرِّضا، و شرّ الرّجالِ مَن كان سريع الغضبِ بَطيء الرِّضا، فإذا كان الرجل بَطيءَ الغضبِ بَطيءَ الفيءِ، وسريعَ الغضبِ سريعَ الفيءِ ، فإنّها بها. ألا إنّ خيرَ التجّار مَن كان حَسَنَ القضاء حسن الطَّلَبِ، و شرّ التّجارِ مَن كان سيّءَ القضاءِ سيّءَ الطّلب، فإذا كان الرجل حَسَنَ القضاء سيّءَ الطّلب، أو كان سيّءَ القضاء حسنَ الطّلب، فإنّها بها. ألا و إنّ لكلِّ غادرٍ لِواءً يومَ القيامةِ بقَدْرِ غدرتِه، ألا وإنّ أكبر الغدرِ غَدْرُ أميرِ عامّةٍ، ألا لا يمنعَنَّ رجلًا مهابةُ النّاسِ أن يتكلّمَ بالحقّ إذا علِمَه. ألا إنّ أفضلَ الجهادِ كلمةُ حقٍّ عندَ سلطانٍ جائرٍ. ألا إنّ مثلَ ما بقي من الدنيا فيما مضى منها مثلُ ما بقي من يومِكم هذا فيما مضى منِه.

(أخرجه السيوطي عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه في الجامع الصغير)

التَّمْرِيْنُ (٨)

عربی میں ترجمہ کیجیے:

(۱) جاڑے کا موسم ہے، ٹھنڈک نقطۂ عروج پر ہے، رات کے ساڑھے بارہ بجے ہیں، ہم چند طلبہ دوستوں کے ہمراہ ہار اور گل دستے ہاتھوں میں لیے ہوئے اپنے معزز مہمان کے استقبال کے لیے بارہ بنکی ریلوے اسٹیشن پر کھڑے ہیں جو حج و عمرہ کی ادائگی کے بعد بے شمار رحمتوں، برکتوں اور سعادتوں سے بہرہ ور ہوکر اپنے وطن واپس ہو رہے ہیں۔ اچانک انکوائری آفس سے اس ٹرین کے آنے کا اعلان ہوا جس کا بڑی بے صبری سے ہم دو گھنٹوں سے انتظار کر رہے تھے، تھوڑی دیر کے بعد ٹرین جھومتی ہوئی آئی اور پلیٹ فارم نمبر: ۲ پر رکی۔

(۲) ہمارے معزز دوست اے سی ڈبّے میں سوار تھے۔ ہم لوگ لپک کر ان کے ڈبّے کے قریب پہنچے، کچھ لوگوں نے ان کا سامان نیچے اتارا، پھر سلام، مصافحہ و معانقہ اور دست بوسی کرتے ہوئے اور پھولوں کے ہار ان کے گلے میں ڈالتے ہوئے نہایت گرم جوشی کے ساتھ ان کا استقبال کیا، جب کہ ان کی آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے لب ریز تھیں۔ اسٹیشن سے باہر نکل کر ایک اچھے ریسٹورنٹ پر انھوں نے ہمارے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کیا اور چائے پی۔ اور پھر اے سی گاڑیوں میں سوار ہوکر اپنے قصبے کی جانب روانہ ہو گئے جو بارہ بنکی شہر سے ۲۷ر کلو میٹر کی دوری پر جانبِ مشرق واقع ہے۔

(۳) ایک چڑی مار اپنا ساز و سامان لیے ہوئے دوپہر کے وقت جنگل کی طرف شکار کو نکلا، یہ جنگل بہت گھنا اور وسیع و عریض رقبے میں پھیلا ہوا تھا، وہ ہریل، فاختہ، تیتر جیسے خوش ذائقہ گوشت والے پرندوں کے شکار کا خیال دل میں بسائے ہوئے بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھتا جا رہا تھا، ایک جگہ اسے کچھ پرندے چہچہاتے ہوئے نظر آئے۔ وہ خاموشی اور احتیاط کے ساتھ ان کی طرف بڑھا اور جب وہ اس درخت کے قریب پہنچا تو ایک زہریلے ناگ کو پرندوں کے گھونسلے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔

(۴) شکاری نے نیچے ہی سے ناگ کو بندوق کا نشانہ بنایا جب کہ ناگ اس کی آمد سے غافل تھا، لیکن نشانہ چوک گیا اور ناگ نے نہایت غصہ کے عالم میں اس کی جانب چھلانگ لگادی۔ ماہر شکاری اس کے ناگہانی حملے سے غافل نہ تھا، اس نے بڑی تیزی کے ساتھ لاٹھی کے ایک ہی وار سے اس کی کمر توڑ دی اور لاٹھی کے تابڑ توڑ حملوں سے اُسے بے جان جسم میں بدل دیا۔ اور جب وہ پیچھے کو مڑا تو دو جنگلی کبوتروں کو زخمی ہو کر پھڑپھڑاتے ہوئے دیکھا۔ اس نے ایک منٹ بھی ضائع نہ کیا، فوراً اپنے تھیلے سے ایک تیز چھری نکالی اور انھیں اپنی گرفت میں لے لیا، پھر اللہ کا نام لیتے ہوئے شرعی طریقے پر انھیں ذبح کر کے اپنے تھیلے میں رکھ لیا، اور اپنی سلامتی اور کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے گھر لوٹ آیا۔

الدرس الثاني

تمیز (۱)

تمیز: وہ اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم ذات یا نسبت کے بعد اس کے ابہام و پوشیدگی کو دور کرنے کے لیے آئے۔ جیسے اِشْتَرَیْتُ عِشْرِیْنَ کِتَابًا. (میں نے بیس کتابیں خریدیں)، طَابَ خَالِدٌ نَفْسًا. (خالد طبیعت کے اعتبار سے پاکیزہ ہے۔/خالد پاکیزہ طبیعت ہے۔)

جس شے سے ابہام کو دور کیا جاتا ہے اسے مُمیز، مفسَّر اور مُبَیَّن کہا جاتا ہے۔ جب کہ تمیز کو تفسیر، تبیین، مُمیِّز، مُفسِّر اور مُبَیِّن بھی کہا جاتا ہے۔

میَّز کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ملفوظ، جیسے وہ اسما جو وزن، کَیل (ناپ) مَساحت (پیمائش) یا عدد کے لیے وضع کیے گئے ہیں، اور وہ اسم جو تمیز کی فرع ہو۔

(۲) ملحوظ، جیسے وہ نسبت جو کسی مبہم جملے سے سمجھی جاتی ہے۔

① تمیز کی قسمیں:

تمیز کی دو قسمیں ہیں:

۱-تمیز ذات ۲- تمیز نسبت۔

۱-تمیز ذات: وہ اسم نکرہ ہے جو اسم مبہم ملفوظ سے ابہام دور کرے، جیسے عِنْدِي رِطْلٌ زَیْتًا. (میرے پاس ایک رطل روغنِ زیتون ہے) اسے تمیز مفرد بھی کہتے ہیں۔

---

(۱) **فائدہ:** عربی میں تمیز بروزن تفعیل ہے مگر فارسی پھر اردو والوں نے اس میں ایک یا کم کر کے تمیز (بروزن قمیص) بنالیا۔ اس لیے عربی میں تمییز اور فارسی اردو میں تمیز رائج ہے۔

۲-تمیزِ نسبت: وہ اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم نسبت والے جملے سے ابہام دور کرے، جیسے حَسُنَ طلحةُ خُلُقًا. (طلحہ اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہے،/طلحہ خوش اخلاق ہے۔) مَلَأَ اللهُ قَلْبَكَ سُرُوْرًا. (اللہ تیرا دل خوشی سے بھر دے۔) اسے تمیزِ جملہ بھی کہتے ہیں۔

(ا) تمیز ذات کی قسمیں اور حکم :

آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ تمیز ذات اسم مبہم کی تمیز کو کہتے ہیں۔

اسم مبہم کی پانچ قسمیں ہیں:

۱- عدد۔ یہ کبھی صریح ہوتا ہے اور کبھی مبہم۔

عدد صریح: وہ عدد ہے جس کی کمّیت و مقدار معلوم ہو، جیسے واحد سے عَشرة تک۔ أحدَ عشرَ سے عشرونَ تک اور ان کے بعد کی گنتیاں۔

عدد مبہم: وہ اسم ہے جو کسی ایسے عدد سے کنایہ ہو جس کی کمّیت و مقدار معلوم نہ ہو، جیسے كَمْ، كَأَيِّنْ، كَذَا۔

۲- وہ اسم جو کسی مقدار یعنی ایسی چیز کو بتائے جس کا اندازہ کسی آلہ کے ذریعہ کیا جائے، اس کی درج ذیل صورتیں ہیں:

- مَساحت (پیمائش)، جیسے لِيْ فَرْسَخٌ أَرْضًا (میرے پاس ایک فرسنگ زمین ہے۔)
- وزن (تول)، جیسے اشْتَرَيْتُ مَنَوَيْنِ سَمْنًا (میں نے دو سیر گھی خریدا۔)
- کَیل (ناپ)، جیسے أَعْطِ الفقيرَ صَاعًا قَمْحًا (فقیر کو ایک صاع گیہوں دو۔)
- مِقیاس (پیمانہ)، جیسے عِنْدِي ذِرَاعٌ خَزًّا (میرے پاس ایک گز ریشم ہے۔)

۳- وہ اسم جو مشابہِ مقدار ہو، جیسے عِنْدِيْ مَدُّ الْبَصرِ أَرْضًا (میرے پاس تاحدّ نگاہ زمین ہے)، عِنْدَ مَحْمُوْدٍ جَرَّةٌ مَاءً. (محمود کے پاس ایک گھڑا پانی ہے۔)

۴- وہ اسم جو مقدار کے قائم مقام ہو، اس سے مراد ہر وہ اسم ہے جس میں تفسیر و تمیز کی ضرورت ہو، جیسے أَنْتَ مِثْلُ أَبِيْكَ خُلُقًا طَيِّبًا. (تم خوش اخلاقی میں

اپنے والد کی طرح ہو۔)

۵- وہ اسم جو اپنی تمیز کی فرع ہو، جیسے عِنْدِي خَاتَمٌ فِضَّةً (میرے پاس چاندی کی ایک انگوٹھی ہے)، عِنْدَ أَبِي بكرٍ سَاعَةٌ ذَهَبًا (ابوبکر کے پاس سونے کی ایک گھڑی ہے)، عِنْدَ صَدِيْقِي ثَوْبٌ صُوْفًا. (میرے دوست کے پاس اون کا ایک کپڑا ہے۔)

تمیز ذات کا حکم :

تمیزِ ذات کبھی منصوب ہوتی ہے، اور کبھی "مِنْ" حرفِ جر کے داخل ہونے یا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے، جیسے أَهْدَيْتُ إِلىٰ صَدِيْقِي صُنْدُوْقًا بُرْتَقَالًا، یا صُنْدُوْقًا مِنْ بُرْتَقَالٍ- یا- صُنْدُوْقَ بُرْتَقَالٍ. (میں نے اپنے دوست کو ایک پیٹی سنترہ تحفہ دیا)۔ لیکن جب ممیَّز ایسا مضاف ہو کہ تمیز کو مضاف الیہ کی صورت میں لانے سے دو اضافتیں ہو جاتی ہوں تو اس وقت اس کو مضاف الیہ کی صورت میں لانا ممنوع ہے، باقی دونوں صورتیں جائز ہیں، جیسے مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةِ سَحَابٍ کہنا جائز نہیں۔

اسم عدد کی تمیز میں کچھ تفصیل ہے جس کا بیان آگے آرہا ہے۔ اور کنایاتِ عدد کو بھی مستقل درس میں آگے بیان کیا جائے گا۔

(۲) تمیز نسبت کی قسمیں اور حکم:

تمیز نسبت کی تعریف اوپر گزر چکی ہے، یہاں یہ بتانا ہے کہ تمیز نسبت ہی کے زمرے میں وہ اسم منصوب بھی داخل ہے جو تعجب کا فائدہ دینے والے الفاظ کے بعد آتا ہے، خواہ وہ کلمۂ تعجب قیاسی ہو، جیسے مَا أَشْجَعَهُ رَجُلًا ، أَكْرِمْ بِالمعلِّمِ رجلًا. یا سماعی ہو، جیسے يَا لَهُ رَجُلًا ، لِلّٰهِ دَرُّه بَطَلًا ، وَيْحَهُ رَجُلًا، حَسْبُكَ بِخَالِدٍ شُجَاعًا، كَفٰى بالشَّيْبِ وَاعِظًا. اور وہ اسم منصوب بھی اسی میں شامل ہے جو اسم تفضیل کے بعد ہو۔ جیسے الكلمةُ أشدُّ وَقْعًا مِنَ السَّيْفِ.

تمیز نسبت کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مُحوّل ۔۲۔ غیر محوّل۔

۱۔ تمیز محوّل: وہ تمیز ہے جو اصل میں فاعل یا مفعول یا مبتدا ہو۔ اس کو "تمیز منقول" بھی کہتے ہیں۔ مثالیں ترتیب وار یہ ہیں: طَابَ سَعْدٌ نَفْسًا (یہ اصل میں طَابَ نَفْسُ سَعْدٍ تھا)، زَرَعْتُ الحديقةَ شَجَرًا (یہ اصل میں زَرَعْتُ شجرَ الحديقةِ تھا)، خَلِيْلٌ أَوْفَرُ عِلْمًا وَّ أَكْبَرُ عَقْلًا (اس کی اصل عِلْمُ خَلِيْلٍ أَوْفَرُ وَ عَقْلُهُ أَكْبَرُ ہے۔)

اس تمیز کا حکم یہ ہے کہ یہ ہمیشہ منصوب ہوتی ہے، کسی بھی صورت میں "مِنْ" حرفِ جر یا اضافت کی وجہ سے مجرور نہیں ہوتی۔

۲۔ تمیز غیر محوّل: وہ تمیز ہے جو اپنی اصل پر ہو، کسی اصل سے منقول نہ ہو۔ اسے "تمیز غیر منقول" بھی کہتے ہیں، جیسے أَكْرِمْ بِسَلِيْمٍ رَجُلًا، سَمَوْتَ أَدِيْبًا، لِلّٰهِ دَرُّهُ فَارِسًا، مَلَأْتُ خَزَائِنِي كُتُبًا ، مَا أَكْرَمَكَ رَجُلًا.

اس تمیز کا حکم یہ ہے کہ یہ کبھی منصوب ہوتی ہے، جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں آپ نے دیکھا۔ اور کبھی "مِنْ" حرفِ جر کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے، جیسے لِلّٰهِ دَرُّهُ مِنْ فَارِسٍ ، أَكْرِمْ بِسَلِيْمٍ مِنْ رَجُلٍ، سَمَوْتَ مِنْ أَدِيْبٍ.

④ تمیز کا عامل: تمیز مفرد جب منصوب ہو، یا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس کا عامل ممیَّز ہوتا ہے، اور جب "مِنْ" حرفِ جر کی وجہ سے مجرور ہو تو اس کا عامل حرفِ جر ہوتا ہے۔

اور تمیزِ جملہ کا عامل جملہ میں پایا جانے والا فعل یا شبہِ فعل ہوتا ہے۔

⑤ تمیز اور حال کے درمیان فرق:

کبھی تمیز اور حال میں التباس و اشتباہ ہو جاتا ہے، اور ایک ہی کلمہ کا حال اور تمیز بننا صحیح ہوتا ہے، اس سلسلے میں سچی بات یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان درج ذیل چیزوں

میں اتفاق ہوتا ہے:

۱-اسم ہونے میں -۲- نکرہ ہونے میں -۳- فضلہ ہونے میں -۴- منصوب ہونے میں -۵- مُزِیلِ ابہام ہونے میں۔

اور کچھ چیزوں میں اختلاف ہوتا ہے ان میں سے یہ پانچ زیادہ مشہور ہیں:

۱- تمیز، ذات یا نسبت کو بیان کرتی ہے، اور حال، حالت کو بتاتا ہے۔

۲- تمیز عام حالات میں بغیر عطف کے کئی ایک نہیں ہوتیں، جب کہ حال، عطف کے ساتھ اور عطف کے بغیر دونوں طرح متعدّد ہوتا ہے۔

۳- تمیز مفرد ہی ہوتی ہے، جب کہ حال کبھی مفرد ہوتا ہے، کبھی جملہ اور کبھی شبہ جملہ۔

۴- تمیز، تمیزِ نسبت ہونے اور عامل کے مشتق ہونے کے علاوہ اور کسی صورت میں اپنے عامل سے پہلے نہیں آتی، جب کہ حال پہلے آتا ہے۔

۵- تمیز زیادہ تر اسم جامد ہوتی ہے جب کہ حال زیادہ تر مشتق ہوتا ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٩)

ترجموا إلى الأردية :

المتروّي أسلم رأيًا من المتسرّع.

الذّهبُ أقلُّ صلابةً من الحديد.

رأيتُ البنت و هي تحملُ جَرّةَ ماءٍ.

الرّيف أنقى من البلدة هواءً و أجملُ منظرًا.

أطعمتُ الحصانَ قَدَحَيْنِ شَعِيرًا و سَقَيْتُهُ دلوًا مَاءً.

البُرْتقالُ مِن ألذِ الفواكِهِ طَعْمًا ، و أَطْوَلِهَا بَقَاءً و أكثرِها فَائِدَةً.

- ذَهَبْتُ للحجّ مَع صديقٍ كان أقلّ منِّي مَالًا ، لٰكِنّه كَانَ أكبرَ مِنّي سِنًّا وأكثرَ دِرَايَةً بِمناسِكِ الحجّ ثم أدّينا الفريضة بحمد الله وعُدنا أسعدَ حالًا.

- قال أحد المدرسين يصف تلميذًا له: لم أر في حياتي قط تلميذًا أذكى عقلًا، ولا أكثر حفظًا، ولا أسرع فهمًا من محمد ، و لقد يتناول المقالة الطويلة، فحينما يقع نظره على أول كلمة منها، لا يهدأ باله حتى يأتي على آخرها، و إذا هو قد استظهر أكثر عباراتها ، و إذا هي قد نقشت على قلبه، لا يمحوها مَرُّ الزمان و كَرُّ العشي ، فهو -بدون مُنَازِع- أكثرُ قدرة على التحصيل من غيره.

- أشدُّ النّاسِ حسرةً يوم القيامة رجل أمكنه طلبُ العلم في الدنيا فلم يطلبه و رجل علّم علمًا فانتفع به من سمعه منه دونه.
(رواه ابن عساكر عن أنس رضي الله تعالى عنه)

- أعظمُ الناس حقًا على المرأةِ زوجُها ، و أعظمُ الناس حقًّا على الرّجُل أمُّه. (أخرجه الحاكم عن عائشة رضي الله تعالى عنها).

- إنّ شرَّ الناس منزلة عندَ الله يوم القيامة من تركه الناس اتّقاء فُحشِه . (رواه البخاري و مسلم)
- كبُرتْ خيانةً أن تُحدِّث أخاك حديثًا هو لك به مُصدِّقٌ و أنتَ له كَاذِبٌ. (رواه أبو داود)
- المؤذنونَ أطولُ الناسِ أعناقًا يوم القيامة.

(رواه أحمد عن معاوية رضي الله تعالى عنه)

التَّمْرِيْنُ (١٠)

ترجموا ما يأتي من القطعات إلى العربية :

(۱) میرے مدرسے میں گزشتہ ہفتے طلبہ کے درمیان ایک تحریری وتقریری مقابلہ ہوا، جس میں قرب وجوار کے دیگر مدارس کے طلبہ نے بھی حصہ لیا، اس تقریب میں فیصل کی ذمہ داری نبھانے کے لیے دو ماہر اساتذہ کو منتخب کیا گیا جو علم وفن اور تجربہ و صلاحیت میں دوسرے بہت سے اساتذہ پر فائق تھے۔ نماز عشا کے بعد تقریری مقابلے کا آغاز ہوا، اخیر میں جلسہ گاہ ہی میں نتائج کا اعلان کرتے ہوئے ناظمِ اجلاس نے یہ بتایا کہ اس سال تقریری مقابلے میں ایک سو پچاس اور تحریری مقابلے میں پانچ سو ستّر طلبہ نے شرکت کی، جن میں پانچ طلبہ تحریر وتقریر کے لحاظ سے بہت اچھے ہیں۔

(۲) اِس سال بارش بہت اچھی ہوئی، کسانوں نے مناسب وقت پر کھیت جوتے اور بیج ڈالے، جب وہ اپنے لہلہاتے ہوئے ہرے بھرے کھیتوں میں جاتے ہیں تو انھیں دیکھ کر ان کے دل خوشی سے لب ریز ہو جاتے ہیں، اور چہروں پر مسرّت کی لہر دوڑ جاتی ہے، امید ہے کہ ان کی یہ فصل نتیجہ اور پیداوار کے اعتبار سے بہت بہتر ہوگی۔

(۳) آج انسان نے مال و ثروت کے اعتبار سے تو بہت ترقی کر لی ہے، لیکن انسانیت اور اخلاق کے اعتبار سے برابر پستی کی جانب تنزّل کا شکار ہے، افسوس بالائے

افسوس اس پر کہ آج مشرقی قومیں بھی تہذیب و تمدن کے اعتبار سے مغربی قوموں کو اپنا آئیڈیل مان رہی ہیں، فحاشی، عریانیت، بدکاری اور بدکرداری کو ترقی کا معیار قرار دے رہی ہیں، آج کی دنیا ظاہر کے اعتبار سے اگرچہ خوب صورت اور پُرکشش لگتی ہے، لیکن باطن کے اعتبار سے نہایت قبیح، بدنما، اور گھناونی ہو چکی ہے۔

(۴) نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ لوگوں میں سب سے زیادہ نیک دل، نیک سیرت، پاکیزہ خصلت، راست گفتار، پاک کردار، گہرے علم والے اور تکلف و تصنع سے دور تھے، ایمان و عمل اور اخلاص و ایثار کے لحاظ سے وہ دنیا میں بے نظیر تھے، صحبتِ نبوی کی برکت سے ظاہر کے ساتھ ان کا باطن بھی نہایت صاف و شفاف، روشن اور تابندہ تھا۔

التَّمْرِينُ (١١)

حوّلوا ما يأتي من المقتطفات إلى الأردية الفصحى:

- ألا أيها اللّائمون! انظروا بلادنا و تأمّلوها، و طوفوا و اقرءوا صحف ماضيها، و اسألوا الزائرين لها من شتى ربوع المعمورة، هل خلق الله وطنًا أعلىٰ مقامًا، و أسمى شأنًا، وأجمل طبيعةً، وأجلّ آثارًا، و أغنى تربةً، و أصفى سماءً، و أعذب ماءً، و أدعى للحب والشغف من هذا الوطن العزيز؟
- طلعت شمس الإسلام المشرقة في سماء العرب فملأت الكون نورًا و إشراقًا، واختلف الناس في شأنها ما بين معترف بها، و منكر لوجودها و لكنهم كانوا جميعًا سواء في الانتفاع بنورها، و الاستنارة بضيائها على تفاوت في تلك الاستنارة و تنوع في ذلك الانتفاع.
- كانَتْ مكّةُ معظَّمةً في الجاهليةِ، وَ ازدَادَتْ عظمةً في الإسلام خصَّها اللهُ تعالىٰ ببيته الحرامِ و جعلها مولد الرسول و مهبط

الوحي الأوّل، و جعل موسم الحجّ إليها في الأشهر الحرم، و كان قلبُ الرسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شديدَ التعلّق بها، و لكنّ عِدَاء المشركين له أرغمَه على تركِها، فاتّخذ من يثرب مُهاجرًا لّه و لأصحابه و سمّاها المدينة، و جعل مسجده منتدًى للمسلمين، و مجتمعًا لهم، وكانت هجرته مُفتتح عهد حافل بالخير والرحمة.

- أما الشجاعة فإن العرب في الجاهلية أعزُّ الأمم أنفسا و أغيرها حريمًا، و أخشنها جانبًا، و كانت تغير في جنباتِ فارس و تدخلها مهاجمة، حتى تحتاج الملوك إلى ملاطفتها و ملاينتها، والعجم تفخر بقادتها و رؤسائها، و قد كان لهم القوة والشدة، غير أن بين العرب و العجم في ذلك فرقًا: أن العجم كانت أكثر أموالًا، و أجود سِلاحًا، و أحسن بيتًا، و أشد اجتماعًا، و كانت تحارب برئاسة ملك، و سياسة سلطان، و العرب يومئذ منقطعة، ليس لها نظام، و متفرقة ليس لها اجتماع.

التَّمْرِيْنُ (۱۲)

عربی بناؤ

اس وقت روے زمین پر درجنوں مذاہب موجود ہیں لیکن ان میں سچائیوں سے لبریز، حقانیت سے بھرپور اور صحیفۂ آسمانی کے عین مطابق صرف اسلام ہے۔ یہ اپنی ہمہ گیری اور آفاقیت کے اعتبار سے بھی اپنی مثال آپ ہے۔ یہ اپنے دامن میں کائنات کی ہر زندگی اور زندگی کے ہر شعبے کے لیے جامع اور کامل نظام رکھتا ہے۔

تعصب سے بالاتر ہوکر جب بھی کوئی باشعور انسان اسلام اور دیگر مذاہب کا تقابلی مطالعہ کرتا ہے تو اس کو اسلام کے سوا دوسرا کوئی صراط مستقیم نظر نہیں آتا؛ اسی لیے تلاش

حق کے مسافر منزل بہ منزل اسلام کی جانب بڑھ رہے ہیں اور مغرب زدہ افراد بھی اپنے مذہب وماحول کی بے لگامی اور عریانیت سے گھبرا کر اسلام کے پر سکون سایے کی تلاش میں کشاں کشاں آگے آرہے ہیں۔

اسلام اپنے یوم آغاز سے لے کر آج تک پھل پھول رہا ہے اس لیے اس کی یہ ہمہ گیر دل آویزی اور مقبولیت ہر دور میں مخالفین و معاندین کو خون کے آنسو رلاتی رہی اور انھیں کے دامن کو داغدار کرتی رہی، کینہ و حسد کی آگ میں جھلسنے والوں کی اس فہرست میں یہود ونصاریٰ ہر دور میں سب سے آگے رہے ہیں اور آج بھی یہ اپنی اسلام دشمن سازشوں میں سب سے آگے ہیں لیکن حق و صداقت کے مہر درخشاں پر خاک اڑانے والے کل بھی دھواں دھواں تھے اور آج بھی ناکام ونامراد ہیں۔

الدرس الثالث

عدد کا استعمال

نحویوں کی اصطلاح میں **عدد** وہ ہے جو اپنے اوپر اور نیچے کے کناروں کے مجموعے کے نصف کے برابر ہو۔

اس کو یوں سمجھیے کہ "اثنانِ" کے دو کنارے ہیں، ایک اوپر کا، اور ایک نیچے کا، اوپر والا کنارہ "ثلاثة" ہے، اور نیچے والا کنارہ "واحد" ہے، ان دونوں کناروں کا مجموعہ "اربعة" ہوا، اور "اثنان" چار کے نصف کے برابر ہے، لہٰذا یہ عدد ہوا۔ اسی طرح "خمسة" عدد ہے، کیوں کہ یہ اپنے دونوں کناروں "چار اور چھ" کے مجموعے (دس) کے نصف کے برابر ہے۔ چودہ عدد ہے اس لیے کہ وہ تیرہ اور پندرہ کے مجموعے (اٹھائیس) کے نصف کے برابر ہے۔

اسی لیے کہا جاتا ہے کہ "وَاحِد" عدد نہیں ہے، کیوں کہ عدد کے لیے دو کناروں کا ہونا ضروری ہے، اور اس کے نیچے کا کوئی کنارہ نہیں جسے اوپر کے کنارے کے ساتھ ملایا جائے، اور یہ دونوں کے مجموعے کا نصف ہو۔[1]

لیکن یہاں اس سے مراد وہ اسم ہے جس سے کسی شے کے اجزا، یا افراد کی تعداد معلوم ہو۔

اس تعریف کے لحاظ سے "واحد" بھی عدد ہے۔ پھر جس شے کے اجزا، یا افراد کی تعداد معلوم ہوتی ہے اسے "معدود" کہتے ہیں۔ نحوی ترکیب میں عدد ممیز اور معدود تمیز بنتا ہے۔

---

(۱) حاشية الصبان على شرح الأشموني، ج: ٤، ص: ٨٦، مطبوعه دار الكتب العلمية، بيروت، ١٤١٧ھ/ ١٩٩٧ء.

اصولِ عدد :

عربی زبان میں اصل اعداد بارہ ہیں: وَاحِد • اِثْنَانِ • ثَلَاثَةٌ • أَرْبَعَةٌ • خَمْسَةٌ • سِتَّةٌ • سَبْعَةٌ • ثَمَانِيَةٌ • تِسْعَةٌ • عَشَرَةٌ • مِائَةٌ • أَلْفٌ. ـــ باقی اعداد انھیں سے بنتے ہیں۔

① اعداد کی تذکیر و تانیث :

تذکیر و تانیث کے اعتبار سے اعداد کے استعمال میں درج ذیل تفصیل ہے:

۱- وَاحِد اور اثنانِ کا استعمال قیاس کے مطابق ہوتا ہے، یعنی معدودِ مذکر کے لیے مذکر اور مؤنّث کے لیے مؤنّث۔ جیسے مُعَلِّمٌ وَاحِدٌ، مُعَلِّمَانِ اثنانِ ، مُعَلِّمَةٌ واحدةٌ ، مُعَلِّمَتَانِ اثْنَتَانِ. أَحَدُ الْمُعَلِّمِيْنَ وَ إِحْدَى المعلِّمَاتِ.
یہ دونوں کسی اور عدد کے ساتھ مرکّب ہوں یا معطوف علیہ و معطوف کی صورت میں ہوں ، بہر حال ان کا استعمال قیاس کے مطابق ہی ہوتا ہے، لیکن وَاحِدٌ اور وَاحِدَةٌ جب کسی دوسرے عدد کے ساتھ مل کر استعمال ہوں تو وَاحِدٌ کو أَحَدٌ اور وَاحِدَةٌ کو إِحْدَی سے بدل دیتے ہیں، جیسے أحد عشر، إحدی عشرة، أحد و عشرون، إِحْدَیٰ وَعِشْرُوْنَ.

۲- ثَلاثَةٌ سے تِسْعَةٌ تک کا استعمال قیاس کے خلاف ہوتا ہے، یعنی مذکر کے لیے مونّث اور مؤنّث کے لیے مذکر استعمال ہوتا ہے، جیسے ثلاثةُ مُعلِّمِيْنَ، ثَلَاثُ مُعَلِّمَاتٍ ، تِسْعَةُ طُلَّابٍ ، تِسْعُ طَالِبَات.

● رہ گیا عشرۃ تو یہ مفرد ہونے کی صورت میں معدود کے خلاف استعمال ہوتا ہے اور مرکّب ہونے کی صورت میں معدود کے موافق ہوتا ہے۔ جیسے عَشَرَةُ صِبْيَانٍ ، عَشْرُ صَبِيَّاتٍ . خَمْسَةَ عَشَرَ عَامًا، و خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً.

● عَشَرَة کی شین معدودِ مذکر کے ساتھ مفتوح اور معدودِ مونّث کے ساتھ ساکن ہوتی ہے، جیسا کہ مذکورہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے۔

● لفظ "بِضْعٌ" جوکہ تین سے دس تک کے لیے عدد مبہم کے طور پر آتا ہے، یہ بھی انھیں اعداد کی طرح استعمال ہوتا ہے، یعنی معدود مذکر کے ساتھ مونّث، اور معدودِ مونّث کے ساتھ مذکر آتا ہے، جیسے بِضْعُ نِسَاءٍ، بِضْعَةُ رِجَالٍ.

فائدہ : معدود کی تذکیر و تانیث میں واحد کا اعتبار ہے، جمع کا نہیں، تو جب عدد کی اضافت اُس معدود کی طرف ہو جس کا واحد مذکر ہے تو عدد کے ساتھ تا آئے گی، اور جب عدد کی اضافت اُس معدود کی جانب ہو جس کا واحد، مونّث ہے تو عدد کے ساتھ تا نہیں آئے گی۔ جیسے أَرْبَعَةُ سِجِلَّاتٍ ، کیوں کہ اس کا واحد "سِجِلّ" ہے کہ جو مذکر ہے، اور ثَمَانِي حِجَجٍ، کیوں کہ اس کا واحد "حِجّة" ہے جو کہ مؤنّث ہے۔

● ثَلَاثَة سے عَشَرَةٌ تک اعداد کا مذکورہ بالا قاعدہ مطلق نہیں، بلکہ اس کے لیے مندرجہ ذیل دو شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے:

۱- معدود عبارت میں مذکور ہو - ۲- معدود عدد سے موخّر ہو، بلفظِ دیگر عدد مضاف اور معدود مضاف الیہ ہو۔ تو اگر ان میں کوئی شرط نہ پائی جائے تو عدد کی تذکیر و تانیث دونوں جائز ہوگی ، چاہے معدود مذکر ہو یا مونّث ہو۔ جیسے صُمْتُ خَمْسًا ، صُمْتُ خَمْسَةً ، قَرَأْتُ كُتُبًا خَمْسًا ، و كُتُبًا خَمْسَةً.

۳- أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ کے اعداد کا آخری جُز تذکیر و تانیث میں معدود کے مطابق ہوتا ہے، اور پہلے جُز میں یہ تفصیل ہے کہ أَحَدَ عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ میں یہ آخری جز ہی کی طرح معدود کے مطابق ہوتا ہے، جیسے أَحَدَ عَشَرَ كِتَابًا ، إِحْدٰى عَشْرَةَ كُرَّاسَةً۔ اور ثَلَاثَةَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک جزِ اول معدود کے مخالف ہوتا ہے، جیسے ثَلَاثَةَ عَشَرَ طَالِبًا، ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً.

۴- عَشَرَة کے علاوہ باقی دہائیاں ہر حال میں یکساں ہوتی ہیں، معدود مذکّر ہو یا مونّث، جیسے عِشْرُوْنَ طَالِبًا ، تِسْعُوْنَ طَالِبَةً.

وہ دہائیاں یہ ہیں: عِشْرُوْنَ، ثَلَاثُوْنَ ، أَرْبَعُوْنَ ، خَمْسُوْنَ ، سِتُّوْنَ ،

سَبْعُوْنَ، ثَمَانُوْنَ، تِسْعُوْنَ.

۵۔ عِشْرُوْنَ کے اوپر تِسْعَةٌ و تِسْعُوْنَ تک دہائیوں کے علاوہ اعداد مرکّب عطفی کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، ان میں پہلا جُز اِکائی اور دوسرا جز دہائی ہوتا ہے، ان میں دوسرا جُز (دہائی) ہر حال میں یکساں رہتا ہے، اور پہلے جز (اکائی) میں یہ تفصیل ہے کہ أحَد اور اِثْنَانِ تو تذکیر و تانیث میں معدود کے مطابق رہتے ہیں، اور ثلاثة سے تِسْعَة تک تذکیر و تانیث میں معدود کے مخالف ہوتے ہیں، جیسے أَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَاكِبًا، إِحدىٰ وَ عِشْرُوْنَ رَاكِبَةً، اِثْنَانِ و تِسْعُونَ رَاكِبًا، اثنتانِ و تِسْعُوْنَ رَاكِبَةً. ثَلاثةٌ و عشرون مُسَافِرًا، ثلاثٌ وعشرون مُسَافِرَةً، تِسْعَةٌ و تسعونَ عَامًا، تِسْعٌ و تِسْعُوْنَ سَنَةً.

۶۔ مِائَة اور أَلْفٌ ہر حال میں یکساں ہوتے ہیں، معدود مذکر ہو یا مونّث۔ جیسے فِي المصْنَعِ مِائَةُ عَامِلٍ و مِائَةُ عَامِلَةٍ، فِي المدرسةِ أَلْفُ طَالِبٍ و أَلْفُ طالبةٍ.

(۲) اعداد کی تمیز کے احکام:

۱۔ واحد اور اثنان کی تمیز نہیں آتی، کیوں کہ ان میں معدود کو واحد اور تثنیہ کے صیغے کے ساتھ ذکر کر دینے کے بعد عدد کے ذکر کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جیسے رَجُلٌ (ایک مرد)، رَجُلَانِ (دو مرد) اِمْرَأَةٌ (ایک عورت)، اِمْرَأَتَانِ (دو عورتیں)۔

۲۔ ثلاثة سے عشرة کی تمیز مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے، اور زیادہ تر جمع ہوتی ہے، جیسے ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ، عَشْرُ صُوَرٍ، اور اگر اسم جمع اور اسم جنس جمعی ہو تو اس پر مِنْ جارّہ داخل ہوتا ہے، جیسے ثلاثةٌ مِنَ القَوْمِ، عَشَرَةٌ مِنَ التَّمرِ.
اور اگر ان کی تمیز لفظ "مِائة" ہو تو مفرد مجرور ہوتی ہے، جیسے ثلاثُ مائةٍ.

۳۔ أحدَ عشرَ سے تسعةٌ و تِسْعُوْنَ تک کی تمیز واحد اور منصوب ہوتی ہے، جیسے: سَبْعَةٌ و سبعون طالبًا، سبعٌ و سَبْعُوْنَ طالبةً.

۴- مِائة اور أَلْفٌ کی تمیز واحد اور مجرور ہوتی ہے، خواہ یہ دونوں لفظ واحد ہوں، یا تثنیہ ہوں، یا جمع ہوں، جیسے مِائةُ مِنْضَدَةٍ ، مِائَتَا مِنْضَدَةٍ ، مِئاتُ مِنْضَدَةٍ . أَلْفُ كُرْسِيّ ، أَلْفَا كُرْسِيّ، آلافُ كرسيّ.

③ فاعلِ عددی :

● کبھی اعداد کو "فاعل" کے وزن پر لایا جاتا ہے، اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی شے کے عددی رتبے کو بتایا جائے، اسے فاعل عددی، عدد وصفی اور عددِ ترتیبی کہا جاتا ہے۔ یہ کل دس ہیں:

۱- وَاحِد -یا- أَوَّلُ -۲- ثَانٍ -۳- ثالث -۴- رابع -۵- خَامِس -۶- سَادِس -۷- سَابِع -۸- ثَامِن -۹- تَاسِع -۱۰- عَاشِر - یہ سب تذکیر و تانیث اور تعریف و تنکیر میں موصوف کے مطابق استعمال ہوتے ہیں، جیسے البابُ الثالث ، المقالةُ الرابعةُ.

● ان کا استعمال چار طرح سے ہوتا ہے:

۱- یہ تنہا ہوں۔ اس صورت میں "وَاحد" کے بجائے "أَوّل" استعمال ہوتا ہے، جیسے الصفُّ الأوّل ، الشهرُ الأوّل ، اور باقی اعداد ترتیبی مذکورہ بالا بیان کے مطابق استعمال ہوتے ہیں۔

۲- مرکبِ بنائی کے طور پر، یہ حَادِي عَشَرَ سے تَاسِعَ عَشَرَ تک ہوتا ہے، ان کے دونوں جز فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں جیسے البابُ الرابعَ عَشَرَ، الفصلُ الثامنَ عَشَرَ. لیکن حَادِي عَشَرَ اور ثَانِي عَشَرَ کے پہلے جُز کو دو طریقے سے پڑھنا صحیح ہے: ۱- یا کے فتحہ کے ساتھ -۲- اس کے سکون کے ساتھ۔ اور فتحہ کے ساتھ پڑھنا بہتر ہے۔[1]

---

(۱) حاشية الشيخ معشوق علي الجونفوري على الكافية لابن الحاجب، ص: ٧٤، ٧٤، نقلا عن غاية التحقيق، مجلس البركات، الجامعة الاشرفية، مبارك فور.

۳۔ مرکّب عطفی کے طور پر، یہ حَادِ و عشرون سے تَاسِعٌ و تسعون تک میں ہوتا ہے۔ جیسے البیتُ الحادِي والثلاثُوْن ، القصيدةُ الحاديةُ والعشرون . الكتِيْبَةُ الخامسةُ و الستّونَ ، الجُنْدِيُّ التَّاسِعُ والتِّسْعُوْنَ.

۴۔ عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک دہائیاں اور مِائَة و ألف جس طرح عدد کے لیے استعمال ہوتے ہیں اسی طرح عددِ ترتیبی کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔ لہٰذا عِشرون رجلًا کا معنی بیس آدمی اور الرجلُ العشرون کا معنی بیسواں آدمی ہے۔

فائدہ : جب وَاحِد اور وَاحدة کو عشرة یا کسی اور دہائی کے ساتھ استعمال کریں تو اس کے فا کلمہ (واو) کو لام کلمہ کی جگہ لے آئیں اور ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واو کو یا سے بدل دیں (اور عین کلمہ (حَا) کو فا کلمہ کی جگہ رکھ دیں۔) جیسے حَادِ و حَادِيَة ، الحَادِيْ و الحَادِيَة.[1]

● فاعل عددی جب دوسرے عدد کے ساتھ مل کر استعمال ہو تو اس کا پہلا جز ہی "فاعل" کے وزن پر آتا ہے، چاہے وہ مرکب بنائی کے طور پر استعمال ہو یا مرکب عطفی کے طور پر۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے واضح ہے۔

کسی عدد کے معنی میں اگر تاکید پیدا کرنا چاہیں تو اُسے کسی دوسرے وزن پر لانے کی ضرورت نہیں، بلکہ اصلی صورت میں باقی رکھتے ہوئے اس پر صرف حرفِ تعریف (اَلْ) داخل کر دیں، جیسے قَالَ التلاميذُ الخمس لأستاذِه (پانچوں طالب علموں نے اپنے استاد سے کہا)، شَكَرَ المساكِينُ السبعةُ لمساعدِيْهِمْ (ساتوں مسکینوں نے اپنے معاونین کا شکریہ ادا کیا۔

④ جب اعداد مِائَةٌ اور اَلْفٌ سے زیادہ ہوں تو بھی ان کا استعمال مذکورہ بالا قواعد کے مطابق ہی ہوتا ہے، اور ترتیب کے اعتبار سے انھیں دو طریقوں سے استعمال

---

(۱) دیکھیے:: أوضح المسالك إلى ألفية ابن مالك، ج: ٤، ص : ٢٣٧. مطبوعه المكتبة العصرية صيدا، بيروت، ١٤٢٥ھ / ٢٠٠٤ء.

کیا جاتا ہے:

۱- پہلے ألف ، پھر مِائة ، پھر آحاد (اکائیاں)، اور آخر میں عشرات (دہائیاں) لائیں۔ جیسے عندي ألفٌ و مِائةٌ و أَحدٌ و عِشرُوْنَ كِتَابًا (میرے پاس ایک ہزار، ایک سو، اکیس کتابیں ہیں۔) في هٰذِهِ المدينةِ خمسةُ آلافٍ و سَبْعُ مائةٍ و ثمانيةٌ و تِسعُوْنَ شُرْطيًا. (اس شہر میں پانچ ہزار، سات سو، اٹھانوے پولیس ہیں۔)

۲- پہلے اکائی، پھر دہائی، پھر سیکڑا اور آخر میں ہزار لائیں۔ جیسے وجدتُ في تلك المكتبة أحدًا و سبعينَ و تِسْعَ مائةٍ و عشرين ألفَ كِتَابٍ۔ (میں نے اُس لائبریری میں بیس ہزار، نو سو، اکہتّر کتابیں پائیں۔) قُتِلَ في هذه الحربِ الداميةِ ثمانيةٌ و سِتّونَ و خمسُ مِائةٍ وَسِتّةُ آلافِ جُنْدِيٍّ. (اِس خوں ریز جنگ میں چھ ہزار، پانچ سو، اڑسٹھ فوجی مارے گئے۔)

التَّمْرِيْنُ (١٣)

شكّلوا و ترجموا ما يأتي من المقطوعات:

- سافرت مع خمسين طالبًا من فريق الكشافة إلى مكة للإسهام في خدمة ضيوف الله، و حملنا معنا إردبّين أرزًّا، و عشر أُقَّاتٍ سمنا، و أقمنا معسكرنا فوق فدانين أرضًا.

وجدنا أمّ القرى أشدّ ما تكون زِحامًا، و الحجيج أكثر ما يكونون عددًا، أجابوا داعي اللهِ، فكانوا في إحرامهم أروع ما يكونون منظرًا، و أسلَس قيادًا، و أقوى إيمانًا، كانوا سواسيةً كأسنانِ المشط، يستوي فقيرُهم و من كان أكثر مالًا، ولا فرقَ بين عامتهم و بين من كانوا أعزّ مكانةً و أقوى سُلطانًا.

- إذا ختم العبدُ القرآن صلى عليه عند ختمه ستون ألفَ مَلَك.

(رواه الديلمي عن عمرو بن شعيب).

- الإيمان بضع و سبعون شعبةً و الحياءُ شعبةٌ من الإيمانِ.

(رواه البخاري و مسلم عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه).

- في الجنّةِ مائةُ درجَةٍ، ما بين كُلِّ درجتين كما بين السماء والأرض، و الفردوس أعلاها درجةً، و منها تفجّر أنهارُ الجنّة الأربعة، و من فوقها يكونُ العرشُ، فإذا سألتمُ الله فاسألوه الفردوسَ. (رواه الحاكم)

- قال الله تعالىٰ: إذا همّ عبدي بحسنةٍ و لم يعمَلْها، كتبتُها له حسنةً، فإن عملها كتبتُها له عشر حسناتٍ إلى سبع مائةِ ضعفٍ، و إذا همّ بسيّئةٍ و لم يعملها لم أكتبها عليه، فإن عملها كتبتُها سيّئةً واحدةً.

(رواه الشيخان عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه).

- وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ

الطُّوفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۞ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۞

[العنكبوت: ١٤، ١٥]

● وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ اَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۞

[الأعراف: ١٤٢]

التَّمْرِيْنُ (١٤)

حوّلوا ما يلي من المقتطفات إلى العربية الفصحى :

● ۳۰/ جولائی ۱۹۸۶ء کی بات ہے ، راقم الحروف کو کسی اہم کام سے انگلینڈ جانا پڑا۔ مانچسٹر، بریڈفورڈ، لیسٹر ہو لینے کے بعد لندن پہنچا تو محب مخلص مولانا شاہد رضا نعیمی مد فیضہ کے ہمراہ کتابوں کی خریداری کے سلسلے میں کتب خانوں کے چکر لگا رہا تھا تو دیکھا، لندن کی آباد سڑکوں پر ہر جانب Riyadh، Yesterday and Today (ریاض، کل اور آج) کے قیمتی اور خوشنما بینر، جھنڈیاں اور فلیگ ہزاروں کی تعداد میں لگے ہوئے ہیں اور بڑے بڑے اشتہارات چسپاں ہیں۔

● مولانا سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ ۲۹/ جولائی ۱۹۸۶ء سے سعودیہ کے ملک عبدالعزیز کے بیٹے شہزادہ سلمان نے لندن میں ایک نہایت قیمتی نمائش کا اہتمام کیا ہے۔ آپ بھی دیکھیں یہ لندن کا نہایت قیمتی اور وسیع ہال "اولمپیا سینٹر" ہے۔ ہزاروں انسانوں کی آمد و رفت جاری ہے۔ انگریز لڑکے لڑکیاں تعارفی اشتہارات ، کتابچے ، کتابوں کے پیکٹ اور بنڈل دروازہ سے لے کر اندر تک تقسیم کر رہے ہیں۔ پریس کی ماڈرن ترقی کے ذریعہ قدیم نجد اور آج کے ریاض کو متعارف کرانے کے لیے تمام ممکنہ لٹریچر نیز آڈیو، ویڈیو ، ماڈرن فوٹو گرافی اور آرٹ کے ممکنہ وسائل کو کام میں لگا دیا ہے۔

● ہر شعبہ حیات کے واسطے فلمیں دکھائی جا رہی ہیں۔ تیار شدہ ویو کارڈ، اشتہار نما کلینڈر تقسیم ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ریاض کے صحرائی فطرت کے مناظر پیش کرنے کے لیے

ہوائی جہازوں میں بار کرکے وہاں سے اونٹ بھی لائے گئے ہیں، نیز خاص صحرائے ریاض کی ریت بھی وہاں لائی گئی ہے۔ معلوم ہوا کہ انگریز مشیروں نے ریت اور بالو برطانیہ ہی سے فراہم کرنے کی رائے دی تو اسے رد کر دیا گیا۔ کیوں کہ ریاض کی نیچرل منظر کشی کے لیے ریاض ہی کی ریت اور بالو ضروری قرار دیے گئے۔

● عین اس وقت جب کہ حبشہ، سوڈان اور صومالیہ میں لاکھوں مسلمان زندگی اور موت کی کشمکش میں ہیں۔ سعودی حکومت اس نمائش پر سات کروڑ پچاس لاکھ پونڈ برباد کر رہی ہے۔ جس میں سے ۵ کروڑ پونڈ محض نمائش کے پروپیگنڈے اور اشتہار پر خرچ کیے جا رہے ہیں۔ (جادہ و منزل)

التَّمْرِينُ (١٥)

شكّلوا و ترجموا إلى الأردية :

مراحل التعليم

للتعليم مراحل مختلفة ، يمرّ بها الطالب خلال دراسته ، فإذا أنهى مرحلة تعليمية، انتقل إلى المرحلة التي بعدها. و تتكوّن مراحل التعليم في كثير من الدول العربية من أربع مراحل، هي : المرحلة الابتدائية، فالمرحلة المتوسطة، فالمرحلة الثانوية، ثم المرحلة الجامعية. وفي بعض البلاد العربية يلتحق التلاميذ قبل المدرسة الابتدائية بالحضانة ، فالروضة ، ثم التمهيدي.

يلتحق التلاميذُ بالمدرسة الابتدائية - عادة- في السادسة من أعمارهم، و تبلغ سنوات الدراسة في المرحلة الابتدائية ستّ سنوات . و تبلغ سنوات الدراسة في المرحلة المتوسطة ثلاث سنوات ، و كذلك في المرحلة الثانوية. أمّا المرحلة الجامعية، فتراوح بين أربع و ستّ سنوات.

بعد أن ينهي الطالب المرحلة الثانوية، يلتحق بالجامعات، أو

المعاهد ، إذا حصل على تقدير طيب. و بعد أن يحصل الطالب على الشهادة الجامعية بتقدير جيد جدًّا أو ممتاز ، يلتحق بالدراسة العليا، للحصول على شهادة الماجستير، ثمّ شهادة الدكتوراة.

من ناحية أخرى ، في البلاد العربية نوعان من التعليم، هما: التعليم الحكومي، وتُشرِف عليه الدولة، فتبني المدارس، و توفِّرُ الكتب و المدرسين، والتعليم الأهلِي، وتشرف عليه بعض الجمعيات و الأفراد.

التَّمْرِيْنُ (١٦)

ترجموا إلى العربية الفصحىٰ :

(۱) ۱۸ر مئی ۱۹۷۴ء کو نیوکلیائی دھماکہ کے بعد ہندوستان نے ۳۶۰ر کلوگرام وزنی مصنوعی سیّارہ سائنسی تحقیقات کے لیے خلا میں پہنچایا جو دو سال تک خلا میں چکّر لگاتا رہے گا۔ اس کارنامے نے دنیا پر ثابت کر دیا کہ ہندوستان کے سائنس داں لیاقت اور صلاحیتوں کے اعتبار سے دنیا کے کسی ملک کے سائنس دانوں سے کم نہیں ہیں۔

(۲) جس وقت یہ مصنوعی سیارہ خلا کے لیے روانہ کیا گیا تو وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے بڑے فخر کے ساتھ کہا تھا کہ سائنس سے قومی مفاد کے لیے فائدہ حاصل کرنے کی طرف یہ بہت اہم قدم ہے۔ اس مصنوعی سیارے کا نام پانچویں صدی کے ایک مشہور ماہر ریاضیات اور طبیعیات کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس کا قطر ۱۴۷ر میٹر، اونچائی ۱۱۶ر سنٹی میٹر اور وزن ۳۶۰ر کلوگرام ہے، اور رنگ نیلا اور جامنی ہے۔ یہ روس کے ایک مقام سے خلا میں روانہ کیا گیا۔ اس میں جو آلات لگے ہوئے ہیں وہ ۹۰ر فی صدی ہندوستان میں تیار کیے گئے ہیں اور صرف دس فی صدی روسی آلات استعمال کیے گئے ہیں۔ یہ مصنوعی سیارہ ۶۲۳ر کلومیٹر اونچائی تک جا سکتا ہے، اس کو جس برقی قوت کی ضرورت ہے وہ سورج کی کرنوں سے حاصل کی جاتی ہے۔

(۳) ہندوستان کا مصنوعی سیارہ پانچ کروڑ روپیہ کی لاگت سے ۲۶ر مہینوں میں تیار

ہوا ہے۔ ہندوستان کے سائنس داں اس لیے اور زیادہ لائقِ تحسین و آفریں ہیں کہ انھوں نے پہلی ہی کوشش میں اتنا وزنی سیارہ پوری کامیابی کے ساتھ خلا میں روانہ کردیا۔

(۴) اس سیارہ کی زندگی ختم ہونے کے بعد دوسرا مصنوعی سیارہ خلا میں روانہ کیا جائے گا جس میں ٹیلی ویژن کیمرہ بھی ہوگا جو معدنی خزانوں اور زرعی پیداوار کا جائزہ لے گا۔ ہندوستان یہ کوشش کررہا ہے کہ مصنوعی سیارہ خلا میں روانہ کرنے کا اسٹیشن ۱۹۷۸ء تک تیار ہوجائے، تاکہ اس سلسلے میں دوسرے ملکوں کا دست نگر نہ رہنا پڑے۔

الدرس الرابع

تاریخ اور سنہ لکھنے کا طریقہ

① تاریخ کے معاملے میں قدیم زمانے سے عربوں کے یہاں دن کے بجائے رات کو معیار قرار دیا گیا ہے اور اسی اعتبار سے تاریخ بتانے اور لکھنے کا چلن رہا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بیش تر صحرا میں بود و باش اختیار کرتے اور بادیہ نشینی کی زندگی گزارتے تھے، صحرا میں ان کے پاس مہینے کے آغاز کا پتا لگانے کے لیے کوئی اور ذریعہ نہ تھا، اسی لیے انھوں نے ہلالِ نو کے طلوع کو مہینے کی ابتدا کا معیار قرار دیا، لہٰذا جب نیا چاند نکلتا تو وہ سمجھ لیتے کہ اب نیا مہینہ شروع ہو گیا ہے، اور نیا چاند چوں کہ رات کے ابتدائی حصّے میں نکلتا تھا، اس لیے ان کے یہاں مہینے کے آغاز کا معیار راتیں قرار پائیں، اسی لیے ان کے مہینے اور سال قمری ہوئے، شمسی نہیں۔

اب اگر کوئی واقعہ مہینے کی پہلی رات کو پیش آتا تو وہ اسے یوں بیان کرتے: وَقَعَ كذا لأوّل ليلةٍ من شهر رجب (مثلاً)، یوں ہی اس مضمون کو درج ذیل تعبیروں سے بھی ادا کرتے تھے: وَقَعَ كذا لغُرَّةِ رجب - یا - لِمُهَلِّ رجب - یا - لِمُسْتَهَلِّ رجب.

اور اگر رات گزرنے کے بعد کوئی واقعہ رونما ہوتا تو وہ اسے بیان کرنے کے لیے "لِلَيْلَةٍ خَلَتْ من شهر كذا" – یا – "لِليلةٍ مَضَتْ من شهر كذا" کی تعبیر استعمال کرتے۔ یہی طریقہ اوپر کی تاریخوں کے لیے اختیار کرتے، یہاں تک کہ جب چودھویں تاریخ ہوتی تو اس کے لیے "لأربع عشرة ليلةً خلت من شهر كذا" لکھتے۔

پندرھویں تاریخ کے لیے عموماً "للنصف من شهر ربيع الأوّل"

(مثلاً) استعمال کرتے، اگرچہ "لخمسَ عشرةَ ليلةً خلت من شهر ربيع الأول ـيا ـلخمسَ عشرةَ ليلةً بقيت منه" بھی کہنا جائز تھا، جب کہ مختصر ہونے کی وجہ سے پہلی تعبیر بہتر ہے۔

سولہویں تاریخ کے لیے " لأربعَ عشرة ليلةً بقيت من شهر ربيع الأوّل" بیسویں تاریخ کے لیے "لعشرٍ بقين منه" ، انتیسویں تاریخ کے لیے "لآخرِ ليلةٍ بقيت منه" اور تیسویں رات کے لیے "لآخِرِ ليلةٍ من شهرربيع الأوّل" ـ يا ـ "لِسَلخِ شهرربيع الأوّل" ـيا ـ "لانسلاخِ شهرربيع الأوّل" جیسی تعبیریں استعمال کرتے۔

(۲) عربوں کے علاوہ دیگر لوگوں کے مہینے اور سال شمسی ہوتے ہیں، یعنی ان کے یہاں نظامِ ماہ وسال کی بنیاد طلوعِ آفتاب پر ہے، کیوں کہ ان کے یہاں تاریخ کا آغاز دن سے کرنے میں کوئی پریشانی نہیں ہے، اسی لیے وہ اسی سے دن کا حساب کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے طرز پر عربی زبان میں تاریخ لکھنے کے لیے تاریخ کے عدد کو "فاعِل" کے وزن پر لاکر "فاعِلِ عددی" بنایا جاتا ہے، اور فاعِلِ عددی کے بیان کردہ طریقے کو اختیار کرتے ہوئے تاریخ لکھی جاتی ہے، مثلاً:

تَوَلّدَ خالِدٌ في التاسع من يناير سنة ألفين من الميلاد.
● سَافَرتُ من دلهي إلى المدينة المنورة في السادس عشر من مارس سنة خمس و تسعين و تسع مائة و ألف من الميلاد. ● عاد أخي الأكبر إلي الوطن في العشرين من يوليو سنة تسع و ألفين من الميلاد.

البتہ پہلی تاریخ کے لیے فاعل عددی کے بجائے "أوّل" کی تعبیر استعمال کی جاتی ہے، مثلاً: أوّل مارس ، أوّل مايو ، أوّل أغسطس وغیرہ۔

اور اب تو تاریخ لکھنے کے لیے فاعل عددی کے اس مسلسل طریقے کو عرب بھی اپناتے ہیں، مثلاً: وُلِدَ عمّار في العاشر من شهر رمضان ● توفّي الإمام أحمد رضا القادري البريلوي في الخامس و العشرين من صفر ● سافر

أحمد إلى ألمانيا في الثلاثين من شهر ذي الحجّة.

۳ عربی میں سنہ لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ لفظ "سنة" یا "عام" کو متعلّقہ اعداد کی طرف مضاف کر دیا جائے، اور اعداد میں پہلے اکائی، پھر دہائی، پھر سیکڑا اور آخر میں ہزار رکھا جائے، مثلاً: سنة سبع و أربعين و تسع مائة و ألف من الميلاد (یعنی ۱۹۴۷ء)۔ اگرچہ اس طرح بھی لکھنا درست ہے کہ پہلے ہزار، پھر سیکڑا، پھر اکائی اور آخر میں دہائی رکھی جائے، مثلاً: سنة ألف و تسع مائة و سبع و أربعين من الميلاد (۱۹۴۷ء)۔

ہجری سنہ لکھنے کے لیے آخر میں "من الهجرة ۔ يا ۔ من هجرة النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، من هجرة النبيّ الأمين" اور عیسوی سنہ کے لیے "من الميلاد ۔ يا ۔ من ميلاد المسيح" جیسی تعبیریں استعمال کی جاتی ہیں۔ لیکن حسبِ موقع "ميلاديةً ۔ يا ۔ ميلاديًّا اور "هجريةً ۔ يا ۔ هجريًّا" (نصب کے ساتھ) لکھنا بھی صحیح ہے، ترکیب نحوی کے اعتبار سے یہ سنة یا عام کی صفت ہوتی ہے۔ ہجری اور عیسوی سنہ لکھنے میں پہلی ہی تعبیر زیادہ رائج ہے۔

ذیل میں اس کی مثالیں دیکھیے:

۱۔ سنةَ أربعٍ و ثلاثينَ و أربعِ مائةٍ و ألفٍ من الهجرة / من الهجرة النبوية / من هجرة النبي الكريم.

۲۔ سنة أربع و ثلاثينَ و أربع مائةٍ و ألفٍ هجريّةً. (۱۴۳۴ھ)

۳۔ عام أربع و ثلاثينَ و أربع مائةٍ و ألفٍ من الهجرة ۔ يا ۔ هجريًّا وغیرہ۔

۴۔ سنة ثلاث عشرة و ألفين من الميلاد / من ميلاد المسيح ۔ يا ۔ ميلاديةً.

۵۔ عام ثلاثة عشر و ألفين من الميلاد / من ميلاد المسيح ۔ يا ۔ ميلاديًّا.

التَّمْرِيْنُ (١٧)

ترجموا إلى الأردية الفصحى:

شمسُ الدين أبو العباس أحمدُ بنُ محمدٍ بنِ أبي بكر بنِ خَلِّكانَ البَرْمَكيُّ الإربليّ وُلِدَ في "إربَل" شَرقَ المَوْصِل في الحادي عشر من ربيع الآخر سنة ثمانٍ و ستٍّ مائةٍ من الهجرةِ (المصادف٢٢/٩/١٢١١م) و نشأ يتيمًا فقد توفي والدُه سنةَ عشر و ستّ مائة هجريةً.

بدأ ابنُ خلّكانَ تلقّي العلمِ في "إربلَ" فسمع صحيح البخاري من أبي حفص بن هِبة الله بن المكرَّم بن عبد الله الصوفي المتوفى سنة إحدى و عشرين و ستّ مائة من الهجرة. و في سنة ستّ و عشرين و ستّ مائة من الهجرة انتقل إلى حَلَبَ ثمّ إلى دِمَشْقَ حيث دَرَسَ على ابنِ شَدَّادٍ . و في سنة سبع و ثلاثين و ست مائة من الهجرة كان مستقرًّا في القاهرة متّصلا برجال الدولة فيها.

فلمّا جاء الظاهرُ بَيْبَرْسُ إلى دمشق سنة تسع و خمسين و ستّ مائةٍ من الهجرة كان ابنُ خلّكانَ في صحبته فولّاه قضاءَ دمشق. و بعد سبع سنواتٍ عُزِلَ ثمّ أُعِيْدَ ثمّ عُزِلَ.

و في عام ستة و ستين و ستّ مأة من الهجرة عادَ ابنُ خَلِّكانَ إلى القاهرة، و لكنّه رجع أخيرًا إلى دمشق حيث تُوُفِّيَ في السادس والعشرين من رجب سنة إحدى و ثمانين و ستّ مائة من الهجرة. (٢/١١/١٢٢٨م)

هو من أئمة العلماء الذين بَرَعُوْا في الأدب والتاريخ و الفقه و الحديث و في صناعة النثر. و له شِعرٌ عاديٌّ كشعرِ سائر العلماء.

أمّا شهرتُه فراجعة إلى كتابه الذي سمّاه "وَفَيَات الأعيان و أنباء أبناءِ الزمان ممّا ثبت بالنقل و السَّماع و أثبته العِيان" و قد ألّفه بين عام أربعة و خمسين و ستّ مائة و عام اثنين و سبعين و ستّ مائة من الهجرة (١٢٥٦ــ ١٢٧٤م) و جَمَع فيه ثمان مِائةٍ و اثنتين و عشرين ترجمةً. (تاريخ الأدب العربي، للدكتور عمر فرّوخ، ج: ٣، ص: ٦٤٧)

التَّمْرِيْنُ (١٨)

ترجموا ما يلي إلى العربية الفصحىٰ:

۱۹۶۱ء کو کویت نے برطانیہ عظمیٰ سے آزادی حاصل کی تھی، اس عرب ملک کی سرحدیں جنوب میں سعودی عرب سے، شمال و مغرب میں عراق سے ملتی ہیں۔

۳۱/ لاکھ آبادی والے اس ملک کا رقبہ ۱۷/ ہزار ۸/ سو ۱۸/ مربع کلومیٹر ہے۔ کویت "آئینی بادشاہت" والا ملک ہے اور یہاں پارلیمانی نظام کی حکومت ہے۔ "کویت شہر" اس ملک کا سیاسی و صنعتی دار الخلافہ ہے۔ ۱۹۹۰ء میں پڑوسی عرب ملک، عراق نے اس پر حملہ کر دیا تھا، جس کے بعد ۷/ مہینے کے عراقی تسلّط کا خاتمہ امریکی قیادت والی عالمی افواج نے طاقت کے زور پر کیا تھا۔ اس دوران عراقی فوجوں نے کویت کے تقریباً ۷۵۰/ تیل کے کنویں جلائے تھے، جس کے نتیجے میں ماحولیات پر بہت برا اثر پڑا تھا۔ اس جنگ کے دوران کویتی تنصیبات کا بڑا نقصان ہوا اور جنگ کے بعد انھیں از سر نو تعمیر کرنا پڑا۔

کویت دنیا کا ۵/ رواں سب سے بڑا تیل کے ذخائر والا ملک ہے۔ فی کس آمدنی کے اعتبار سے کویت دنیا کے امیر ترین ملکوں میں سے ایک ہے۔ کویت میں تیل کی دریافت ۱۹۳۰ء میں ہوئی اور ۱۹۶۱ء میں برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے کے بعد "قومی تیل صنعت" نے بے مثال ترقی کی۔ ایک اندازے کے مطابق پٹرولیم اور پیٹرولیم پروڈکٹس کی برآمد سے ۹۵/ فیصد آمدنی ہوتی ہے جس میں سے ۸۰/ فیصد آمدنی حکومت کو ہوتی

ہے۔ کویت کو "عرب لیگ" میں سب سے "ترقی یافتہ" ملک کی حیثیت حاصل ہے۔
۱۸/ جون ۱۹۶۱ء کو برطانیہ اور اس وقت کے کویت کے امیر عبد اللہ السالم الصباح کے درمیان تحریری معاہدے کی رو سے کویت کو آزادی حاصل ہوئی۔ اس وقت تک وہاں ہندوستانی "ریزرو بینک آف انڈیا" کی جاری کردہ کرنسی "گلف روپے" رائج تھی، مگر آزادی حاصل کرنے کے بعد "کویتی دینار" جاری کیا گیا۔

التَّمْرِينُ (١٩)

ترجموا إلى الأردية الفصحىٰ:

"صاحب القاموس المحيط"

اسمه مجدُ الدين أبو الطاهر محمدُ بن شيخ الإسلام سراج الدين يعقوبَ بنِ محمد بن إبراهيم بن عمر الشِّيرازِيُّ الفَيْروزابادِيُّ ، وُلد في بلدة كازَرُونَ قُربَ شيراز في جُمادى الأولى سنة تسع و عشرين و سبع مأة من الهجرة (مصادفة سنة تسع و عشرين و ثلاث مائة و ألف من الميلاد).

بدأ الفيروزاباديُّ تعلُّمَه في شيراز سنة سبع و ثلاثين و سبع مائة من الهجرة، ثمّ ذهب إلى وَاسِطَ، و في سنة خمس و أربعين و سبع مأة من الهجرة (المصادفة سنة١٣٤٤م) جاء إلى بغدادَ . و في عام خمسين و سبع مائة من الهجرة كان في دِمَشقَ يَسمعُ من تقيّ الدين السُّبْكِيّ، ثمّ ذهب معه إلى القدس، و بقي الفيروزابادي في القدس عشرَ سنين.

بعدَئِذٍ ذهب إلى بلاد الروم (آسية الصغرى) ، ثمّ إلى القاهرة و في سنةِ سبعينَ و سبعِ مائةِ هجريةٍ (مُطابقةٍ لسنةِ ثَمانٍ و ستين و

ثلاثِ مائة و ألفِ ميلاديةٍ) ذهب إلى مكة المكرمة و مكث فيها مدّة زار في أثنائها دهلي و ما جاورها من بلاد الهند.

و في سنة أربع و تسعين و سبع مائة من الهجرة (موافقةٍ لسنة اثنتين و تسعين و ثلاث مائة و ألف من الميلاد) دعاه والي بغداد السلطانُ بَهَادُورُ أحمدُ بن أُويس بن حَسَن بُزُرْك الجَلائري فلقي عنده حَظْوَةً.

ثمّ زار تَيمورَ لَنكَ في شيراز. و في سنة ستٍّ و تسعين وسبع مائةٍ من الهجرة ذهب إلى اليمن فنالَ حَظْوَةً عند الملك الأشرف "سلطانِ تعِزَّ" ، فأصبح هنالك قاضيَ القُضاة.

و كانت وفاةُ الفيروزاباديِّ في زَبِيْدَ باليمن في العشرين من شَوَّالٍ سنة سبعَ عشرة و ثمان مائةٍ من الهجرة (المصادف ١٤١٥/١/٣م).

هو من أشهر علماء اللغة، كان سريعَ الحفظ فبَرَعَ في علوم كثيرة و خصوصًا في التفسير والحديث و الفقه و اللغة. و له نحوُ أربعين كتابًا أشهرُها "القاموس المحيط" ، و هو كتابُ لغةٍ، و لكنَّ فيها فوائدَ جغرافيةً و تاريخيةً و استطراداتٍ أدبيةً أحيانًا.

(تاريخ الأدب العربي، للدكتور عمر فرُّوخ ، ج: ٣، ص: ٨٢٩، ٨٣٠، دار العلم للملايين، بيروت)

التَّمْرِيْنُ (٢٠)

ترجموا ما يلي إلى العربية الفصحىٰ:

"برقان" جیسے علاقوں میں تیل کی بڑے پیمانے پر دریافت کے سبب کویت میں غیر ملکی سرمایہ کاری نے زور پکڑا۔ تیل کی بڑھتی ہوئی پیداوار نے کویت کو "جزیرہ نمائے عرب" کا امیر ترین ملک بنا دیا اور ۱۹۵۲ء تک "خلیج فارس" کا سب سے زیادہ تیل برآمد کرنے والا ملک بن گیا۔ اس ترقی کو دیکھتے ہوئے غیر ممالک کے مزدوروں نے کویت کی راہ لی، جن میں مصر اور ہندوستان پیش پیش تھے۔

"جزیرہ نمائے عرب" کے شمال مشرقی گوشہ میں واقع یہ دنیا کے سب سے چھوٹے ملکوں میں سے ایک ہے۔ کویت کا زیادہ تر علاقہ "صحرائے عرب" پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کے ۹/ جزائر ہیں جن میں سے ایک "جزیرہ فیلکا" غیر آباد ہے۔ جب کہ سب سے بڑے جزیرے کا نام "بوبیان" ہے جو ۲/ ہزار ۳/ سو ۸۰/ میٹر طویل پل کے ذریعہ ملک کے دیگر حصوں سے جوڑا گیا ہے۔ کویت کو ۶/ محافظات میں تقسیم کیا گیا ہے جن کے نام ہیں (۱) الاحمدی (۲) الفروانیہ (۳) العاصمہ (۴) الجہراء (۵) حولی (۶) مبارک الکبیر۔

حکومت کے اضلاع میں ذیلی تقسیم کی گئی ہے۔ ملک کے اہم ترین شہر "کویت شہر" اور "جہراء" ہیں۔ جہراء، کویت شہر کے شمال مغرب میں ۳۰/ منٹ کے ڈرائیو پر واقع ہے۔ رہائشی اور کاروباری حیثیت سے اہم ترین علاقے "سالمیہ" اور "حولی" ہیں جب کہ اہم ترین صنعتی علاقہ "شویخ" ہے جو "محافظہ عاصمہ" کے ساتھ ہے۔

کویت کے پاس ۱۰۴/ بلین بیرل "خام تیل" کا ذخیرہ ہے جو دنیا میں موجود ذخائر کا ۱۰/ فیصد ہے۔ کویت میں ۵۷/ فیصد عرب، ۳۰/ فیصد ایشیائی اور ۴/ فیصد بدو بستے ہیں۔

التَّمْرِيْنُ (٢١)

حوّلوا ما يأتي من النصوص إلى الأردية الفصيحة:

● يعيش في المدن الكبيرة مثل: طوكيو، ولندن، و نيويورك، و القاهرة ملايين الناس .و يواجه سكان المدن الكبيرة مشكلاتٍ كبيرة مثل : التلوُّث و الجريمة و الإزدحام .و بالرغم من هذه المشكلات، يفضل كثير من الناس الحياة في المدن الكبيرة، لأن فيها المصانع و الشَّرِكات و الجامعات و المكتبات و الأسواق و المستشفيات و أماكن الترويح.

يزداد سكان المدن كل يوم؛ لأن سُكّان الريف يهاجرون إليها؛ للعمل في المصانع و الشركات، ويتركون العمل في الزراعة والرَّعْيِ ، فتزداد مشكلات المدن .و قد أدركت بعضُ الدول هذه المشكلةَ ، مشكلةَ الهجرة من الريف إلى المدينة، فبنت مصانع كثيرة في الريف، فرجع كثير من الناس للعمل في الريف ، و الحياة فيه.

في القرن التاسع عشر الميلادي كان يسكن المدن نحو ٢٥٪ من سكان العالم ، ثم وصلت النسبة إلى نحو ٤٠٪ سنة ١٩٨٠م ، و وصلت إلى ٥٠٪ سنة ٢٠٠٠م .و بلغ عدد سكان العالم في سنة ٢٠٠٠ م ستةَ مِليارات، يعيش أكثرُ من مليار منهم في مدن ، في دول العالم الثالث ، و سيبلغ سكان العالم أكثر من ثمانية مليارات شخصٍ سنة ٢٠٢٥م إن شاء الله و سيصل سكان العالم الثالث منهم إلى أربعة مليارات شخص.

● القاهرة عاصمة مصر، وأكبر مدنها، تقع على نهر النيل، يبلغ

عدد سكانها نحو ثمانية ملايين شخص. في مدينة القاهرة كثير من الآثار والمكتبات العامة، تشتهر بأنها مدينة المآذن، لكثرة مساجدها، ومن تلك المساجد: مسجد عمرو بن العاص، ومسجد أحمد بن طولون، ومسجد السلطان حسن، ومسجد محمد علي، ومسجد الأزهر، وقد أصبح الآن جامعة إسلامية كبيرة، يَدْرُسُ فيها اللغة العربية والعلوم الإسلامية طلّابٌ من كل دول العالم.

● نيويورك أكبر مدينة في الولايات المتحدة الأمريكية، ويوجد فيها مقر الأمم المتحدة، والمصارف والشركات. يبلغ عدد سكان نيويورك نحو سبعة ملايين شخص، وقد هاجر إليها الناس من كل دول العالم للعمل وطلب العلم. تكثر في نيويورك ناطحاتُ السحاب. وتواجه المدينة مشكلات كثيرة مثل: الفقر والجريمة والمُخَدِّرَات.

التَّمْرِيْنُ (٢٢)

حوّلوا إلى العربية الفصحىٰ:

● بدر کا میدان ہے۔ ۱۷؍ ماہ رمضان کی تاریخ ہے۔ عرب کا تپتا ہوا ریگستان، کسی جھولی میں کچھ سوکھے ہوئے خرمے پڑے ہیں اور کسی کی خرجی میں کچھ تھوڑا سا جو کا ستو۔ صرف ایک گھوڑا یا زیادہ سے زیادہ تین شتر (اونٹ) ۶؍ زرہیں اور ۸؍ تلواریں لے کر غازیان اسلام دو جہاں کے آقا و مولیٰ کے ہم رکاب، اعدائے دین کے مقابلے کے لیے بڑھے ہیں اور اس شان سے کہ اکثر حضرات کے پاس تو لڑنے کے لیے لوہے کا کوئی ہتھیار سرے سے تھا ہی نہیں۔ کسی کے پاس درخت خرما کی شاخ تھی اور کسی کے پاس کسی دوسرے درخت کی لکڑی اور مقابلہ اپنے سے کئی گنا زائد سے تھا، جو دنیوی ساز و سامان

کے لحاظ سے بہت زیادہ مضبوط اور طاقت ور تھے، اور دنیاوی لحاظ سے ہر طرح آسودہ۔ پھر آپ کو معلوم ہے کہ سرفروشانِ اسلام کی اس ظاہری بے سروسامانی اور قلت تعداد کے باوجود میدان کس کے ہاتھ رہا؟ انھیں محبین و مطیعینِ خدا اور سول کے مقدس ہاتھوں میں جنھوں نے اپنی مقدس جانوں کو اللہ اور اس کے رسول کی محبت واطاعت کے لیے وقف کر دیا تھا۔ ان کا وجود فنا ہو چکا تھا اور اس کی جگہ محبت و اطاعت قائم ہو چکی تھی خدا اور رسول کی جل وعلا وعلیہ الصلاۃ والسلام۔ (اہل سنت کی آواز اکتوبر ۲۰۱۰ء، ص:۵۳۱)

● یہ ایک حقیقت ہے کہ عالم اسلام کی تقریباً نصف آبادی بر صغیر کے تین ممالک ہند و پاک اور بنگلہ دیش میں آباد ہے۔ ان تین ممالک کے ہزاروں شہروں اور لاکھوں دیہات میں آج اسلام کا جو غلغلہ بلند ہے، وہ مرہون منت ہے ان اولیاے کاملین کا جو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے بر صغیر کے کونے کونے میں پہنچے اور آج وہیں کی خاک میں محو خواب، صور اسرافیل کے منتظر اور اپنے حسن کارکردگی کے صلے اور ثواب کے متمنی ہیں۔ ان مبلغین کرام میں سب سے بڑا حصہ بزرگانِ چشت کا ہے جن کے سرخیل و سرتاج خواجۂ خواجگاں سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی سجزی اجمیری علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں، جو اسی مقصد کے لیے ہندوستان آئے اور اپنے مقصد میں بڑی حد تک کامیاب بھی ہوئے۔ یہی نہیں ان کا قائم کردہ نیٹ ورک تقریباً آٹھ صدیوں سے اپنے کام میں مشغول و مصروف ہے اور اپنی تجلیات سے ہزاروں قلوب کو منور اور صدہا تشنگان معرفت کو سیراب کر رہا ہے۔ (اہل سنت کی آواز نومبر ۲۰۰۸ء ص:۲۳۶)

التَّمْرِيْنُ (٢٣)

انقلوا النصّ التالي إلى لغتكم الأم :

يحتاج كل إنسان إلى أن يعيش في أمن وسلام ، و مع ذلك تحدث الحروب في كل مكان من العالم . ها هي وسائل الإعلام تنقل لنا كل ساعة أخبار الحروب. والحرب ليس أمرا جديدا

فالتاريخ يحدثنا عن حروب كثيرة وقعت في الماضي وأضعفت حضارات الإنسان. لقد ذاقت معظم الدول آلام الحروب ولم يتمتع الإنسان في تاريخه الطويل بالأمن والسلام إلا قليلا.

ومع كثرة الحروب كانت هناك محاولات لتحقيق السلام؛ ففي العصر الحديث بعد انتهاء الحرب العالمية الأولى سنة ثماني عشرة وتسع مأة وألف من الميلاد أنشئت "عصبة الأمم" وكان الهدف منها حفظ السلام في العالم، وبعد انتهاء الحرب العالمية الثانية سنة ١٩٤٥م أنشئت "منظمة الأمم المتحدة" ؛ ليحلّ مكان عصبة الأمم ويتبع "مجلسُ الأمن" منظمةَ الأمم المتحدة ، وهو يبحث في المنازعات بين الدول ويفرض العقوبات على الدول المعتدية.

قد حققت منظمة الأمم المتحدة بعض النجاح في حفظ السلام ، ولكنها لم تُوقِف الحروب في كثير من الدول وبخاصة في إفريقيا وآسيا، وتتهم بأنها أصبحت ضعيفة لا قوة لها لأن بعض الدول تهيمن عليها؛ و لذلك أصبح كثير من قراراتها لا يُنفَّذ ، و من ذلك القراراتُ التي تخص فلسطين و القدس و كشمير.

التَّمْرِيْنُ (٢٤)

ترجموا إلى العربية :

● غوث اعظم سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ۴۷۰ھ/۱۰۷۸ء میں شمالی فارس کے گیلان نامی صوبہ کی ایک بستی نیف (Niff) میں ہوئی۔ ۴۸۸ھ میں اٹھارہ برس کی عمر میں علم حاصل کرنے کے ارادے سے آپ بغداد تشریف لائے۔ جب آپ بغداد پہنچے اس وقت عباسی خلیفہ ابو العباس مستظہر بامر اللہ کا دور تھا، اس کا دور حکومت ۴۸۷ھ سے ۵۱۲ھ تک رہا۔ پھر درج ذیل خلفا کے بعد

دیگرے تخت حکومت پر متمکن ہوئے:

۲- مسترشد باللہ، دور حکومت ۵۱۲ھ سے ۵۲۹ھ تک

۳- راشد باللہ، دور حکومت ۵۲۹ھ سے ۵۳۰ھ تک

۴- مقتفی لامر اللہ، دور حکومت ۵۳۰ھ سے ۵۵۵ھ تک

۵- مُستنجِد باللہ، دور حکومت ۵۵۵ھ سے ۵۶۶ھ تک

جب کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ماہ ربیع الآخر ۵۶۱ھ میں ہوا تو اس طریقے سے آپ نے پانچ خلفاے عباسیہ کا دور حکومت بغداد میں رہتے ہوئے دیکھا۔ یہ عباسی سلطنت کا آخری دور تھا، بنی بویہ کے بعد آل سلجوق کی حکومت قائم ہو چکی تھی، اس وقت سلجوقی سلاطین اور عباسی خلفا کی کشمکش شباب پر تھی۔ حکومت و اقتدار پر قبضہ کرنے کے لیے بے دریغ مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا تھا، گویا خوفِ خدا اور خوفِ آخرت لوگوں کے دلوں سے نکل چکا تھا اور اس کی جگہ حکومت و اقتدار کی ہوس اور حطام دنیا کی محبت کا سودا ذہن و دماغ پر مسلط ہو چکا تھا۔ امت مسلمہ گوناگوں فتنوں کی زد میں تھی۔ ایسے نازک وقت میں آپ نے کشتی ملت کو سہارا دیا۔ ارباب اقتدار کی رسّا کشی، علماے سو اور ابن الوقت صوفیہ کی تبلیغ دین سے بے رغبتی، دنیوی جاہ و منصب اور مال وزر کی محبت اور مسلمانوں کے سیاسی اضمحلال کے نتیجے میں جو گوناگوں فتنے پیدا ہوئے، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان فتنوں کے سدباب کے لیے مخلصانہ تدبیریں کیں۔ اور ان روحانی بیماریوں کے علاج کے لیے مسلسل تگ و دو فرمائی۔

● شمالی ایران کے مشہور صوبہ "جیلان" کے "نیف" (Niff) نامی قصبہ میں ۴۷۰ھ کو حسنی سادات کے گھرانے میں پیدا ہونے والا فرزند ارجمند ۴۸۸ھ میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے اس وقت کی دنیا کے سب سے متمدن، ترقی یافتہ اور سب سے بڑی آبادی والے شہر "بغداد" پہنچتا ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر ہے، عنفوان شباب کا عالم ہے، ساتھ میں صرف چالیس اشرفیاں ہیں جو اس کی صداقت اور راست بازی کی برکت سے

راستے میں رہزنوں کے ہاتھوں میں جاتے جاتے بچی ہیں۔ بغداد جیسے ترقی یافتہ اور گراں شہر میں چالیس اشرفیوں سے کیا ہونے والا ہے۔ جلد ہی یہ مختصر سی پونجی ختم ہو جاتی ہے مگر یہ سعادت مند فرزند ارادہ کا مضبوط اور دھن کا پکا ہے۔ مشقتوں اور پریشانیوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ دیکھنے کے بعد بھی ہمت نہیں ہارتا ہے، اس بلند نگاہ نوجوان کی نگاہ اپنے عظیم مقصد پر ہے۔ طلبِ علم کی راہ میں آنے والی ہر پریشانی کا خندہ پیشانی سے استقبال کرتا ہے، تکلیفوں پر تکلیفیں اور فاقوں پر فاقے جھیلنے کے بعد اس وقت کے تمام مروجہ علوم و فنون کا جامع کامل بن کر بغداد کے علمی وروحانی افق پر نیّرِ تاباں کی طرح اپنی تابانیاں بکھیرتا نظر آتا ہے، خود اس نے اس حقیقت کا اظہار اپنے ایک شعر میں یوں کیا ہے:

درستُ العلم حتی صرتُ قطبا و نلتُ السعدَ من مولی الموالي

(اہل سنت کی آواز، نومبر ۲۰۰۷ء ص: ۲۸۰)

التَّمْرِيْنُ (۲۵)

ترجموا إلى العربية :

جس زمانے میں بھاپ سے چلنے والے انجن بنائے جا رہے تھے لوگ اس بات کی کوشش میں تھے کہ گیس اور پٹرول سے چلنے والے انجن بنائے جائیں۔ مگر اس وقت اس کوشش میں کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔

۱۸۶۰ء میں لینائر نے ایسا انجن بنایا جس میں گیس استعمال ہوتی تھی مگر وہ زیادہ کامیاب نہ ہوا۔ ۱۸۷۶ء میں ڈاکٹر اولو نے بھی گیس سے چلنے والا انجن بنایا اور اس کے آٹھ سال بعد ڈیملر نے پٹرول سے چلنے والا انجن بنایا۔

یہ سب انجن بھاپ سے چلنے والے انجنوں سے مختلف تھے۔ ان میں خاص خوبی یہ تھی کہ یہ چھوٹے ہوتے تھے اور ان کے سائز کو دیکھتے ہوئے ان سے بہت زیادہ طاقت حاصل ہو سکتی تھی۔

اس کے برخلاف بھاپ سے چلنے والے انجن بہت بڑے ہوتے تھے۔ان کے لیے بہت بڑی بھٹی کی ضرورت ہوتی۔ وہاں سے بھاپ سلنڈر میں آتی۔اس سے انجن چلتا۔ اس طرح اس میں سے بہت سی طاقت ضائع بھی ہوجاتی تھی۔کچھ گرمی پانی کھولانے میں ضایع ہوتی اور کچھ چمنی کے ذریعہ ضائع ہوتی۔اس قسم کے انجن کا چلانا دشوار تھا۔وہ بہت بھدے ہوتے اور ان سے سڑکوں پر دھواں اور گندگی ہوتی اور اس میں کوئلا بھی بہت خرچ ہوتا۔

اس طرح عام طور پر لوگوں نے اسے ناپسند کیا۔اس لیے ہلکے انجنوں کی طرف سائنسدانوں نے پھر سے توجہ دی اور اس بات کی کوشش کی کہ سڑکوں پر چلنے والی گاڑیاں اس سے چلائی جائیں۔ آخر کار اس میں کامیابی ہوئی اور موٹر کار اور موٹر سائکلیں وجود میں آئیں۔سب سے بڑھ کر اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ان ہلکے انجنوں کی وجہ سے ہوائی جہاز کی ایجاد ممکن ہوئی۔

انیسویں صدی کا آخر اور بیسویں صدی کا شروع کا زمانہ ایجادات کا زریں عہد تھا۔اس زمانہ میں اس قدر تیزی سے ایجادات ہو رہی تھیں کہ ایک ایجاد پورے طور سے استعمال نہیں ہونے پاتی تھی کہ دوسری اس سے اہم ایجاد رونما ہوجاتی۔ بھاپ کے بعد بجلی کا دور آیا۔اس کے ساتھ ساتھ موٹر اور ہوائی جہاز ایجاد ہوئے اور دنیا مادی ترقی کی طرف تیزی سے ترقی کرنے لگی، ذرا ذرا سے کام مشینوں کے ذریعہ ہونے لگے۔ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے تیز رفتار سواریاں استعمال ہونے لگیں۔دور کے سفر آواز سے زیادہ تیز رفتار ہوائی جہاز سے طے ہونے لگے۔جو طاقتیں ان مشینوں میں استعمال ہوتی ہیں مثلاً بھاپ کی طاقت ، پٹرول کی طاقت یا بجلی کی طاقت وغیرہ بہت زبردست طاقتیں ہیں۔مگر ٦/ اگست ١٩٤٥ء کو ہیروشیما پر بم گرنے کے بعد جس طاقت کا انکشاف ہوا وہ سب سے زیادہ زبردست طاقت ہے یعنی ایٹم کی طاقت۔اس کے معلوم ہونے کے بعد دنیا ایک نئے دور میں داخل ہوگئی۔ (ایجادات کی کہانی ص:٩٧)

الدرس الخامس

کنایات عدد

اوپر آپ پڑھ چکے ہیں کہ عدد دو طرح کے ہوتے ہیں: عدد صریح اور عدد مبہم۔
عدد مبہم کو عدد کنائی بھی کہا جاتا ہے۔
عدد مبہم اور کنائی وہ اسما ہیں جن سے بطور کنایہ کوئی ایسا معدود مراد ہو جس کی صحیح گنتی معلوم نہ ہو۔ یہ تین ہیں: ۱- كَمْ -۲- كَأَيِّن -۳- كَذَا -
ان کے تعلق سے کچھ تفصیل درج ذیل ہے:

① كَمْ:

اس کی دو قسمیں ہیں: استفہامیہ، خبریہ۔

۱- كَمْ استفهاميه: اس کے ذریعے کسی معدودِ مبہم کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، اور سوال کا مقصد اس کی تعداد کی جان کاری لینا ہوتا ہے۔ جیسے كَمْ رجلاً سَافَرَ؟ (کتنے آدمیوں نے سفر کیا؟)

- اس کی تمیز عموماً مفرد اور منصوب ہوتی ہے، لیکن جب كَمْ پر کوئی حرفِ جر داخل ہو تو تمیز سے پہلے "مِنْ" جارہ کے مقدّر ہونے کی وجہ سے وہ مجرور بھی ہو سکتی ہے، جیسے بِكَمْ رُوْبِيَةٍ اشتريت هذه الدارَ ؟ (یہ گھر تم نے کتنے روپے میں خریدا؟) اس صورت میں تمیز سے پہلے "مِنْ" کو لفظ میں لانا بھی جائز ہے، جیسے بِكَمْ مِنْ روبيةٍ اشتريتَ هذه الدارَ ؟ مگر تمیز کو منصوب لانا (بِكَمْ روبيةً اشتريتَ) بہتر ہے، اور "مِنْ" جارہ مقدر مان کر تمیز کو مجرور لانا (بِكَمْ روبيةٍ اشتريتَ) ضعیف ہے، اور اس سے بھی زیادہ ضعیف یہ ہے کہ "مِنْ" کو لفظ میں لے آیا جائے۔
- كَمْ استفہامیہ اور اس کی تمیز کے درمیان کسی اور لفظ کو لانا بھی جائز ہے، اور

یہ لفظ عموماً شبہ جملہ (ظرف یا جار ومجرور) ہوتا ہے، جیسے كَمْ عِنْدَكَ كتابًا ؟ ، كَمْ في الدّارِ رجُلًا ؟ كَمْ کی خبر یا كَمْ کا عامل درمیان میں کم ہی آتا ہے، جیسے كَمْ جاءَنِي رَجُلًا ؟ كَمْ اشتريتَ كتابًا ؟

لیکن اگر كَمْ اور اس کی تمیز کے درمیان کوئی ایسا فعل متعدّی آجائے جو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے كَمْ کو نصب دے رہا ہو تو تمیز پر مِنْ جارّہ لانا ضروری ہوتا ہے؛ تاکہ تمیز کو مفعول بہ نہ سمجھ لیا جائے، جیسے: كَمْ تَطْبَعُ مِنْ كلمةٍ في الدقيقةِ الآلَةُ الكاتبةُ؟ (ایک منٹ میں ٹائپ رائٹر کتنے الفاظ چھاپتا ہے؟)

- جب قرینہ پایا جائے اور اشتباہ کی صورت نہ ہو تو اس کی تمیز کا حذف کرنا بھی جائز ہے، جیسے كَمْ مَالُكَ ؟ یعنی كَمْ رُوبيةً مالُكَ ؟ ۔ یا ۔ كَمْ دِرْهمًا ۔ یا ۔ كَمْ دِيْنَارًا مالُكَ ؟

- دیگر کلماتِ استفہام ہی کی طرح "كَمْ" استفہامیہ بھی جملے کے شروع میں آتا ہے، اور اس سے پہلے حرفِ جر یا مضاف کے علاوہ کسی اور لفظ کا لانا جائز نہیں۔ ان دونوں کی مثالیں یہ ہیں: بِكَمْ درهمًا بِعْتَ دَارَكَ؟ دُورَ كَمْ رجلاً اشتريتَ ؟

۲- كَمْ خبریہ : یہ ابہام کے ساتھ کسی شے کی کثرتِ تعداد کو بتاتا ہے۔

- اس کی تمیز مفرد اور نکرہ ہوتی ہے جو اس کا مضاف الیہ ہونے یا "مِنْ" حرف جر کے اس پر داخل ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے، جیسے كم بلدٍ زُرتُ ، كَمْ مِنْ بَلَدٍ زُرْتُ. اور کبھی اس کی تمیز جمع اور نکرہ ہوتی ہے اور اس صورت میں بھی مجرور ہوتی ہے۔ جیسے كَمْ عُلُوْمٍ أَعْرِفُ. (میں کتنے علوم جانتا ہوں!)

- كَمْ استفہامیہ ہی کی طرح كَمْ خبریہ اور اس کی تمیز کے درمیان کسی اور لفظ کو لانا بھی جائز ہے جو عموماً ظرف یا جار ومجرور ہوتا ہے اور اس صورت میں اس کی تمیز کو نصب دینا، یا اس پر "مِنْ" جارّہ دخل کرنا واجب ہے۔ جیسے كَمْ عِنْدِي درهمًا ، كَمْ في الهندِ حِزبًا سِيَاسيًّا ۔ كَمْ عندَكَ مِنْ درهمٍ ، كَمْ في الهندِ مِنْ حِزبٍ سياسيٍّ.

اور اگر کَمْ اور تمیز کے درمیان کوئی ایسا فعل متعدی ہو جو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے کَمْ کو نصب دے رہا ہو تو تمیز پر "مِنْ" جارہ داخل کرنا واجب ہے تاکہ اس کے مفعول بہ ہونے کا شبہہ نہ ہو۔ جیسے کَمْ قرأتُ مِنْ کتابٍ. اور "کَمْ تَرَکُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ". [الدخان: ٢٥]

• کَمْ استفہامیہ ہی کی طرح کَمْ خبریہ بھی جملے کے شروع میں آتا ہے، اور حرف جر اور مضاف کے علاوہ کسی اور لفظ کو اس سے پہلے لانا جائز نہیں۔ جیسے إلیٰ کَمْ بلدٍ سافرتُ !، خطبةَ کم خطیبٍ سمعتُ فوَعَیْتُ!.

کم استفہامیہ اور کم خبریہ کے درمیان وجوہ فرق:

کئی باتوں میں اشتراک و اتفاق کے ساتھ ہی ان دونوں، کے درمیان کئی طرح سے فرق بھی پائے جاتے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

١- کَمْ استفہامیہ کی تمیز اکثر مفرد اور منصوب ہوتی ہے اور کم خبریہ کی تمیز عموماً مجرور ہوتی ہے۔

٢- کَمْ خبریہ زمانۂ ماضی ے ساتھ خاص ہوتا ہے، لہٰذا " کَمْ کُتُبٍ سَأَشْتَرِيْ" کہنا صحیح نہیں اور کم استفہامیہ مستقبل اور ماضی دونوں کے ساتھ آتا ہے، جیسے کَمْ کتاباً ستشتري؟ (تم کتنی کتابیں خریدو گے؟)، کَمْ کتابًا اشتریت؟ (تم نے کتنی کتابیں خریدیں؟)

٣- کَمْ خبریہ سے کوئی جواب طلب کرنا مقصود نہیں ہوتا، جب کہ کم استفہامیہ سے ایک جواب طلب کرنا مقصود ہوتا ہے۔

٤- کَمْ خبریہ کے بولنے والے کو سچا اور جھوٹا کہا جا سکتا ہے کیوں کہ وہ ایک بات کی خبر دے رہا ہے، اور خبر میں صدق و کذب کا احتمال ہوتا ہے، لیکن کَمْ استفہامیہ کے بولنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہا جا سکتا، کیوں کہ اس میں استفہام ہوتا ہے جو انشا کی قسم ہے، اور انشا میں متکلم کو سچا یا جھوٹا نہیں کہا جاتا۔

۵- جو لفظ کَمْ خبریہ سے بدل واقع ہو اس کے ساتھ ہمزۂ استفہام نہیں آتا، جیسے کَمْ رجلٍ في الدارِ عشرةٌ بل عشرونَ ، جب کہ کَمْ استفہامیہ کے بدل کے ساتھ ہمزۂ استفہام لانا ضروری ہے، جیسے کَمْ طَالبًا نَجَحَ، أَ خمسةٌ أَمْ عشرةٌ ؟

② كَأَيِّنْ :

یہ کَمْ خبریہ ہی کی طرح ابہام کے ساتھ کثرت کا معنیٰ بتاتا ہے، جملے کے شروع میں آتا ہے اور ماضی کے ساتھ خاص ہے، اس کی تمیز ہمیشہ "مِنْ" حرفِ جر کے ذریعہ مجرور ہوتی ہے۔ جیسے كَأَيِّنْ مِنْ طالبٍ لَا يجتَهِدُ في القراءةِ (کتنے ہی طالب علم پڑھنے میں محنت نہیں کرتے۔)

لیکن اس پر کوئی حرفِ جر داخل نہیں ہوتا، اور نہ ہی کسی اسم کی اس کی طرف اضافت ہوتی ہے۔

③ كَذَا :

یہ عدد مبہم سے کنایہ کے لیے آتا ہے، خواہ وہ عدد قلیل ہوں یا کثیر۔ یہ تنہا بھی استعمال ہوتا ہے اور مکرّر ہو کر بھی، مگر مکرّر ہو کر زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کی تمیز لازمی طور پر نکرہ اور منصوب ہوتی ہے۔ مثالیں درج ذیل ہیں:

اِشْتَرَيْتُ كذا كتابًا و كذَا و كذا قلمًا. (میں نے اتنی کتابیں اور اتنے قلم خریدے) كتبتُ كذا و كذا مقالةً (میں نے اتنے اتنے مقالے لکھے)۔

اور کبھی یہ غیر عدد سے کنایہ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے، جیسے قُلْتُ له كذا و كذا حديثًا (میں نے اس سے یہ یہ۔ یا۔ ایسی ایسی بات کہی)، اور جیسے حدیثِ نبوی میں ہے: "يُقال للعبد يومَ القيامة: أَ تَذكُرُ يومَ كذا و كذا." (قیامت کے دن بندے سے کہا جائے گا: کیا تجھے فلاں فلاں دن یاد ہیں؟)

فائدہ : کم خبریہ اور کَأَيِّن سے بطور کنایہ صرف کثیر اشیا مراد ہوتی ہیں، جب کہ كذا سے قلیل اور کثیر دونوں مراد ہوتی ہیں۔

التَّمْرِيْنُ (٢٦)

ترجموا إلى الأردية :

ثاني الخلفاء الراشدين، أعزّ الله به الإسلام و قوّى به شوكته، كان نسيجَ وحدِه في كثير من الأخلاق الحميدة ، والخلال الفريدة.

فكم من حق رفع، و كم من باطل أزهق ، و كم أسرة معدمة أنقذها برّه و إسعافه ، و كم من ليال حالكة الظلمة ، شديدة القرّ ، خرج فيها يتفقد أحوال رعيته عن كثب ، لم يقعده في بيته ظلام مطبق، ولا زمهرير مهلك.

و لم يكن ذلك قاصرًا على قصبة الخلافة الإسلامية، فقد اقتدى به عماله في كل صقع رفرفت عليه رايةُ الإسلام، و كيف تقصر همته على إقليم دون غيره و هو القائل: "لو أن دابة عثرت بالعراق لعلمت أن الله سائلي عنها لِمَ لمْ أُسَوِّ لها الطريق"؟

و قد نعم بعدالته غير المسلمين، فكم نصراني أنصف ، و كم من يهودي أسعف ، يرحمه الله ، فكم خليفة كعمر؟

- كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿٢٥﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٢٦﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾ كَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾ [الدخان: ٢٥-٢٩]

- اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ وَ كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿٤﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾ [الأعراف: ٣-٥]

- قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿١١٣﴾ [المؤمنون: ١١٣]

- كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ [يٰس: ۳۱—۳۲]
- كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝ وَ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۫ وَ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ [صٓ: ۳—۴]
- فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ هِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَ لٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ۝ [الحج: ۴۵-۴۶]
- وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ [آل عمران: ۱۴۶]
- وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ [محمد: ۱۳]
- وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَ كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ [الطلاق: ۸—۹]

التَّمْرِيْنُ (۲۷)

ترجموا ما يأتي إلى العربية الفصحىٰ :

- ۲۰۱۹ء میں ہندوستان کے پارلیمانی انتخابات ہونے والے ہیں، تمام سیاسی پارٹیاں ووٹروں کو رجھانے کے لیے طرح طرح کے پُرکشش اور پُرفریب سیاسی نعرے وضع کر رہی ہیں، بی جے پی فرقہ وارانہ فسادات کا ماحول تیار کر کے کرسیِ اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتی ہے، لیکن ہندستانی عوام بڑی حد تک باشعور ہو چکے ہیں، اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان میں کتنے وعدے سچے ہیں اور کتنے جھوٹے۔
- زُہیر کے بھائی کی شادی کی تقریب یکم ذی الحجہ ۱۴۳۷ھ مطابق ۳ر ستمبر

۲۰۱۶ء کو ہونا طے ہوئی، شادی سے پچیس دن پہلے کچھ رشتے دار اور قریبی احباب اس کی پروگرامنگ کے لیے زہیر کے نئے گھر میں اِکٹھا ہوئے، ماموں نے کہا: ولیمہ میں کتنے لوگ مدعو ہوں گے؟ مہمانوں کا استقبال کتنے لوگ کریں گے؟ نکاح کی تقریب کتنے بجے ہوگی؟ اخراجات کا بجٹ کون تیار کرے گا؟ اور بازار سے سامان کی خریداری کرنے کتنے لوگ جائیں گے؟ بالآخر ملکے بحث و مباحثے کے بعد سارے ضروری مسائل طے ہو گئے، اور دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد سبھی لوگ خوشی خوشی اپنے گھر واپس ہو گئے۔

- ہمارے جامعہ کے ناظم اعلیٰ، ناظم تعلیمات اور صدر المدرسین نے ۲۷؍مارچ کو اچانک ہاسٹل کا دورہ کیا اور وارڈن (ناظم دار الاقامہ) سے پوچھا کہ اس وقت ہاسٹل میں کتنے طلبہ ہیں؟ اور کتنے غیر حاضر ہیں؟ رات میں کتنے بجے تک وہ مطالعہ کرتے ہیں؟ اور کتنے بجے سونے کا معمول ہے؟ پھر انھوں نے مطبخ اور ڈائننگ ہال کا جائزہ لیا اور ناظم مطبخ سے پوچھا کہ اِس وقت کتنے طلبہ کا کھانا تیار ہو رہا ہے؟ پھر طلبہ کی شکایتیں اس کے سامنے رکھیں اور فوری طور پر ان کی جائز شکایتوں کو دور کرنے کی ہدایت دی۔

الدرس السادس

اسم تفضیل

اسم تفضیل: وہ اسم ہے جو فعل سے بنایا گیا ہو اور ایسی ذات کو بتائے جسے کسی دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے معنیٔ مصدری میں زیادتی حاصل ہو۔

اس تعریف سے سمجھ میں آیا کہ اس مقام پر دو چیزیں ہوتی ہیں: ایک تو وہ چیز جسے معنیٔ مصدری میں زیادتی اور فوقیت حاصل ہو، دوسرے وہ چیز جس کی طرف دیکھتے ہوئے اسے زیادتی حاصل ہو۔ پہلی چیز کو "مُفضَّل" اور دوسری چیز کو "مُفضَّل علیہ" کہا جاتا ہے۔ جیسے "بَيْتِيْ أَكْبَرُ مِنْ بَيْتِكَ" (میرا گھر تیرے گھر سے بڑا ہے)، "سَيَّارَتِيْ أَجْمَلُ مِنْ سَيَّارَتِكَ" (میری گاڑی تیری گاڑی سے خوب صورت ہے) پہلی مثال میں "بيتي" مفضَّل اور "بيتك" مفضَّل علیہ ہے، اور دوسری مثال میں "سَيَّارَتِي" مفضَّل اور "سَيَّارَتك" مفضل علیہ ہے۔

- اسم تفضیل واحد مذکّر کا صیغہ "أَفْعَلُ" اور مؤنث کا صیغہ "فُعْلیٰ" کے وزن پر آتا ہے، اس وزن پر اسم تفضیل آنے کے لیے وہی آٹھ شرائط ہیں جن کا ذکر "فعل تعجب" کے بیان میں ہو چکا۔
- کثرت استعمال کی وجہ سے تین اسما کا ہمزہ محذوف ہوتا ہے، وہ یہ ہیں: خَيْرٌ، شَرٌّ، حَبٌّ لیکن خَيْرٌ اور شَرٌّ میں کبھی کبھی اور حَبٌّ میں بہ کثرت لفظ میں اس کا ظہور ہوتا ہے۔
- جب عین کلمہ میں اسم تفضیل بننے سے پہلے تعلیل ہوئی ہو تو اسم تفضیل بناتے وقت وہ اپنی اصل کی طرف پلٹ آتا ہے، جیسے أَمْيَلُ، أَطْوَلُ وغیرہ۔
- شرائط نہ پائے جانے کی وجہ سے جن کلمات سے "أَفْعَلُ" کے وزن پر

اسم تفضیل نہ آتا ہو تو اُن سے معنیٔ تفضیل ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ لفظ أشَدُّ ، یا أكْثَرُ، یا ان کے ہم معنیٰ اسم کے بعد اس فعل کے مصدرِ منصوب کو لایا جائے، جیسے هٰذه الشجرةُ أَشَدُّ خُضرةً من تلكَ ، أَنْتَ أكثرُ مُشارَكةً في أعمالِ الخيرِ مِنْ زُملائِكَ ، هذا أبينُ عَرَجًا من ذلك.

استعمال کے طریقے:

اسم تفضیل کا استعمال چار طریقوں میں سے کسی ایک پر ہوتا ہے:

۱- مِنْ کے ساتھ۔ اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ واحد اور مذکر ہوتا ہے، جیسے أَنْتَ أَعْلَمُ مِنْ أَخِيْكَ ، أَنْتُمَا أعْلَمُ مِنْ أَخِيْكُمَا ، أَنْتُمْ أَعْلَمُ مِنْ أَخِيْكُمْ ، هِيَ أَعْلَمُ مِنْ أَخِيْهَا ، عَائِشَةُ و حفصةُ أَعْلَمُ مِنْ غَيْرِهِمَا ، هُنَّ أَعْلَمُ مِنْ أَخِيْهِنَّ.

کبھی قرینہ پائے جانے کے وقت "مِنْ" اپنے مجرور کے ساتھ محذوف ہوجاتا ہے، جیسے ارشادِ باری تعالیٰ "وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى" [الأعلى : ١٧] میں، اس کی اصل عبارت ہے: و الآخرة خيرٌ من الدُّنيا و أبْقىٰ مِنْهَا".

آیت کریمہ «اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا» [الكهف : ٣٤] میں "مِنْ" کے اثبات اور حذف دونوں کی مثالیں جمع ہیں۔

مِنْ اپنے مجرور کے ساتھ اسم تفضیل کے لیے مضاف الیہ کے درجے میں ہوتا ہے، اس لیے عام حالات میں اس کا اسم تفضیل سے پہلے آنا جائز نہیں، جس طرح مضاف الیہ کا مضاف سے پہلے آنا جائز نہیں۔ ہاں اگر اس کا مجرور اسم استفہام ہو، یا اسم استفہام کی طرف مضاف ہو تو اس کو پہلے لانا واجب ہے، جیسے "مِمَّنْ أَنْتَ خَيْرٌ ؟" "مِنْ فَرَسِ مَنْ فَرَسُكَ أَسْبَقُ ؟".

۲- الف لام کے ساتھ۔ اس صورت میں اسم تفضیل، واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مونث ہونے میں لازمی طور پر اپنے سے پہلے والے اسم کے مطابق ہوتا ہے، اور

اس کے ساتھ "مِنْ" تفضیلیہ کالانا ممنوع ہوتا ہے۔ جیسے هُو الْأَكْبَرُ ، هُمَا الأَكْبَرانِ ، هُمُ الأَكْبَرُوْنَ ، هِيَ الكُبْرى ، هُمَا الكُبْرَيَانِ ، هُنَّ الكُبْرَيَاتُ.

۳۔ نکرہ کی طرف مضاف ہوکر۔ اس صورت میں بھی اسم تفضیل ہمیشہ واحد مذکر ہوتا ہے، اور اس کے مضاف الیہ نکرہ کا واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مونّث ہونے میں اس کے موصوف کے مطابق ہونا لازم ہے، جیسے سعيدٌ أَمْهَرُ سَائِقٍ ، سعيدٌ و وَلِيْدٌ أَمْهَرُ سَائِقَيْنِ ، هٰؤلاءِ الثلاثةُ أَمْهَرُ سَائِقِيْنَ، لُبْنیٰ أَمْهَرُ كَاتِبَةٍ ، هَاتَانِ الْمَرْأَتَانِ أَمْهَرُ كَاتِبَتَيْنِ ، هٰؤُلاء النساءُ أَمْهَرُ كاتباتٍ.

۴۔ معرفہ کی طرف مضاف ہوکر۔ اس صورت میں اسم تفضیل کا بہر حال واحد اور مذکّر لانا، یا موصوف کے مطابق لانا دونوں صحیح ہے۔ یہ دونوں طریقے قرآن کریم میں آئے ہیں۔

پہلی صورت کی مثال: «وَ لَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوةٍ» [البقرة: ۹۶]

دوسری صورت کی مثال: «وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِیْهَا» [الانعام: ۲۳]

اور درج ذیل حدیث میں بھی دونوں استعمال موجود ہیں: " أَلَا أُخبِرُكم بأحبِّكم إليَّ و أَقْرِبِكُمْ مِنّي مَجَالِسَ يَوم القيامة ، أَحَاسِنُكم أَخلاقًا ، الْمُوَطَّئُوْنَ أَكْنَافًا ، الذين يَأْلَفُوْنَ وَ يُؤْلَفُوْنَ."

لیکن اس صورت میں اسم تفضیل اکثر و بیشتر واحد اور مذکر ہی استعمال ہوتا ہے۔

اسم تفضیل کا عمل:

(الف) اسم تفضیل عام حالات میں اسم ظاہر اور ضمیر بارز کو رفع نہیں دیتا، بلکہ اس ضمیر میں رفع کا عمل کرتا ہے جو اُسی میں پوشیدہ اور اس کا فاعل ہوتی ہے، جیسے الفَهْدُ أَسْرَعُ مِنَ النَّمرِ. اس مثال میں "أَسْرَعُ" اسم تفضیل کا فاعل "هُوَ" ضمیر ہے جو اس میں پوشیدہ ہے۔

(ب) یوں ہی وہ مفعول بہ کو لفظاً نصب نہیں دیتا، بلکہ وہ کسی حرفِ جر کے واسطے سے اس کی طرف متعدّی ہوتا ہے، اس طرح وہ لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہوتا ہے، جیسے هُوَ أَقْرَىٰ لِلضَّيْفِ.[1]

۴- اگر اسم تفضیل کا فعل متعدّی بدو مفعول ہو تو اسم تفضیل ان میں سے ایک مفعول کی طرف لام جارّہ کے ذریعہ متعدّی ہوگا، اور ایک مفعول کے لیے کوئی مناسب حال ناصب محذوف ہوگا۔ جیسے "هو أَكْسىٰ للفقراء الثيابَ" (وہ غریبوں کو (دوسروں کی بنسبت) زیادہ، کپڑے پہنانے والا ہے)، اس مثال میں "الثياب" کا عاملِ ناصب "يَكْسُوْ" محذوف ہے، تقدیر عبارت ہے: "هُوَ أَكسىٰ للفقراء، يَكْسُوْهم الثيابَ".

(ج) اسم تفضیل درج ذیل اسما میں عمل کرتا ہے:

۱- حال، جیسے هذه الفتاةُ صَامتةً أحسنُ منها مُتَحدِّثَةً.

۲- ظرف، جیسے محمدٌ أَهْدَأُ من خالدٍ اليومَ.

۳- مضاف الیہ، جیسے أنتَ أذكىٰ تلميذٍ.

(د) مفعول مطلق، مفعول لہ، اور مفعول معہ میں عمل نہیں کرتا۔

---

(۱) اس کی تفصیل تمرین الانشاء حصہ سوم میں آرہی ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٢٨)

ترجموا إلى الأردية :

(١) الورد الطبعِيُّ أجملُ من الورد الصّناعي.

(٢) الفتاةُ المهذبة أحسن فتاة.

(٣) الـمُدَرِّسَةُ المخلصة أفضل الـمُدَرِّسَات.

(٤) أنتما الأعليانِ منزلَةً و الأكرمانِ نسبًا.

(٥) أنت الأرقىٰ كعبًا بين العلماء.

(٦) أنت الأدنى إلى قلبي وَ الأولىٰ بالعناية.

(٧) العرب أقدم حضارةً من الغرب.

(٨) الحديدُ أقوىٰ المعادِنِ صلابةً.

(٩) الإسكندر يةُ من أكبرِ مَوَانِىءِ البحر المتوسّط.

(١٠) الذهبُ من أغلى المعادنِ ثـمنًا.

(١١) الجنديُّ الهنديُّ من أخلصِ الجنودِ لوطنِه.

(١٢) سَاعتي أحدثُ من ساعةِ أخي الكبير.

(١٣) لستُ بأكثرَ منك مالاً و علمًا.

(١٤) المدائنُ أكبرُ مُدُنِ بِلادِ فارسَ.

(١٥) عائشةُ بنتُ الصِّدِّيقِ أفقهُ امرأةٍ.

(١٦) أفضلُ الخلال حفظُ اللسانِ.

(١٧) ما النارُ في الفتيلةِ بأحرقَ من التَّعادي في القبيلةِ.

(١٨) المصيبةُ العُظمى : الرَّزِيَّةُ في الدين.

(١٩) العالمُ العاملُ أعظمُ نفعًا و أجلُّ قدرًا.

(٢٠) أيامُ الشَّبابِ أعظمُ نضارةً من أيام الشيخوخة.

(٢١) المومن أعرفُ لنفسه من غيرِه.

(٢٢) اليدُ العُليا خيرٌ من اليد السُّفلیٰ.

(٢٣) عدوٌ عاقلٌ أنفع من صديقٍ جاهلٍ.

(٢٤) نباتُ البِرْسِيْمِ أشدّ خضرة من غيره.

(٢٥) هذا الطالبُ أحرصُ طالبٍ على العلاقات الاجتماعية.

(٢٦) وظلمُ ذوي القُربىٰ أشدُّ مضاضة ... على النفس من وقع الحُسامِ المهنّدِ

(٢٧) إنّ الذي سَمَكَ السماءَ بنىٰ لَنَا ... بيتًا دعائمُه أعزُّ و أَطولُ

(٢٨) لا يحتبي بفناء بيتك مثلهم ... أبدًا إذا عُدَّ الفعالُ الأفضلُ

التَّمْرِيْنُ (٢٩)

• إنّ العمل يحفظ كرامة الإنسان ، ويُنمِي شخصيته ، ويُقوِّم سلوكه ، ويرفع مستواه الخلقي، و يزيد إحساسه بالتضامن مع المجموع ، ويشعره بجدارته في أن يعيش ، و إنه لا شيء أكثر ضرراً على الإنسان ، وأدعى إلى انتشار المفاسد والرذائل من حياة البطالة.

• أصبح قيام السوق العربية المشتركة من مستلزمات العصر، فهو يعمل على دفع التعاون الاقتصادي بين دول العالم العربي، و يزيد فاعليته في ضوء التكتلات الاقتصادية الكبرى، كما يعمل على تشجيع الاستثمار العربي وحمايته.

• كان حاجب بن زرارةَ سيدَ بني تميم، و كان من أعظم العرب جاهًا، و أحسنهم خُلُقًا، و أكرمهم نفسًا.

يروى عنه أنه أنفق ماله كلّه في إطعامِ الجياعِ، و كُسوةِ المرأةِ، و إغاثة الملهوفين، حينما أجدبت البلادُ و أصابها القحط، و كان إلى جانب ذلك لَسِنًا، لَبِقاً في حديثه.

● إذا طلب اثنان أمرًا: ظفر به منهما أفضلهما مروءةً ، فإن اعتدلا في المروءةِ: فأشدّهما عزمًا ، فإن استويا في العزم: فأسعدهما جدّا.

● الشمسُ أنفعُ الكواكبِ السماويةِ و هي أكثر ارتفاعًا من القمر و أشدُّ حمرةً منه عند الغروب، تشرق على الكون فتبعث فيه الدِّفْءَ و الحياةَ والحركةَ و النشاطَ ، و تساعد النبات على النمو، و تقتل الجراثيم، و تُحوِّل مياهَ البحار و المحيطاتِ الملحة إلي مياهٍ عذبة، فهي أحق أن تحب ، وهي أولىٰ ألّا ينساها أحدٌ.

● القَلْبُ في الصدر كالطير، ينتشر بالنهار، و يعود إلي وكْرِهِ في الليل ، فهو في الليل ساكن، ما ألقيت إليه من شيء وعاه، و في الليل تجمع الأذهان، و تنقطع الأشغال ، و يصح النظر و تؤلف الحكمة، و تدر الخواطر، و يتسع مجال القلب، وهو أحفى لعمل البرّ، و أعون على صدقة السرّ.

● الربيع أروع فصول السنة ، و أكثرها جمالا و بهجة ، فيه يصافح النسيم الوجوه فتنشرح الصدور ، و فيه تبدو الطبيعة في أبهى حليها، و أبدع ثيابها فهذه أزهار منفتحة ، و تلك أشجار مورقة فيبعث كل ذلك في الإنسان الرضا و السرور ، فيلهج لسانه بالحمد و التسبيح.

التَّمْرِيْنُ (٣٠)

ترجموا ما يأتي من المقطوعات إلى العربية الفصحىٰ :

● جامعہ اشرفیہ، مبارک پور ہندستان کے مدارس اہل سنت میں سب سے بڑا، کشادہ، مشہور اور قوم مسلم کے لیے مختلف جہتوں سے نفع بخش ہے، دینی، ملّی، تعلیمی اور

ثقافتی میدانوں میں اس کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں، اس نے سب سے زیادہ علما، حفّاظ ، قُرّآ، قائدین و مبلغین اور فقہا و محدثین پیدا کیے، جامعہ کے اساتذہ، علم و فضل، اخلاص و دیانت، محنت و کوشش، سیر چشمی اور رواداری میں دوسرے بہت سے اساتذہ سے بڑھ کر ہیں، اور اس کا نصابِ تعلیم قدیم صالح اور جدید نافع کا جامع ہے، جس میں قرآن و حدیث، فقہ و تصوف اور عربی زبان و ادب کا حصّہ سب سے زیادہ ہے۔ اسی لیے یہاں کے فارغین میں علمی گہرائی و گیرائی، وسعتِ نظر، خدمتِ دین و علم کا جذبہ اور ذمہ داری کا احساس سب سے نمایاں نظر آتا ہے۔

- صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو بارگاہ رسالت سے انسانی حقوق سے متعلق ایسی روشن تعلیمات ملی تھیں جو پوری انسانیت کے لیے امن و سلامتی کی ضامن ہیں، اسی لیے وہ تمام انسانوں پر سب سے زیادہ شفقت و مہربانی کرنے والے، ان کے ساتھ عدل و انصاف کرنے والے اور ان کے لیے دارین کی کامیابی کے سب سے زیادہ خواہش مند تھے، وہ جود و نوال، رحم و کرم، عفو و درگزر اور چشم پوشی و رواداری میں سب سے نمایاں اور سب پر مقدم تھے، انسانی حقوق کی رعایت و نگہداشت کے باب میں ان کا طرزِ عمل تمام انسانوں کے لیے بہترین نمونۂ عمل ہے۔

- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے مثال اوصاف و اخلاق سے نوازا تھا، اسی لیے آپ سب سے زیادہ خوش اخلاق، نرم دل، کشادہ دست، راست گو، انصاف کے تقاضے پورے کرنے والے، بندوں کے ساتھ مہربانی کرنے والے اور اللہ سے ڈرنے والے تھے، آپ کے سیرت نگار لکھتے ہیں کہ آپ تمام انسانوں سے زیادہ پاک طینت، پاکیزہ خصلت، شریف النفس، نیک دل، یتیموں پر شفقت فرمانے والے، بیواؤں کی خبر گیری کرنے والے، محتاجوں کی مدد کرنے والے اور انسانیت کے سب سے بڑے خیر خواہ تھے۔

التَّمْرِينُ (٣١)

ترجموا ما يأتي من المقتطفات إلى العربية الفصحىٰ:

- يعيش بعض أنواع الحيوانات في جماعات كبيرة، و هذا يحقّق لها سهولة التزاوج و التعاون في البحث عن الغذاء و الدفاع أو الهجوم وقت الخطر، و من المشاهد الأكثر ألفة في قطيع الحيوانات أو سرب الطير وجودُ قائد له يرشده في حلّه و ترحاله، و ينأى به عن مواطن الخطر. و من أمتع المشاهد رؤية الجماعات التي هي أشد تمسكا ببعضها من بني الإنسان.
- الاستماع أسلم من القول، و أجدر بالنفع منه. أحق الناس بالسلامة أعلمهم بالعاقبة. أبقى الجروح مضضًا جرح الآثام. أخوف الأحقاد أحقاد الملوك.
- الأخطل أحسن الشعراء نعتًا، و أمدحهم بيتًا، و أقلهم فوتًا، و جرير أغزرهم بحرًا، و أفهمهم شعرًا، و أكثرهم ذكرًا.
- إنّ اليدَ التي تصون الدموع أفضل من اليد التي تريق الدماء، والتي تشرح الصدور أشرف من التي تبقر البطونَ، فالمحسنُ أفضل من القائد و أشرف من المجاهد، و كم بين من يحيي الميت و من يميت الحي.
- إنّ حياة النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أعظم مثال يجب أن يحتذيه المسلمون للوصولِ إلى التخلق بأشرف الأخلاقِ و التحلي بأكرم الخصالِ، و أحسن مدرسة يجب أن يتعلموا فيها كيف يكون الصدقُ في القولِ والإخلاص في العمل والثبات على الرأي وسيلةً إلى النجاح و كيف يكون الجهاد في سبيل الحق سببًا

في علوه على الباطل.

• لذلك كانت الهجرة مبدأ تاريخ الإسلام لأنها أكبر مظهر من مظاهره ، و كانت عيدًا يحتفل به المسلمونَ في كل عامٍ لأنه أجملُ ذكرى للثبات على الحق و الجهاد في سبيل الله.

التَّمْرِيْنُ (٣٢)

ترجموا الأحاديث التالية إلى الأردية الفصحى :

• نضّر اللهُ امرءاً سمع منّا شيئًا فبلغَه كما سمعَه ، فرُبَّ مُبلِّغٍ أوعىٰ من سامع. (أحمد)

• اللهُ أفرحُ بتوبة التائبِ من الظمآنِ الوارد ، و مِنَ العقيم الوالدِ ، و منَ الضالّ الواجد ، فمن تاب إلى الله توبةً نصوحًا ، أنسى الله حافظيه و جوارحَه و بقاعَ الأرضِ كلَّها خطاياه و ذُنوبَه. (رواه أبو عباس الهمداني)

• الكوثر نهر في الجنّةِ ، حافتاه من ذَهَبٍ ، و مجراه على الدُّرِّ وَ الياقوتِ ، تربتُه أطيبُ ريحًا من المسكِ ، و ماؤه أحلىٰ مِنَ العَسَلِ ، و أشدُّ بياضًا مِنَ الثّلْجِ. (رواه ابن ماجه عن ابن عمر)

• أفضل العيادة أجرًا سُرعةُ القيامِ من عندِ المريض. (رواه الديلمي عن جابر)

• أفضلُ المؤمنين إسلامًا من سلم المسلمون من لسانه و يده ، و أفضلُ المؤمنين إيمانا أحسنهم خُلُقًا، و أفضلُ المهاجرين من هَجَر ما نهى اللهُ عنه، و أفضلُ الجهادِ مَن جاهدَ نفسه في الله عزّ و جلّ. (رواه الطبراني عن ابن عمر).

• أزهَدُ الناسِ في العالمِ أهلُه و جيرانُه. (رواه ابن عدي عن جابر)

- أحبُّ الأعمالِ إلى الله أدومُها و إنّ قلَّ.(رواه الشيخان عن عائشة)
- أحبُّ الأعمالِ إلى الله أن تموتَ و لسانُك رَطْبٌ من ذكرِ الله. (رواه البيهقي عن معاذ)
- أبغضُ الحلالِ إلى الله الطلاقُ. (رواه أبو داؤد في سننه)

التَّمْرِيْنُ (۳۳)

حوّلوا المقتطفات التالية إلى العربية الفصحىٰ :

- ایک مسلم سیّاح نے کہا: میں دنیا کے بے شمار علاقوں میں گیا، سیکڑوں چھوٹے بڑے شہروں کا سفر کیا، ہزاروں پُر شوکت محل اور خوب صورت عمارتیں دیکھیں، مختلف مذاہب کی عبادت گاہوں اور مسجدوں کا مشاہدہ کیا، لیکن جب میں مدینہ منورہ پہنچا اور مسجد نبوی شریف پر پہلی نگاہ پڑی تو حیرت و استعجاب کے سمندر میں ڈوب گیا اور دنیا کی ساری عمارتیں میری نگاہوں میں ہیچ ہو گئیں اور اب میرے نزدیک اس سے زیادہ خوب صورت، پُر شکوہ، اور دل کش کوئی عمارت نہیں ہے، حقیقت یہ ہے کہ جس طرح اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے مثال ہیں اسی طرح ان کی مسجد بھی بے نظیر ہے۔
- طے شدہ پروگرام کے مطابق میں اپنے دوستوں کی ایک ٹیم کے ساتھ تفریح کے لیے شہر سے باہر ایک باغ کی طرف نکلا۔ جب ہم باغ کے کنارے اپنی موٹر کار سے اترے اور باغ کا جائزہ لیا تو یہ اس سے کہیں کم خوب صورت اور پُر فضا نکلا جو ہم نے تصور کر رکھا تھا، اس کو دیکھنے کے بعد میرے دوست فضل الرحمٰن قادری نے کہا کہ یہاں سے ۷/کلومیٹر کی دوری پر اسی دریاے گومتی کے کنارے ایک اور باغ ہے جو اس سے بڑا، کشادہ اور حسن و دل کشی میں اس سے بڑھ کر ہے۔

• بہر حال ہم لوگ اپنی گاڑی پر پھر سوار ہوئے اور پندرہ منٹ میں اس باغ تک پہنچ گئے، واقعی یہ باغ پہلے باغ سے کہیں زیادہ ہرا بھرا، کشادہ، پُرسکون اور تفریح کے لیے مناسب تھا، اس میں آم، امرود، سنترہ اور گولر کے درخت قطار در قطار لگے ہوئے تھے، آم کے درخت سب سے پرانے، دراز قامت اور موٹے تھے، جب کہ گولر کے درخت سب سے نئے، چھوٹے اور پتلے تھے، باغ کے چاروں کناروں پر نہایت سلیقے اور ترتیب سے گلاب اور چنبیلی کے خوش بودار پودے لگائے گئے تھے۔

پھر ہم لوگوں نے طے کیا کہ کچھ دیر گومتی ندی میں نہائیں اور تیراکی سے لطف اندوز ہوں، اپنے ملازم کو سامان کے پاس بٹھانے کے بعد ہم دوڑتے ہوئے ندی کے کنارے پہنچے اور پانی میں چھلانگ لگادی، اور دیر تک تیراکی سے لطف اندوز ہوئے۔

میرا دوست احمد عمر میں تو مجھ سے چھوٹا ہے، مگر قد میں مجھ سے لمبا اور دوڑنے میں مجھ سے تیز ہے، جب کہ میں تیراکی میں اس سے بہتر ہوں، اور خالد دوڑنے، چھلانگ لگانے اور تیرنے میں مجھ سے سست ہے۔

نہانے کے بعد ہم لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا، پھر باجماعت ظہر کی نماز ادا کی اور ہلکا سا قیلولہ کیا، اور خوشی خوشی عصر کی نماز سے پہلے اپنے گھر واپس آ گئے۔

الدرس السابع

فعل تعجب

تعجُّب : وہ اس انفعالی کیفیت اور تأثُّر کا نام ہے جو کسی ایسی چیز کے جاننے سے دل میں پیدا ہو جس کا سبب پوشیدہ اور نا معلوم ہو"۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ سبب کے ظاہر ہوتے ہی تعجُّب ختم ہو جاتا ہے۔[۱]

اور **فعلِ تعجُّب** سے مراد" وہ فعل ہے جو اسی قلبی کیفیت کے انشا و اظہار کے لیے وضع کیا گیا ہو۔"

یوں تو تعجُّب کا معنی ادا کرنے کے لیے عربی زبان میں بہت سے الفاظ اور تعبیرات استعمال ہوتی ہیں جنھیں ہم اس سبق کے آخر میں بیان کریں گے، لیکن ان کی وضع اس معنی کی ادائگی کے لیے نہیں، بلکہ قرینہ اور موقع و محل کی وجہ سے وہ تعجّب کا معنی دیتی ہیں، تعجُّب کا معنٰی دینے کے لیے صرف فعل تعجُّب ہی کی وضع ہوئی ہے۔

فعل تعجُّب کے صیغے:

عربی زبان میں فعل تعجّب کے دو صیغے ہیں:

۱- مَا أَفْعَلَهُ : جیسے: مَا أَجْمَلَ الْمَنْظَرَ (کتنا خوب صورت منظر ہے)، اس میں "مَا" أيُّ شيءٍ کے معنی میں ہے، "أَجْمَلَ" فعل ہے، اس میں "هُوَ" ضمیر مستتر، اس کا فاعل ہے، اور "الْمَنْظَرَ" مفعول بہ منصوب ہے، "أَجْمَلَ" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا کی خبر ہے، اور مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملۂ اسمیہ انشائیہ ہے۔

---

(۱) حاشیۃ الخضری علی شرح ابن عقیل، ج:۲، ص:۳۸۔

۲- أفعِلْ بِهِ : جیسے أَحْسِنْ بمحمُودٍ (محمود کتنا اچھا ہے)، اس میں "أَحْسِنْ" صیغۂ امر بمعنیٰ "أَحْسَنَ" ماضی ہے، باے جارّہ زائد ہے اور اس کا مدخول "محمود" لفظًا مجرور اور محلًّا مرفوع، فاعل ہے، پھر فعل اپنے فاعل سے مل کر جملۂ فعلیہ انشائیہ ہے۔

فعل تعجب کی شرطیں:

کسی مصدر سے مذکورہ بالا اوزان پر تعجّب کے صیغے لانے کے لیے آٹھ شرطیں ہیں:

۱- اس سے فعل آتا ہو -۲- ثلاثی مجرد ہو -۳- تام ہو -۴- مثبت ہو -۵- متصرّف ہو کہ اس سے ماضی، مضارع، امر کے صیغے استعمال ہوتے ہوں- ٦- معروف ہو- ۷- اس کے اندر فرق وتفاوت ممکن ہو جیسے علم، فضل، حسن، قبح وغیرہ- ۸- اس سے صفتِ مشبّہہ کا صیغہ "أَفْعَلُ" کے وزن پر نہ آتا ہو جس کی مؤنث "فَعْلاءُ" کے وزن پر آتی ہے، بلفظِ دیگر اس میں رنگ اور ظاہری عیب کا معنیٰ نہ ہو- جیسے مَا أَحْسَنَ الْمَنْظَرَ (منظر کتنا حسین ہے، یا کتنا حسین منظر ہے)، أَقْبِحْ بِصورةِ القِردِ (بندر کی شکل کتنی بُری ہے)۔

فائدہ: جو افعال مذکورہ بالا شرائط پر پورے نہ اتریں تو ان سے معنیٔ تعجب کی ادائگی کے دو طریقے ہیں:

۱- اگر شدّت اور زیادتی پر تعجُّب مقصود ہو تو "مَا أَشَدَّ" یا اس کے ہم معنیٰ لفظ کے بعد اس کا مصدرِ منصوب مضاف لے آئیں، اور اگر ضعف اور کمی پر تعجّب مقصود ہو تو "مَا أَضْعَفَ" یا اس کے ہم معنیٰ لفظ کے بعد اس فعل کا مصدرِ منصوب مضاف لے آئیں۔ جیسے مَا أَشَدَّ يَدَه ، مَا أَحْسَنَ انطلاقَه ، مَا أَشَدَّ كونَ الدواءِ مُرًّا ، مَا أَحْسَنَ أن لا يَكذبَ التاجرُ، مَا أَقْبَحَ أَنْ يُعَاقَبَ البَرِيْءُ ، مَا أَشَدَّ حُمرَةَ وَجْهِهٖ.

۲- لفظ "أَشْدِدْ" یا "أَضْعِفْ" یا ان کے ہم معنیٰ اور ہم وزن لفظ کے

بعد ان افعال کا مصدر اور اس سے پہلے باء جارّہ زائدہ لے آئیں، جیسے أَشْدِدْ بِيَدِهِ ، أَحْسِنْ بِانْطِلاقِه ، أَشْدِدْ بِكونِ الدواءِ مُرًّا ، أَقْبِحْ بأن لا يَصْدق التاجرُ ، أَقْبِحْ بأن يُّعَاقَبَ البَرِيْءُ ، أَشْدِدْ بِحُمْرَةِ وَجْهِه.

افعالِ تعجب کے احکام:

۱- تعجب کے اِن دونوں صیغوں کا مُتَعَجَّب منہ یا تو معرفہ ہوگا، جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں گزرا، یا نکرہ مُخَصَّصہ، جیسے "مَا أَحْسَنَ كلامًا سَمِعْتُه"، "أَحْبِبْ بِطالبٍ مجتهدٍ". یہ شرط اس لیے ہے تاکہ اس صیغہ کا فائدۂ مقصودہ حاصل ہو سکے، کہ وہ کسی خاص شخص یا خاص شے کی حالت پر حیرت و استعجاب کا اظہار ہے، اسی لیے نکرۂ محضہ کو متعجّب منہ بنا کر یوں کہنا جائز نہیں: "مَا أَحْسَنَ رَجُلًا" (کوئی آدمی کتنا اچھا ہے)، کیوں کہ اس سے فائدۂ مقصودہ حاصل نہیں ہوتا۔

۲- افعال تعجّب جامد اور غیر متصرّف ہوتے ہیں، اسی لیے ان کے معمول (فاعل، یا مفعول) کو ان سے پہلے لانا درست نہیں، لہٰذا بيتَك مَا أَجْمَلَ ، مَا بَيْتَكَ أَجْمَلَ، بحسَّانٍ أَحْسِنْ کہنا جائز نہیں۔

۳- مذکورہ علّت ہی کی وجہ سے فعل تعجّب اور اس کے معمول کے درمیان عام حالات میں فصل کرنا جائز نہیں، صرف دو چیزوں کے ذریعہ فصل جائز ہے:

اوّل: ندا کے ذریعہ، جیسے مَا أَجْمَلَ يَا خالدُ كتابَكَ.

دوم: ظرف، یا جار مجرور کے ذریعہ جب کہ یہ دونوں فعلِ تعجّب سے متعلق ہوں، جیسے مَا أَجْمَلَ ليلةَ التَّمِّ البدرَ، مَا أَبْعَدَ عَنْ بيتي بيتَك.

۴- یہ افعال بہر حال ایک ہی صورت میں آتے ہیں، ان کا متعجّب منہ واحد ہو یا تثنیہ، یا جمع، یوں ہی مذکر ہو، یا مؤنّث، جیسے يا سَمِيرُ أَحْبِبْ بصَدِيْقِك ، يا سَمِيْرَةُ أَحْبِبْ بِصَدِيقَتِكِ، أَحْبِبْ بالصديقِ ، أَحْبِبْ بِالصَّدِيْقَيْنِ، أَحْبِبْ بالأصدقاءِ.

۵۔ صیغۂ "مَا أَفْعَلَه" میں "مَا" اور فعلِ تعجب کے درمیان "کَانَ" زائدہ لانا جائز ہے، جیسے "مَا كَانَ أَبْرَعَ هذا الصَّانِعَ."

فعل تعجب کی تصغیر:

اصل کے اعتبار سے فعلِ تعجب کی تصغیر لانا جائز نہیں ہونا چاہیے، کیوں کہ تصغیر تو اسم کا خاصّہ ہے، لیکن وزن، اصل اور معنیٰ مبالغہ پر دلالت کے اعتبار سے وہ اسم تفضیل کے مشابہ ہے اس لیے صیغۂ "مَا أَفْعَلَه" میں صرف "أَمْلَحَ" اور "أَحْسَنَ" کی تصغیر عربوں سے مسموع ہے، جیسے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی علیہ الرحمہ کے ایک قصیدہ کا مطلع ہے:

رَنَّ الحَمَامُ على شُجُوْنِ البانْ
يَا مَا أُمَيْلِحَ ذِكْرَ بِيْضِ البانْ

لیکن نحویوں نے شاذ ہونے کے باوجود اس پر قیاس کرتے ہوئے دوسرے الفاظ میں بھی تصغیر کی اجازت دی ہے جب کہ اس فعل میں تعجّب کے ساتھ محبوبیت کا معنیٰ بھی مقصود ہو، جیسے "مَا أُحَيْلَاه! مَا أُدَيْنَاه إلى قلبي! ما أُطَيْرِفَ حديثَه! مَا أُظَيْرِفَ مجلسَه!".

تعجب کی دوسری تعبیرات:

یہ تو ان افعالِ تعجب کا بیان تھا جن کی وضع ہی اس معنی کی ادائگی کے لیے ہوئی ہے، ان کے علاوہ عربی زبان میں بہت سے الفاظ اور تعبیرات ایسی ہیں جن کی وضع تو اس معنیٰ کے لیے نہیں ہوئی، لیکن وہ قرینہ اور موقع ومحل کے اعتبار سے تعجب کا معنیٰ دیتی ہیں۔

مختصر طریقے پر وہ تعبیریں اور ان کا مفہوم ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔ سُبْحَانَ الخالِقِ المُبْدِعِ (وجودِ اوّلین بخشنے والے خالق کے لیے پاکی ہے)، یہ اس وقت کہتے ہیں جب کسی حسین وجمیل صورت کے دیکھنے پر تعجّب کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔

اسی سے ملتی جلتی وہ تعبیر ہے جو حدیث شریف میں آئی ہے: "سُبْحَانَ اللہِ! المؤمنُ لَا ينْجَسُ حيًّا و لا ميّتًا"، (سبحان اللہ! مومن زندہ اور مردہ کسی حالت میں نجس نہیں ہوتا)

۲۔ کلمۂ استفہام کے ذریعہ تعجّب۔

کبھی کلمۂ استفہام کے ذریعہ تعجب کے معنی کا اظہار ہوتا ہے، جیسے "كيفَ تكفرون باللهِ وَ كُنْتُمْ أَمْواتًا فأَحْيَاكُمْ" [البقرة: ۲۸] (بھلا تم کیسے اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو جب کہ تم بے جان تھے تو اس نے تمھیں زندگی دی۔)

اسی طرح یہ آیت کریمہ: " أَأَلِدُ وَ أَنَا عَجُوْزٌ وَ هٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا" [هود: ۷۲] (کیا میرے یہاں اولاد ہوگی جب کہ میں بوڑھی ہوں اور یہ میرے شوہر عمر دراز؟)

۳۔ کبھی "أيّ" داخل کر کے تعجب کے معنی ادا کرتے ہیں، جیسے "مَرَرْتُ برجلٍ أيّ رجلٍ" (میں کیسے باکمال آدمی کے پاس سے گزرا)، اور جیسے کسی باکمال شخص کو دیکھ کر آپ حیرت و تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہیں: "أيُّ رجُلٍ هُوَ"؟، "رَأَيْتُ شاعرًا أيَّ شاعرٍ" (میں نے کیسے باکمال شاعر کو دیکھا)، "مررتُ بخالدٍ أيَّ رجلٍ" (میں خالد کے پاس سے گزرا جو کیسا باکمال آدمی ہے) ان مثالوں میں "أيّ" ایک شے کے کسی وصف میں کامل ہونے اور اس کی حالت پر اظہارِ حیرت کے لیے آیا ہے، یہ "أيّ" صرف نکرہ کی طرف مضاف ہوتا ہے، اور کسی نکرہ کی صفت، یا معرفہ کا حال بنتا ہے۔

۴۔ قَاتَلَهُ اللهُ مِن شَاعِرٍ: اصل کے اعتبار سے تو "قَاتَلَ" باب مفاعلت سے فعل ماضی ہے، اسم جلالت اس کا فاعل اور ضمیر منصوب مبہم اس کا مفعول بہ ہے جس کی تفسیر "مِنْ شاعِرٍ" سے کی گئی ہے، اس کا لفظی ترجمہ ہے " اللہ اس شاعر سے جنگ کرے" لیکن یہ معنی یہاں مراد نہیں، بلکہ شاعر کے بے پناہ شاعرانہ کمال پر اظہارِ حیرت مقصود ہے، اس لیے اس جملہ کا مطلب ہوگا" وہ کیا بلا/غضب کا شاعر ہے!"۔

یہی مفہوم اس جملہ کا بھی ہے: "قَاتَلَهُ اللهُ، مَا أَشْعَرَهُ!"

۵- لِلّٰهِ دَرُّہ فَارِسًا : "دَرٌّ" کا معنی دودھ ہے، اور اس میں عربوں کے لیے خیر کثیر اور بڑی بھلائی تھی، کیوں کہ ان کا گزارا بڑی حد تک اسی پر تھا، تو "دَرّ" کے لیے "خیر" لازم ہوئی، اس طرح ملزوم بول کر مجازاً لازم مراد لیا جاتا ہے، "فارِسًا" "فَرَاسَة" سے اسم فاعل ہے، جس کا معنی ہے " اسپ رانی میں کامل ہونا" ، جب یہ کمال کسی میں حیرت انگیزی کی حد تک پہنچ جاتا ہے تو تعجب کے طور پر اسے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے ظاہر کرتے ہیں کہ وہی عجائبات کا خالق ہے، نحوی ترکیب کے لحاظ سے "فارِسًا" دَرُّہ کی نسبتِ اضافیہ سے تمیز ہے، اور لفظی ترجمہ یہ ہے "اسپ رانی میں کامل ہونے کی حیثیت سے اس کی خوبی اللہ ہی کے لیے ہے" لیکن اس جملہ سے مقصود صرف تعجب ہوتا ہے، اس لیے مقصود کے پیش نظر اس کا ترجمہ ہوگا "وہ کیسا باکمال شہسوار ہے"۔

اسی سے قریب "لِلّٰهِ أنتَ" جیسے جملے بھی ہیں۔

اسی طرح "لِلّٰهِ دَرُّہ خطیبًا" اور "لِلّٰهِ دَرُّہ شاعرًا" وغیرہ کو بھی سمجھنا چاہیے۔

۶- يَا لَكَ مِنْ فَارِسٍ: اس میں "یا" حرفِ ندا، لام جارّہ تعجّب کے لیے ہے، اور "مِنْ" حرفِ جر ضمیر خطاب مبہم کا بیان ہے، اس کا معنی ہوگا "واہ رے! کتنا باکمال اسپ شناس ہے!" یا "واہ رے کیسا ماہر شہ سوار ہے۔"

اسی طرح "یَا لَكَ مِنْ دَاهِيَةٍ" کا ترجمہ ہوگا "ہائے رے، کیسی مصیبت ہے۔"

اسی طرح پانی کی کثرت اور فراوانی دیکھ کر کہتے ہیں: "يَا لَلْمَاءِ" (اوہ! کتنا پانی ہے!) اور پریشانیوں کی کثرت پر تعجّب کرتے ہوئے کہتے ہیں: "يَا لَلدَّواهي" (اوہ! کیسی مصیبتیں ہیں!)۔ یہی حال "يَا لَلعَجَب" ، "يَا لَلْهَوْلِ" وغیرہ کا بھی ہے۔ حرفِ ندا کے ذریعہ تعجب کے معنی کا اظہار شائع ذائع ہے۔

۷- مَا رَأَيتُ كَاليَومِ رجلًا: (میں نے آج کی طرح کوئی آدمی نہیں دیکھا۔)

اسی طرح "لَا إِلٰهَ إِلّا اللهُ" اور "العَظَمَةُ لِلّٰهِ" کو بھی تعجب کے موقع پر استعمال کرتے ہیں۔

التَّمْرِيْنُ (٣٤)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) مَا أحسنَ أخلاقَ الفتاة!

(٢) ما أفضلَ حكمَ القاضي بالعدلِ!

(٣) ما أجملَ الفهمَ في حصّةِ اللغة العربية!

(٤) أحسِنْ بكم أيها الطلّابُ الناجحون!

(٥) ما أقسى العطشَ في فصلِ الصيف!

(٦) ما أسوأ الفراقَ بين الأصدقاءِ!

(٧) أَقبِحْ بأن يُعاقَبَ البريء!

(٨) أَصْعِب بأن يكونَ الامتحان صيفًا!

(٩) ما أصبر الطالبَ على المذاكرةِ!

(١٠) أسرِع بأن يصبح السليم مريضًا!

(١١) ما أعظمَ الانتصارَ على تحدّياتِ العصْرِ!

(١٢) ما أقبحَ ألّا نجيبَ عن الأسئلة!

(١٣) ما أقبح أن يخالِفَ الولَدُ أباه!

(١٤) ما أنفعَ أن يُبذَلَ المالُ في الخيرِ!

(١٥) أجدِرْ بألّا يخونَ الوطنِيُّ!

(١٦) أعظِمْ بأن يعيشَ المؤمنُ ورعًا!

(١٧) ما أجملَ أن يعيَ المؤمن النصيحة!

(١٨) ما أجملَ احمرارَ الشمسِ وقتَ الْمغِيْبِ!

(١٩) ما أكثَرَ انتشارَ الأمراضِ في الصَّيْفِ!

(٢٠) ما أروعَ أن تُبنَى الدّولُ على العِلْمِ والإيمانِ!

(٢١) أقبِحْ بألّا يُعرفَ فضلُ الفاضِلِ!

(٢٢) ما أقبحَ أن يُفَرِّط الطالبُ في أداءِ الواجبِ!

(٢٣) مَا أعظمَ التضحيةَ في سبيل الدين والعقيدة!

(٢٤) ما أقبحَ ألّا يُؤَدِّيَ الرجُلُ الصّلاةَ في وقتها!

(٢٥) ما أشدّ أن يحرِصَ الطالبُ على وقتِهِ!

(٢٦) ما أروعَ الثمارَ على الأغصانِ!

(٢٧) أجْمِلْ بفضلِ العبادةِ في رمضانَ!

(٢٨) أجْدِرْ بألّا يظلِمَ الإنسانُ غيرَه!

(٢٩) أقبِحْ بأن يكونَ الطالبُ مُستهتِرًا!

(٣٠) أقبِحْ بأن تُهانَ كرامتُك!

(٣١) ما أعظَمَ أن يتّقي المومِنُ اللهَ!

(٣٢) ما أضرّ ألّا تنتفعَ بوقتِك!

(٣٣) ما أجمل أن لا يترك الريف مَهملًا!

(٣٤) ما أَجْمَلَ احترامَ المواعيد!

(٣٥)ما أَحْسَنَ الدينَ و الدُّنيا إذا اجتمعَا و أقْبَحَ الكفرَ و الإفلاسَ بالرجل

(٣٦)مَا أحسنَ النيلَ و ما أبهىٰ شمائلَه في ضفّتَيه من الأشجار أذواحُ

التَّمْرِيْنُ (٣٥)

● صنع الإنسانُ القوي للإنسان الضعيف سلاسل و أغلالًا، و سمّاها تارةً ناموسًا و أخرى قانونًا، ليظلمه باسم العدلِ، و يسلب منه جوهرة حريته باسم الناموس والنظام.

صَنع له هٰذه الآلة المخيفة ، و تركه قلقا حذرًا مُرَوَّع القلب مرتعد الفرائص يقيم من نفسه على نفسه حُرَّاسا تراقب

حركات يديه و خطوات رجليه و حركات لسانه و خطرات وهمه و خياله، لينجو من عقاب المستبدّ و يتخلص من تعذيبه ، فويل له ما أكثر جهله! و ويح له ما أشد حمقه!.

● ما أقدر الجنديّ المُرابطَ في سبيل الله على الدفاع عن دينه و عرضه و وطنه؛ و ما أروع انتصارَه على أعداء الله، و ما أعظم أن يؤجَر عند خالقه إن مات شهيدًا ، و أجْدِرْ بجهاده أن يكون فخرًا لأسرته و أمته.

● ما أجمل مادة النحو، فقد بات الناس جميعًا يخافونها بعد أن كان السابقون يُتقِنونها و يعشقونها، و لولا النحو ما استقام الأسلوب ، فنعم علمًا كالنحو، و إننا -الأساتذة- نعطيه حقه من الاهتمام بلا تقصير.

● خطب علي بن أبي طالب كرم الله وجهه فقال:

أيها الناس من أشجع الناس؟ فقالوا: أنت يا أمير المؤمنين، فقال: إني ما بارزتُ أحدًا إلّا انتصفت منه، و لكن هو أبوبكر، إنّا جعلنا لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عريشًا، فقلنا: من يكون مع رسول الله لئلا يهوى إليه أحد من المشركين فوالله ما دنا منّا - معشرَ الصحابة - أحدٌ إلّا أبو بكر شاهرًا سيفه على رأس الرسول لا يهوى إليه أحد إلّا أهوى إليه فما أشجعه رجلًا.

● ما أجمل الريف ، حين تراه وقد هبّت نسائمه، و اخضرّت زروعه ، و نمت أشجاره و ما أبدع تدفق المياه هناك في القنوات، و هي تنساب منها إلى الأحواض فترويها و تسقي غِرَاسها.

● " ما أجمل أن يكون هدف الإنسان في الحياة أن يصبح عضوًا نافعًا لنفسه و لغيره، و بيئة الإنسان تؤثر فيه تأثيرًا بالغًا و تغرس فيه العادات والقيم، والإنسان العاقل يختار ما يفيده و يعود عليه و على غيره بالخير".

التَّمْرِيْنُ (٣٦)

• إنّ العَدْلَ هو الأساسُ الّذي يقومُ عليه نظامُ المجتمع، فلا ترقى المجتمعات إلا العادل منها، و المجتمعُ العادلُ حكمه راسخٌ بناؤه، و أَكْرِمْ بقوم ساد العدل بينهم فالعدلَ العدلَ، و إيّاكم و ظلمَ الناسِ فلا ظالم مُحترَم، و نعم العدلُ المطبق بلا شروط.

• يقترب العامُ الدراسي من الأفولِ، و حبّذا طالب جدّ و اجتهد أملًا في التفوقِ، و ما أسعد المتفوقين في نهاية العام، فالجهدَ الجهدَ حتى تحقق ما تريد، و ما تقدم من جهدٍ فسوف ينعكس عليك بالتفوقِ، و الطالب المعطاء جهده لدراسته مقدر للمسئولية، فأنتم طُلّابَ العلم عليكم تنعقد الآمال، و أنتم الأقدر على رفع شأن الوطن.

• هل تأملتَ الحشراتِ ـ يا أخي ـ و هل استطعتَ أن تحصي أنواعها، و تقف على ميزات كل نوع منها، إنّك بلا شك ستُدرِك عظمة الله و يزداد إيمانُك به.

انظر إلى دودة القز، ثم أَجِبني: كم بيضة تبيضها الأنثى؟ إنهم يقولون: إنها تضع خمس مائة بيضة أو أكثر، ثم انظر إلى الحرير الذي تخرجه: تجده خيطًا واحدًا تلفّه حول نفسها على شكل بلحة، ما أطوله، و ما أشد متانة نسيجه. إنّه يبلغ سبع مائة متر طولا، و قد يصل إلى ألف متر.

فما أنفع دودة القزّ، و ما أولى أن تهتمّ بها الأمة العربية لعظيم فائدتها و جلال إنتاجها.

• بلادنا ما أكرمَ أهلَها، و ما أشد إقبالهم على الضيف

الغريب ، ينزلونه منهم منزلة حسنة ، و يحتفون به احتفاءً شديدًا.

● الخرج: مدينة صغيرة ، أرضها خصبة ، جاد الله عليها بعين ماء عظيمة ، لا يغيض ماؤها و لا ينقص ، فحوّلها إلى واحةٍ ظلها ظليل، و خيرها كثير، فما أخصب أرضها ، و ما أعظم خضرة نباتها، و ما أكثر انتشار البساتين فيها.

و قد همت بها الحكومة اهتماما عظيما، و بذلت المال لاستصلاح أرضها.

فما أضرّ ألّا يعتنى الزارعون بزرعها ، و ما أقبح أن توجد فيها الحشرات الضارة ثم لا تباد في حينها.

● مَا أجملَ الريف ! أرضه خضراء ، و هواءه نقيٌّ ، فما أحسنَ مناظرَه! و ما أنقى هواءَه ! و ما أطيبَ أهلَه، و تجد فيه الخيرات التي تحتاج إليها المدينة ، و ما أكثرَ خيراته!.

التَّمْرِيْنُ (٣٧)

حوّلوا ما يأتي من المقطوعات إلى العربية الفصحىٰ :

● ایک مومن کو اللہ تعالیٰ ایسی خوبیوں سے نوازتا ہے جنھیں دیکھ کر لوگ حیرت زدہ ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کتنا عقل مند ہے! کتنی بلند اس کی فکر ہے! کتنی باریک اس کی نگاہ ہے! کیسے شان دار اس کے اخلاق وعادات ہیں! وہ شر وفساد سے کتنا دور اور خیر وصلاح سے کتنا قریب ہے! اس کا ظاہر، باطن سے کیسا ہم آہنگ ہے ! اپنی عبادات اور اعمال صالحہ میں وہ کیسا مخلص ہے! وہ اللہ سے کتنا ڈرنے والا اور بندوں کا کیسا خیر خواہ ہے!

● آج جون کی ۲۵ر تاریخ ہے نماز ظہر کے بعد تین بجے سے زور دار بارش ہو رہی ہے، لیکن اب بادل چھٹنے لگے ہیں، اور جگہ جگہ سے آسمان دُھلا دُھلایا اور صاف و

شفاف نظر آرہا ہے، ہوا ٹھنڈی، موسم خوش گوار اور فضا ساز گار ہے، نمازِ عصر کا وقت ہو چکا ہے، نماز سے فراغت کے بعد ساحل سمندر پر غروبِ آفتاب کا دل کش منظر دیکھنے کے لیے میرے ساتھ چلو، وہ دیکھو جانب مغرب سورج ڈوب رہا ہے، جس کی روشنی کی آمیزش سے سمندر کا پانی سنہرا ہو گیا ہے، کتنا خوب صورت ہے سمندر کا پانی! اور کتنا سہانا ہے سورج کے ڈوبنے کا منظر! اور کیسا پُر فضا ہے یہ مقام!

- مسلمان اپنے لباس ہی سے غیر مسلموں سے ممتاز نظر آتے ہیں، غیر مسلم عورتیں، مسلمان خواتین کی طرح پردہ اور شرم وحیا کا لحاظ نہیں کرتیں، اور انگریزوں کی تو گویا عقل ہی مار گئی ہے، ان کی عورتیں عام مقامات پر بھی نیم عریاں لباس میں نظر آتی ہیں، کتنے اخلاق باختہ ہیں یہ مرد! کتنی بے حیا ہیں ان کی عورتیں! اور کتنا گندہ ہے ان کا معاشرہ!
- آج عید کا دن ہے، ہر طرف چہل پہل اور خوشی کا ماحول ہے۔ کیسی پُر مسرّت ہیں یہ گھڑیاں! اور کتنی بابرکت ہے یہ عید!

عید گاہ میں لوگ نماز کے لیے اکٹھا ہو چکے ہیں، نماز کا وقت قریب ہے، امام ایک پرہیز گار، باصلاحیت اور موقّر عالم دین ہیں، وہ لوگوں کے سامنے سنجیدگی اور وقار کے ساتھ تقریر کر رہے ہیں، اور انھیں نمازِ عید کا طریقہ اور عید الفطر کے آداب بتا رہے ہیں، کتنی مفید ہے ان کی تقریر! کتنی بلیغ ہے ان کی گفتگو! اور کتنا موثر ہے ان کا اندازِ خطاب!

- وہ دیکھو لوگ نماز عید کی ادائگی کے بعد امام کا خطبہ بھی سن چکے ہیں، اب آپس میں گلے مل رہے، مصافحہ کر رہے اور ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دے رہے ہیں۔ کتنی بلند ہیں اسلام کی یہ تعلیمات! کتنی مبارک ہیں عید کی یہ گھڑیاں! اور کیسا گہوارۂ امن ہے اسلام کا یہ تہوار!

الدرس الثامن

افعال مدح وذم

افعال مدح وذم: وہ افعال ہیں جن سے کسی چیز، یا کسی شخص کی تعریف یا مذمت کا معنیٰ پیدا ہوتا ہے۔ جیسے "نِعْمَ الطَّالبُ محمّدٌ" (محمد اچھا طالب علم ہے)، "بِئْسَ الإنسانُ أبُو جَهْلٍ" (ابوجہل بُرا انسان ہے)۔

یہ دو طرح کے ہوتے ہیں: ۱- سماعی -۲- قیاسی ۔

یہ افعال خواہ سماعی ہوں، یا قیاسی، دونوں میں چند باتیں مشترکہ طور پر پائی جاتی ہیں:

۱- یہ سب افعال جامد اور غیر متصرّف ہوتے ہیں، ان سے مضارع، امر اور اسماے مشتقّہ کے صیغے نہیں آتے۔

۲- یہ اگرچہ ماضی کے صیغے پر استعمال ہوتے ہیں، لیکن کسی زمانے کو نہیں بتاتے۔

۳- فعل مدح وذم اور اس کے فاعل سے بننے والا جملہ، "انشائیہ" ہوتا ہے۔

پہلی قسم، سماعی افعالِ مدح وذم:

سماعی افعال مدح وذم یہ ہیں:

۱- نِعْمَ -۲- حَبَّذَا -۳- بِئْسَ -۴- سَاءَ -۵- لَا حَبَّذَا.

ان میں پہلے دونوں مدح کے لیے اور باقی تینوں ذم کے لیے آتے ہیں، ان سبھی کے لیے دو چیزیں لازم ہوتی ہیں: ایک: فاعل، دوسرے "مخصوص" یعنی وہ جس کی مدح یا ذم بیان کی جاتی ہے، جیسے "نِعْمَ الطبيبُ نَبِيْلٌ" (نبیل اچھا طبیب ہے)، "بِئْسَ الرجُلُ اللِّصُّ" (چور برا آدمی ہے)۔ پہلی مثال میں "الطبيب" نِعْمَ کا فاعل اور "نبیل" مخصوص بالمدح ہے، جب کہ دوسری مثال میں "الرجل" بِئْسَ کا فاعل،

اور "اللِّصُّ" مخصوص بالذم ہے۔

- نِعْمَ، بِئْسَ اور سَاءَ کے آخر میں تاے تانیث ساکنہ کالانا درج ذیل تین صورتوں میں جائز ہے:

۱-جب فاعل، اسم ظاہر مونث ہو، جیسے "نِعْمَت الفتاة لُبْنَى".

۲-جب فاعل ایسی ضمیر ہو جس کی تفسیر کسی اسم مونث نکرہ سے کی گئی ہو، جیسے "نِعْمَت فتاةً لُبْنَى".

۳-جب مخصوص بالمدح والذم مؤنث ہو، اگر چہ ان کا فاعل مذکر ہی ہو۔ جیسے "نِعْمَتِ الدَّوَاءُ الرِّيَاضةُ البدنيّةُ، و بِئْسَتِ الحَكَمُ بينَ الإخوانِ البُنْدُقيةُ".

مذکورہ بالا تینوں صورتوں میں تاے تانیث کا نہ لانا بھی جائز و درست ہے۔

نِعْمَ، بِئْسَ اور سَاءَ کا فاعل:

ان افعال کے فاعل کے لیے ضروری ہے کہ درج ذیل چھ صورتوں میں سے کسی ایک میں ہو:

۱- اسم معرّف باللام ہو، جیسے نِعْمَ الـمُعَلِّمُ خليلٌ، بِئْسَ الـمُهَنْدِسُ خالِدٌ.

۲- معرّف باللام کی طرف مضاف ہو، نِعْمَ طالبُ العِلْمِ عَلِيٌّ، بِئْسَ ولدُ الطبيبِ سَمِيرٌ.

۳- معرّف باللام کے مضاف کی طرف مضاف ہو، جیسے نِعْمَ مُدِيْرُشَرِكةِ الطيرانِ خالدٌ، سَاءَ حَارِسُ بابِ الفُنْدُقِ منصورٌ.

۴- اسم موصول ہو، جیسے نِعْمَ الَّذي يَفْعَلُ الخَيرَ زُهَيْرٌ، بِئْسَ الّذي يكذبُ فلانٌ.

۵- ضمیر مستتر ہو جس کی تفسیر کوئی اسم نکرہ تمیز کی صورت میں کرتا ہو، جیسے نِعْمَ وَلَدًا حسنٌ. لیکن اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ وہ اسم نکرہ فعل کے بعد اور

"مخصوص" سے پہلے آئے، اور اِفراد، تثنیہ، جمع، تذکیر اور تانیث میں "مخصوص" کے مطابق ہو۔ جیسے نِعْمَ وَلَدَيْنِ حَسَنٌ و حُسَيْنٌ ، نِعْمَ أولادًا حَسَنٌ و حُسَيْنٌ و محمّدٌ ، نِعْمَ بِنْتًا زَيْنَبُ ، نِعْمَ بِنْتَيْنِ زَينبُ و عائشةُ ، نِعْمَ بناتٍ زينبُ و عائشةُ و حَفصةُ.

۲- لفظِ "ما" ہو، جیسے "نِعْمَ ما قرأتَ، بِئسَ ما صَنَعَ أمريكا في بِلادِ المسلمين ، سَاءَ ما فعل المعتدُوْنَ بفلسطين".

یہ "مَا" معرفہ اور تامّہ ہوتا ہے جو "الشيء" کے معنی میں ہوتا ہے اسے صلہ یا صفت کی ضرورت نہیں ہوتی، اور اس کے بعد میں آنے والا جملہ فعلیہ، "مخصوص" محذوف کی صفت ہے۔ لہٰذا پہلی مثال کی تقدیری عبارت "نِعْمَ الشيءُ شيءٌ قرأتَ" اور دوسری مثال کی اصل عبارت "بِئسَ الشيءُ شيءٌ صَنَعَ أمريكا في بلاد المسلمين" ہوگی۔

مخصوص بالمدح والذم:

- افعالِ مدح وذم کے فاعل کے بعد جو اسم مرفوع آتا ہے وہ "مخصوص بالمدح" یا "مخصوص بالذم" کہلاتا ہے۔
- "مخصوص" کے لیے ضروری ہے کہ وہ معرفہ ہو، جیسا کہ آپ نے سابقہ مثالوں میں دیکھا، یا نکرہ مُخَصَّصہ ہو، جیسے نِعْمَ الجارُ جارٌ غَيُوْرٌ على جيرانِه ، بِئْسَ الذِكْرى ذكرى مَرَضٍ. اس تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ "مخصوص" نکرۂ محضہ نہیں ہو سکتا، لہٰذا "نِعْمَ الجارُ جارٌ، بِئْسَ الذِّكرىٰ ذكرىٰ" کہنا درست نہیں، اس لیے کہ اس سے مدح وذم کا خاص فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

- **نحوی ترکیب:**

نحوی ترکیب کے اعتبار سے "مخصوص" میں دو صورتیں ہوتی ہیں:

۱- اسے خبر قرار دیا جائے، اور اس کا مبتدا وجوبًا محذوف مانا جائے، اس صورت میں یہ دو علاحدہ جملے ہوں گے، پہلا جملہ، انشائیہ اور دوسرا جملہ، خبریہ مستانفہ ہوگا۔ لہٰذا "نِعْمَ الصّدیق أبو بکرٍ" کی نحوی ترکیب ہوگی: "نِعْمَ" فعل مدح، "الصَّدِیق" اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اور "أبو بکرٍ" خبر جس کا مبتدا "ھو" ضمیر محذوف، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ مستانفہ اس لیے ہوا کہ ایک سوالِ مقدّر کا جواب ہے، کیوں کہ مذکورہ مثال میں جب کہا گیا "نِعْمَ الصَّدِیقُ" (اچھا دوست ہے) تو گویا ایک سوال ذہن میں آیا "مَنْ هُوَ؟" (وہ کون ہے؟) تو جواب میں کہا: "أبُو بکرٍ" یعنی "هُوَ أبو بکرٍ".

۲- فعلِ مدح وذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدّم اور مخصوص بالمدح والذم مبتداے موخّر ہو، پھر مبتداے موخّر اپنی خبر مقدّم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔

● قرینہ پائے جانے کے وقت "مخصوص" کا حذف جائز ہے، جیسے قرآن کریم میں ہے: "نِعْمَ العَبْدُ إنّهٗ أَوَّابٌ". [ص:۳۰] اس کی اصل عبارت ہے: "نِعْمَ العَبْدُ أَیُّوْبُ" کیوں کہ پہلے سے ان ہی کا ذکر چل رہا ہے، یوں ہی آیت کریمہ: "وَ الْأَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ المٰهِدُوْنَ" [الذاریات: ٤٨] کی اصل عبارت ہے: "فَنِعْمَ المٰهِدُوْنَ نَحْنُ".

حَبَّذَا ، لَا حَبَّذَا :

"حَبَّذَا" عمل اور معنی دونوں میں نِعْمَ کی طرح ہے، لیکن اس میں ایک چیز نِعْمَ سے زائد ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس سے جس کی تعریف کی جاتی ہے وہ متکلم کا محبوب ہوتا ہے۔

یہ "حَبَّ" (فعل) اور "ذَا" (اسم اشارہ) سے مرکّب ہے، "حَبَّ" اصل میں "حَبُبَ" تھا، دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے، پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں

ادغام کردیا، "حَبَّ" ہوگیا۔

۱- یہ فعل، جامد اور غیر متصرّف ہے، "ذا" اسم اشارہ اس کا فاعل ہے، جو ہمیشہ واحد ہی رہتا ہے، اس کا "مخصوص" چاہے تثنیہ ہو، یا جمع۔ یوں ہی وہ مذکر ہی رہتا ہے، "مخصوص" چاہے مذکر ہو یا مؤنث۔ جیسے حَبَّذا الأستاذُ عَلِيٌّ ، حَبَّذَا الأستاذانِ عَلِيٌّ و حَسَنٌ ، حَبَّذَا الأساتذةُ عَلِيٌّ و حَسَنٌ و خَالدٌ ، حَبَّذَا الأُستاذةُ فاطمةُ ، و الأُستاذَتانِ فاطمةُ و زينبُ، و الأستاذاتُ فاطمةُ و زينبُ و سَلْمیٰ.

۲- اس کا مخصوص اور اس کے فاعل کی تمیز اس فعل سے پہلے نہیں آسکتی، لہٰذا "خَالدٌ حَبَّذَا رجلًا" اور "رجلاً حَبَّذَا خالدٌ" کہنا صحیح نہیں ہے۔

۳- کبھی اس کے مخصوص بالمدح سے پہلے یا بعد تمیز، یا حال آتا ہے، جیسے حَبَّذَا رَجُلًا نبيلٌ، حَبَّذَا صديقًا نبيلٌ، حَبّذا نبيلٌ رجلاً ، حَبّذا نبيلٌ صديقًا.

۴- اس کے مخصوص پر نواسخِ جملہ کا داخل ہونا جائز نہیں، لہٰذا "حَبَّذَا رَجلًا كان خالدٌ" اور "حَبَّذا رجلاً ظننتُ سعيدًا" کہنا صحیح نہیں۔

۵- قرینہ پائے جانے کے وقت اس کے مخصوص کا حذف بھی جائز ہے۔ جیسے آپ سے خالد کے بارے پوچھا جائے کہ وہ کیسا آدمی ہے؟ تو آپ جواب دیں "حَبَّذَا رجلًا" اس کی اصل عبارت ہے " حَبَّذَا رجلاً هو"، یہاں مخصوص بالمدح کے حذف پر سوالِ ملفوظ قرینہ ہے۔

۶- ندا کے ذریعہ حَبَّذا اور اس کے مخصوص کے درمیان فصل جائز ہے، جیسے "حَبَّذا يا صَاحِبِيْ اللَّعِبُ".

۷- کبھی حَبَّذا پر لائے نفی داخل ہوتا ہے تو یہ "بِئْسَ" کی طرح ذم کا معنی دیتا ہے، جیسے "لَا حَبَّذا الأميرُ المتكبِّرُ" (متکبر امیر اچھا نہیں)

دوسری قسم، قیاسی افعال مدح وذم:

یہ وہ افعال ہیں جو نِعْمَ اور بِئْسَ کی طرح مدح اور ذم کا معنٰی دیتے ہیں، ان کی تعداد بہت ہے۔ تو جس فعلِ ثلاثی سے فعلِ تعجّب بنایا جا سکے، اور "فَعُلَ" کے وزن پر ہو، چاہے اصل کے اعتبار سے، جیسے شَرُفَ ، حَسُنَ ، لَؤُمَ ، قَبُحَ، یا اصل کے اعتبار سے تو کسی اور وزن پر آتا ہو لیکن اسے یہ معنی دینے کے لیے اس وزن پر لے آیا گیا ہو، جیسے فَهُمَ ، كَتُبَ ، جَهُلَ، حَقُدَ، تو اس طرح کے تمام افعال سے تعجب کے ساتھ مدح وذم کا معنٰی لیا جا سکتا ہے۔ جیسے شَرُفَ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حمزةُ ، حَسُنَ الفتى زُهَيرٌ، لَؤُمَ الخائنُ فلانٌ ، قَبُحَ الرجلُ عُتْبَةُ.

● جب یہ افعال، مدح یا ذم کا معنی دیتے ہیں تو یہ نِعْمَ و بِئْسَ کے قائم مقام ہوتے ہیں، اور ان کے تمام احکام ان پر جاری ہوتے ہیں، اسی لیے یہ بھی فعل لازم، جامد اور زمانہ سے خالی ہوتے ہیں، ان سے مضارع، امر اور اسمائے مشتقّہ کے صیغے نہیں بنتے۔

مگر اس صورت میں بھی نِعْمَ و بِئْسَ اور ان افعال کے درمیان دو فرق پائے جاتے ہیں:

۱- نِعْمَ اور بِئْسَ اپنے مادّہ کا لحاظ کیے بغیر عام مدح وذم کا معنٰی دیتے ہیں، جب کہ یہ افعال اپنے مادّہ کے لحاظ سے مدح وذم کا معنٰی دیتے ہیں۔

۲- نِعْمَ اور بِئْسَ مدح وذم کے ساتھ تعجّب کا معنٰی نہیں دیتے، جب کہ یہ افعال مدح وذم اور اپنے معنیٔ اصلی کو بتانے کے ساتھ تعجُّب کا بھی معنٰی دیتے ہیں۔ لہٰذا "نِعْمَ الرجلُ زُهَيرٌ" کا ترجمہ ہوگا "زہیر اچھا آدمی ہے" جب کہ حَسُنَ الفتى زُهَيْر" کا ترجمہ ہوگا "زہیر کیا ہی خوب صورت جوان ہے"، اور "بِئْسَ الرجُلُ أبو جَهلٍ" کا معنی ہوگا" ابوجہل برا آدمی ہے" جب کہ "لَؤُمَ الرجُلُ أبو جهلٍ" کا ترجمہ ہوگا "ابوجہل کتنا کمینہ آدمی ہے"۔

التَّمْرِيْنُ (٣٨)

ترجموا ما يأتي من المقتطفات إلى الأردية الفصحى :

- نِعْمَ صفَةً الأمانةُ، بِئْسَ صفةً الخِيانةُ.
- نِعْمَ الخُلقُ التواضعُ ، بِئسَ الخُلُقُ التكبُّرُ.
- نِعْمَ مَن تُصادِقُ الكريمُ، بئسَ من تُصادِقُ اللئيمُ.
- نِعمَ زميلًا مَنْ يُخلِص النُّصْحَ، و بِئسَ زميلا مَن يُزيّن السُّوءَ.
- نِعْمَ ما تتّصِفُ به الصِّدْقُ، بِئسَ ما يُسيءُ إلى السُّمعةِ الكَذِبُ.
- للقُدسِ مكانةٌ في قلوبنا ، فنِعْمَ المكانُ مُلْتَقى الأدْيَانِ ، فقد سجّل أبناؤُها سطورًا من نورٍ فحبّذا ما سطروا، الثباتَ الثباتَ أمامَ المحتلِّ ، فالحجارةُ نِعْمَ السِّلاحُ، فالمهضومُ حقُّه لا يغفل.
- نعمَ الرجلُ مَنْ يصبِرُ عَلى الشدائدِ ، و بئس الرّجُل مَنْ يُنكِرُ حقّ الأخوّةِ.
- نِعْمَ الأولادُ مَن كانوا امتدادًا لآبائِهمْ ، و تخليداً لِذكراهُمْ ، وَ نِعْمَ ما يُقدِّمه الآباءُ التجارِبُ المُفيدَةُ، و ما تعلمُوه في حياتِهم من كلِّ طيبٍ و نافعٍ، ليعمَلوا به، و ما هو خبيثٌ و ضارٌّ ليتجنّبوه فمن يُرِد أن يُنشِّئَ أبناءَه تنشِئةً مَحْمُودةً يجِبُ عَليه أن يكونَ قُدْوةً طيِّبَةً لهُمْ ، فنِعْمَ الأبُ الذي يرعى بنيه، و يُقدّمُ لهُم ما يصيرونَ به رجَالًا نافعين، و بِئسَ خلقًا القدوة السّيّئة ، و حبّذا البِرُّ بهِمْ، و الحنانُ لهُمْ ، و لا حبّذا إهمالُهمْ.

(المعلّم ٢٠٠٦، المرحلة الأولى من الثانوية ، الجزء الأول، ص: ٣٥٩)

- النجاحُ هدفٌ غالٍ ، و أملٌ محبوبٌ ، يسعى إليه

المُجِدُّون سعيًا دائبًا، فينظمونَ أوقاتهم ، فنعم طالبًا المضحِّي براحته من أجلِ النجاح ، إن غاب عليه أمرٌ أو استعصت عليه مسألةٌ لا يستسلِم و لا ييْأس ، بل يُعمِلُ ذهنَه و يسأَلُ أساتذتَه ، فلَيْس على العلمِ متكبّرٌ ، فحبّذا سُؤالٌ يرغبُ صَاحبُه في الفهمِ ، ولا حبّذا مَنْ ضيّعَ الوقت. (أيضًا ص: ٣٦)

التَّمْرِينُ (٣٩)

انقلوا ما يأتي إلى لغتكم الحبيبة الأردية:

• في مطلع العام الدراسي وقف مدير مدرسة ينصح طلّابَه فقال:

أيّها الأبناءُ الأعزّاءُ : باسم الله نبدأ عَامَنا الدراسي الجديد، متوكّلينَ عليه سبحانه و تعالى، راجين منه التوفيقَ والنجاحَ.

أيّها الأبناء: عليكم بالجِدِّ فنِعْمَ طالبًا المجِدُّ ، يُسعِد أسرتَه، و يشرف مدرستَه ، و يخدمُ أمته . والتزموا طاعةَ الله، فنعم الطالبُ التقيُّ. و لتكن الأخلاقُ الكريمةُ شعارَكم الذي تتحلّون به؛ فبئس طالبُ العلمِ السَّيّءُ الأخلاقِ. و إيّاكم و مَن يزعم أنّ العلم لا صلةَ له بالأخلاقِ، لبئسَ ما يقوله ذلك المضلّل ، فالعلمُ زهرٌ عبيرُه الأخلاق الحسنة.

• أيّها الأبناءُ الأعزاء: احرصوا على زيادة ثقافتكم و أوقاتِ فراغكم ، أن تضيعَ فيما لا يُجدي ، أعدّت المدرسة لكم مكتبةً ، فيها ما تشتهي الأنفس. فحبّذا المُقبِل عليها، و لا حبّذا المحروم منها. (قواعد اللغة العربية، الثالث ، ص: ١٢١، ١٢٢).

• نعم ما تُخرِجُه لنا المطابع من كتب في العام بل في

الأسبوع بل في اليوم ، من أجل ثقافة أفضل ، و علم أكثر ، و بئس ما يقدمه المفكر إذا كان هدفه الربح السريع و ليس الزادَ الثقافي المشبع، الكتب الكتب أيها المؤلفون، إنّها غذاء العقل والروح. والتفاهة و التفاهة أيها الكاتبون، فإنها تهدم بنيان الأمم و حضارة الشعوب، و نحن -بني الإنسان - أحوج ما نكون إلى التنوير، و بيننا -نحن القراء- مَنْ عنده شراهة في القراءة و ينتظر ميلاد كتاب كما ينتظر أوان ميلاد طفل بعد عقم طويل، إن قراءة كتاب واحد لعدّة مرات خيرٌ و أجدى من قراءة عدّة كتب لمرة واحدة.

و نعم وقتًا تقضيه مع كتاب، ففي أكثر الأحيان لا يتسع الوقت لقراءة ما نودّ أن نقرأ، فقد نضطرّ إلى طيّ كتاب لشغل أو علّة أو ملل دون التهامه.

إن الزمن ماض لا تثقل خطاه فبئس رجلًا من لم يستفد منه، و المطابع دائرة لاتَـكُفُّ عن إخراج الكتب ، فالقراءةَ القراءة أيها الشباب، فإمّا النبوغ الموصل للخلود و إمّا الخمول المبلغ للقعود، فعلينا -أيها المثقّفون- أن نمهّد الأرض و ننظم الطريق؛ ليأتي نفر من بعدنا يسيرون إلى آخره و يقيمون على جانبيه القصور شاهقة ، و ينبغي عدم نسيان الذين مهّدوا قبل الإشادة بالذين شيّدوا، و لتسأل نفسك -أيها المفكر والأديب- كم شبرًا مهدت من الطريق؟

(المعلّم ، المرحلة الأولى من الثانوية العامّة، الجزء الأوّل ، ص: ٣٩٣).

التَّمْرِينُ (٤٠)

ترجموا إلى الأردية:

• قال حكيم لابنه وهو يعظه: يا بنيّ: اجعل الصدق شعارك فنعم الشعار الصدق يرفعك قدرًا، و يجعل لك في الناس ذكرًا، و اتخذ الجدّ رائدك، فنعم خلق المرء الجدّ ، يفتح لك أبواب الخير، و يصلك بأسباب المجد، لا تسرف في مالك، فبئس صفة الإسراف ، يوقعك في الفقر، و يجلب عليك الهوان، و لا تخرج على أبناء وطنك ، فبئس ما يتصف به المرءُ ، فإنّ مفارقة الجماعة تفرّق الكلمةَ ، و تضعفُ قوى الأمة ، و أحْسِنْ عشرةَ الناس، فحبذا حسن المعاشرة ، يكسبك المحبة، و يجمع حولك القلوب، و اجتنب جليس السوء، فلا حبذا مصاحبة اللئام، تفتح عليك أبواب الشرّ، و تنقل إليك عدواهم.

(قواعد اللغة العربية، الصف الثالث المتوسط ، ص: ١١٨)

• يفِدُ كثير من المسلمين إلى مكة المكرمة لأداء فريضه الحج، و في الأشهر التي فرض الله فيها أداءَ الفريضة على عباده تجد المدينةَ غاصَّةً بطوائف المسلمين على اختلاف ألسنتهم و تباين ألوانهم و أجناسهم، إنّهم جاءوا من دول متعددة ليغسلوا ذنوبهم ، و ليتقربوا إلى الله تعالى ، فنعم ما اجتمعوا من أجْله ، و حبّذا الحج يكون وسيلةً إلى التقرب إلى الله تعالى.

• إذا شئتَ أن تحصي مآثر المليك المحبوب، فسترى نفسك عاجزًا عن الإحاطة بها، فإن توجهت إلى أيّة ناحية ، فإن آيات النهضة تطالعك، فهذه مَشَافٍ متى يقصدها عليل، فنعم ما

يلقاه من عناية، و تلك مدارس و معاهد متنوّعة إذا زُرتها فلن تجدها أقلّ من مدارس أرقى البلاد حضارة و تقدّمًا ، و ذلك فضلًا عن الجامعات الفنية التي إن قصدتها فقد اطمأنت نفسك بمستقبل الجيل الصاعد ، و متى ذكرت الصناعة ، فحدّث و لا حرج. (قواعد اللغة العربية، الصف الثالث المتوسط، ص: ٧١)

التَّمْرِيْنُ (٤١)

ترجموا ما يلي من الأحاديث الشريفة و الآي الكريمة إلى الأردية:

- بِئْسَ الطعامُ طعامُ الوليمةِ ، يُدعَى إليه الأغنياءُ و يُترَكُ الفقراءُ ، و من ترك الدّعوةَ فقد عصَى الله و رسوله. (رواه الشيخان)
- نِعْمَ العَطيَّةُ كلمَةُ حقٍ تسمعها ثمّ تحمِلُها إلى أخٍ لّك مُسلِمٍ فتعلِّمُها إياه. (أخرجه الطبراني عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما)
- نِعْمَ سِلاحُ المؤمن الصبرُ و الدّعاءُ. (رواه الديلمي عن ابن عباس رضي الله عنهما)
- نعم الرجل، الفقيه في الدين، إن احتيج إليه نفع ، و إن استُغنِي عنه أغنى نفسه. (رواه رزين عن علي كرّم الله وجهه)
- عن أسماء بنت عُميس رضي الله تعالى عنها قالت: سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: بئس العبد عبدٌ تخيّل و اختال، و نسي الكبيرَ المتعال، و بئس العبد عبد تجبّر و اعتدى، و نسي الجبّارَ الأعلى ، بئس العبد عبد سَهَا و لها ، و نسيَ المقابرَ و البِلىٰ ، بئس العبد عبدٌ عَتا و طَغى و نسي المبتدأ و المنتهى، بئس العبد عبدٌ يختل الدنيا بالدين ، بئس العبد عبدٌ يختل الدينَ بالشبهات، بئس العبد عبدٌ طمعٌ يقوده ، بئس العبد عبد

هَوًى يُضِلّه ، بئس العبد عبد رَغَبٌ يُذِلّه. (رواه الترمذي في سننه)

- قال عبد الرحمٰن بن عوف رضي الله تعالى عنه: يا حبّذا المالُ أصون به عِرضي ، و أصِلُ به رحمي ، و أتقرّب به إلى ربّي، و أبرّ به صديقي ، و أكمد به عدوّي ، أفضل به على عشيرتي.

(غرر الخصائص الواضحة ، لأبي إسحاق برهان الدين محمد بن إبراهيم المعروف بالوطواط)

- وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿٧٤﴾ [الزمر: ٧٤]

- اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ [البقرة:٢٧١]

- بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ [البقرة : ٩٠]

- وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ [النساء : ٥٨]

- فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ [الأنعام : ١٣٦]

- ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾ اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٦﴾ [غافر : ٧٦]

- وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٣٩﴾ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿٤٠﴾ [الأنفال : ٤٠]

- وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٦﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ مَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿٩٧﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَ بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿٩٨﴾ وَ اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿٩٩﴾ [هود : ٩٦-٩٨]

التَّمْرِينُ (٤٢)

حوّلوا ما يأتي إلى العربية الفصحىٰ :

- ایک فوجی جرنیل نے ایک جنگ کے موقع پر اپنے ماتحت فوجی افسروں اور فوجیوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا:

دیکھو! ہم سب اس ملک کے شہری اور بہادر فوج کا حصّہ ہیں، ہماری اخلاقی اور منصبی ذمہ داری یہ ہے کہ جب ملک پر نازک وقت آئے تو ہم اس کی حفاظت کے لیے سیسہ پلائی دیوار بن جائیں اور دشمن کی ہر نقل و حرکت پر نگاہ رکھیں اور اسے اپنے ملک میں گھسنے کا موقع نہ دیں، کیوں کہ یہی وطن کے ساتھ وفاداری کا تقاضا ہے۔ تو بہت خوب ہے وہ فوجی جو وطن کی حفاظت کے لیے جان پر کھیلتے ہوئے بے جگری سے لڑے اور بہت برا ہے وہ سپاہی جو ایسے نازک وقت میں بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدانِ جنگ سے راہ فرار اختیار کرے۔

- اسکول کے پرنسپل نے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا:

عزیز طلبہ! تمھارے ماں باپ نے تمھیں اس اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیجا ہے، یہاں پر باصلاحیت اساتذہ پوری محنت اور اخلاص کے ساتھ تمھیں پڑھاتے ہیں، اور تمھیں ہوم ورک بھی دیتے ہیں اور اس کے متعلق تمھیں ضروری ہدایات بھی دیتے ہیں، تو بہت اچھے ہیں وہ طلبہ جو اسکول میں محنت سے پڑھتے اور گھر جاکر ہوم ورک کرتے ہیں اور ہمیشہ اپنے اساتذہ کی ہدایات کا خیال رکھتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ اور برے ہیں وہ طلبہ جو اسکول کا وقت غفلت میں گزارتے ہیں، گھر جاکر لایعنی اور بے فائدہ کاموں میں مصروف رہتے ہیں، برے دوستوں کی صحبت میں سارا وقت گزارتے، اور اپنے ہوم ورک کی طرف توجہ نہیں دیتے ہیں اور پھر امتحان میں فیل ہو کر اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔

پیارے بچو! تم ہماری قوم کے مستقبل ہو، تمھارے خاندان بلکہ پوری قوم کی امیدیں تم سے وابستہ ہیں، تمھاری کامیابی صرف تمھاری کامیابی نہیں ، بلکہ پورے خاندان اور قوم کی کامیابی ہے، جو تمھیں کامیاب اور اپنے مستقبل کو روشن دیکھنا چاہتی ہے۔

تو بہت خوب ہیں وہ بچے جو اپنی محنتوں اور کوششوں سے امتحانات میں ممتاز پوزیشن سے کامیاب ہوتے ہیں اور اپنی قوم کا سر فخر سے اونچا کرتے ہیں، نہایت مذموم ہیں وہ طلبہ جو شرارت اور غفلت کی وجہ سے امتحانات میں ناکام ہوتے ہیں اور اپنی قوم کی امیدوں پر پانی پھیرتے ہیں، پھر ساری زندگی رسوائی اور ناکامی کے ساتھ گزارتے ہیں، انسانی سماج میں ان کا کوئی وقار نہیں ہوتا، لوگ انھیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وہ اپنے خاندان کے لیے ایک بوجھ ہوتے ہیں۔

الباب الثاني
في
التمرينات العامّة

مصباح الانشاء اول و دوم میں عربی زبان کے نحوی قواعد ذکر کرنے کے بعد انھی سے متعلّق عربی اور اردو تمرینیں لکھی گئی ہیں، پھر اس (تیسرے) حصّے کے آغاز میں بھی باقی ماندہ قواعد لکھ کر ان سے متعلق مشقیں رکھی گئی ہیں، کیوں کہ کسی بھی عجمی ملک میں ابتدا میں عربی زبان کے نحوی قواعد کے بغیر صحیح طور پر ترجمہ، تعبیر، انشا اور خطوط نویسی سکھانا جوے شیر لانے سے کم نہیں۔

گزشتہ تمرینوں میں طلبہ کے لیے متعلّقہ ابواب کے اصول و قواعد کی پابندی ضروری تھی، اور ان میں استعمال ہونے والے جملے اور ترکیبیں انھی اصول کے مطابق استعمال کرنے ہوتے تھے، لیکن اب یہاں سے "آزاد تمرینوں" کا باب شروع ہو رہا ہے۔

ان کے بارے میں یہ یاد رکھیں کہ یہ مشقیں کسی خاص باب کے اصول و قواعد کی پابند نہیں ہیں، اس لیے ان میں جملوں کے اجزا کو حسبِ ضرورت آگے پیچھے کرنے، جملۂ اسمیہ کی جگہ جملۂ فعلیہ اور جملۂ فعلیہ کی جگہ جملۂ اسمیہ لانے کی بڑی حد تک گنجائش موجود ہے۔

مگر اس گنجائش کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ الفاظ و تراکیب سے بالکل آزاد ہو کر صرف مفہوم بیانی پر اکتفا کیا جائے اور اس طرح "ترجمہ" کے بجائے "ترجمانی" کی

صورت پیدا ہو جائے، بلکہ ضروری یہ ہے کہ ترجمہ کرتے وقت ممکنہ حد تک الفاظ اور تراکیب کی ترتیب اور نشست و برخاست کا لحاظ رکھا جائے، اور امثال و محاورات اور دیگر مقامات پر جہاں یہ لحاظ مشکل ہو وہاں ان کے الفاظ و معانی اور مواقعِ استعمال پر اچھی طرح غور کر کے مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہی ایک معتدل، متوازن اور منصفانہ طریقہ ہے۔

طلبہ کو یہ بات بھی ذہن نشیں رکھنی چاہیے کہ ترجمہ، ایک تطبیقی اور عملی چیز ہے، اس لیے بہتر ترجمہ کے لیے دونوں زبانوں کے الفاظ و محاورات کی اچھی معلومات کے ساتھ ہی توجہ اور شوق سے عرصۂ دراز تک مشق کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جو شخص جتنی زیادہ مشق کرتا ہے اس کا ترجمہ اُتنا ہی عمدہ، شائستہ، شان دار اور نکھرا ہوا ہوتا ہے۔

یہاں ترجمے سے متعلّق صرف اتنا ہی جاننا کافی ہے، باقی تفصیلات ان شاء اللہ تعالیٰ آگے کسی مناسب مقام پر آئیں گی۔

التَّمْرِينُ (٤٣)

ترجموا ما يلى إلى الأردية الفصيحة:

① الإسلام والطهارة

دعا الإسلام إلى النظافة والطهارة. قال تعالى: ﴿ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴾ . و قال صلى الله تعالى عليه وسلم: (الطهور شطر الإيمان). و أنزل الله الماءَ من السماءِ ؛ ليتطهّر به الإنسان. قال تعالى : ﴿ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ ﴾. و حثَّ الإسلام المسلمَ على نظافة جسدهٖ و ملبسِه و مَسْكَنِه ، و البيئة التي يعيش فيها.

يتوضّأ المسلم في اليوم خَمْسَ مرّاتٍ للصلاة. قال الرسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: " لا يقبل الله صلاةً بغير طهور". كما يتوضأ لأداء عبادات أخرى، مثلِ : قراءة القرآن، و الطواف حول البيت. و عند الوضوء يغسلُ الإنسان وجهه، و يديه، و رجليه. قال الله تعالى: ﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴾. إنّ الوضوء نظافة مستمرّة للجسمِ، يتكرر في اليوم كثيرًا، فيزيل الأوساخ.

لا يكتفي المسلم بالوضوء وحدَه ، بل يُضيف إلى ذلك الغسل، لنظافة الجسم كلّه. و يغتسل المسلم من الجنابة و لصلاة الجمعة ، و لصلاة العيدين. قال الرسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: " غسل يوم الجمعة واجبٌ على كل محتلم". و تغتسل المرأة إذا طهرت من الحيض و من النفاس.

و يهتمّ المسلم بنظافة ثوبه، كما يهتمّ بنظافة جسمه. قال تعالى: ﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴾ . [العربية بين يديك، الدرس: ٥٦، ص: ٢٢٥]

② نظافة البيئة

النظافة نوعان ؛ نظافة خاصّة ، و نظافة عامّة. فالنظافة الخاصّة نظافة جسم الإنسان و ثوبه و طعامه و بيته. أمّا النظافة العامّة ، فنظافة الأماكن العامة، كالشوارع و الحدائق. و تقع مسؤولية النظافة الخاصة على الأفراد. أمّا مسؤولية النظافة العامة، فتقع على الأفراد و الحكومات.

يقاس تقدُّمُ الدُّوَل – اليوم – بالنظافة ، فإذا كانت الدولة و سكّانها يهتمّون بالنظافة ، فهي دولة متحضِّرة، و إذا كانت الدولة و سكّانُها لا يهتمُّون بالنظافة ، فهي دولة متخلّفة. و هناك دول مشهورة في العالم بالنظافة، و هي قليلة مثل ماليزيا و سنغافورة . و هناك دولٌ أخرى مشهورة بالقذارة ، و هي كثيرة.

تُنفِقُ بعضُ الدُّول أموالًا كثيرة على النظافة ، و نُشاهِدُ – الآن – في كل مدينة عُمّال النظافة ، يجوبونَ الشوارِعَ ، يحملون حاويات النظافة ، و يضعونها في سيّارات خاصّة ، تحملُها خارجَ المدينة، لتُحْرقَ. و يُشارِكُ المُوَاطِنُ الدولةَ الاهتمامَ بالنظافة، حيث يضع النُّفايات الخاصّة ببيته ، والتي يجدها في الشوارع والحدائق في الحاويات ، و هذا ما دعا إليه الرسول – صلى الله تعالى عليه وسلم – ، في قوله : "إماطةُ الأذى عن الطريقِ صدقة".

[المصدر السابق : الدرس : ٥٨، ص: ٢٣٢]

التَّمْرِينُ (٤٤)

ترجموا ما يأتي من المقتطفات إلى العربية الفُصحىٰ:

- مذہب اسلام نہایت پاکیزہ اور پاکیزگی پسند مذہب ہے، وہ اپنے ماننے والوں

کو صفائی ستھرائی اپنانے اور پاکیزہ رہنے کی تعلیم و ترغیب دیتا ہے، اور طہارت و نظافت کی خوبیوں کو مختلف انداز میں اجاگر کرتا ہے، وہ اہل ایمان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے ذہن و دماغ کو بھی پاک رکھیں اور قلب و جگر کو بھی۔ اپنے اخلاق و عادات بھی پاکیزہ رکھیں اور طرز معاشرت بھی۔ وہ اپنی عبادات میں بھی پاکیزگی کا اہتمام کریں اور معاملات میں بھی۔ ان کے لباس اور بدن بھی پاک و صاف ہوں اور قیام گاہیں اور مکان بھی۔ وہ مال و جائداد میں بھی پاکیزگی کا اہتمام رکھیں اور زراعت و تجارت میں بھی۔ مختصر یہ کہ ان کا ظاہر بھی پاک و صاف ہو اور باطن بھی۔

- ہمارا مذہب ذہن و دماغ، فکر و خیال، قلب و جگر اور اخلاق و عادات کی پاکیزگی کے ساتھ ہی جسم اور بدن کی طہارت و نظافت کو بھی بڑی اہمیت دیتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ اسلام کا کلمہ پڑھنے والے جس طرح اپنے باطن کو ایمان و اسلام کے آبِ حیات سے پاکیزہ کر چکے ہیں اسی طرح ان کے بدن، ان کے جسمانی اعضا بھی طہارت و نظافت کا مرقع ہوں۔ اسی بنا پر ہمبستری کے بعد میاں بیوی دونوں پر غسل فرض ہو جاتا ہے اور غسل کیے بغیر ان کے لیے نماز جیسے اہم ربانی فریضہ کی ادائیگی کی بھی اجازت نہیں ہوتی۔

(اہل سنت کی آواز، نومبر ۲۰۰۵ء، ص:۳۸۱، مقالہ راقم الحروف)

- اے شہر مکہ! تیرے دامن میں ہی وہ مکان مقدس ہے جہاں خدا کا حبیب، دو عالم کا سرتاج، رحمت کونین، مولائے کل، ختم الرسل سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، عالم قدس سے دنیا میں جلوہ فگن ہوا۔ تیری آغوش میں رحمت ہر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک بچپن گزرا۔ تیری خاک پر چلتے پھرتے محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے ترپن سال گزرے، یہیں چالیس سال کی عمر تک تجھ پر نبی رحمت کو لوگ امین و صادق کے لقب سے پکارتے رہے، اور جب اس امین و صادق آمنہ کے لال، عبد اللہ کے درّ یتیم کو امانت الٰہیہ سونپی گئی تو تیری ہی سرزمین پر اس نے ظلم و سرکشی کی ہر آندھی کا نہایت صبر و استقلال سے مقابلہ کیا۔ (جادہ و منزل، ص:۳۸)

التَّمْرِيْنُ (٤٥)

ترجموا ما يأتى من النصوص إلى الأردية الفُصحىٰ:

(الف) العربية الفصيحة و أثرها

نشأت اللغة العربية في جزيرة العرب قبل الإسلام، و كان العربُ قبائلَ متفرّقة ، و كانت لبعض القبائل لهجات خاصّة بها. و كانت الاختلافاتُ قليلة بين تلك اللهجات. و كانت للعرب لغة مشتركة ، هي اللغة العربية الفصيحة؛ لغة الشعر والخطابة، التي كان العرب يتحدّثونَ بها. ثم جاء الإسلامُ ، و أنزل الله القرآن الكريم باللغة العربية الفصيحة. قال الله تعالى: ﴿ إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴾ أعطى القرآن الكريم بعض الألفاظ العربية القديمة معاني جديدة، و جاء بأساليبَ جديدة لم تعرِفها العربية من قبلُ . و كان القرآن سببا في نشأة علوم اللغة العربية؛ كالنحوِ والصرفِ و البلاغة ، والعلوم الإسلامية ، كعلم التفسير و الحديث و الفقه وغيرها.

أثّرت اللغة العربيةُ في لغات الشعوب الإسلامية، كالفارسية والأردية والسواحلية ، فأقرضتْها كثيرًا من الألفاظ ، و كُتِب كثير من تلك اللغات بالحرف العربي. و اقترضت لغاتٌ أخرى بعض الألفاظ العربية ، مثل: الإنجليزيّة والفرنسية والإسبانية.

[العربية بين يديك، درس: ٣٨، ص: ١٥١]

(ب) العربية لغةٌ عالـمية

كانت اللغة العربية لغة عالمية في العصر العبّاسي، الذي

ازدهرت فيه الحضارة الإسلامية، و كانت العربية لغة تلك الحضارة التي ترجمت إليها الكتب من اليونانية و الفارسية، و ألّف بها العلماء في الطب، والهندسة، والرياضيات، و العلوم، وغير ذلك.و حملت اللغةُ العربية تلك العلوم إلى أوروبا ، فكانت أساسَ الحضارة الغربية الحديثة.

مرّت بالعرب ـ بعد ذلك ـ عصورٌ من الضَّعفِ، ابتَعَدوا فيها عن دينهم ، و هَجَروا اللغة العربيةَ الفصيحةَ ، واستعملوا اللهجات، ثم جاء الاستعمارُ ، فحاربَ الثقافة الإسلامية واللغة العربية الفصيحة ، و شجَّعَ اللهجات، فكانت هناك لهجةٌ مصريةٌ، و أخرى مغربيّة ، و ثالثة سوريّةٌ ، و هكذا .... و قد أدّى هذا إلى تفرُّق العرب ، و بُعدِ بعضهم عن بعضٍ ، بحيثُ إذا سافرَ العربيُّ من بلده إلى بلد عربي آخر ، وجَدَ بعضَ الصُّعوبة في الاتصال بأهل ذلك البلد إذا تحدّثوا بلهجاتهم ، و لا يتحقق الاتصال التامّ بينه و بينهم، إلّا إذا كان الحديث باللغة العربية الفصيحة.

اختلفَ الأمر اليومَ ، فضعُفَت اللهجاتُ ، و قوِيَت اللغةُ العربيّةُ الفصيحة؛ بسبب التعليم و وسائل الاتصال الحديثة. و أصبحت العربية لغةً عالميَّةً مرّةً ثانيةً ، كالإنجليزيَّةِ ، والفرنسية، والإسبانيّة ، فهي إحدى اللغات الرسمية في هيئة الأمم المتحدة ، و هي اللغة السادسة في العالم ، يتحدّث بها أكثر من ٢٠٠ مِليونِ عربيّ ، و يؤدّي العبادات بها أكثر من مِلْيَارِ مسلم.

[المصدر السابق ، الدرس: ٤٠، ص: ١٥٨]

التَّمْرِينُ (٤٦)

حوّلوا النصوص التالية إلى العربية الفُصحىٰ:

● اسلام در اصل خدا اور رسول کی فرماں برداری کا نام ہے اس لیے بندۂ مسلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی خواہش نفس سے پہلے خدا اور رسول کی خوشنودی کو دیکھے۔ جس کام میں اپنے جسم و جان کے خالق و مالک جلّ جلالہ اور اپنے ایمان و عمل کے ہادی و مربّی علیہ الصلاۃ والسلام کی رضا دیکھے اس کی بجا آوری کرے اور جس میں ناراضی و غضب کی بو پائے اس سے دور بھاگے۔ یہی شانِ ایمان ہے۔ یہی تقاضاے اسلام ہے۔ دنیاے فانی کی رعنائیوں اور حیات ناپائدار کی لذتوں پر فریفتہ ہونا اُس کا کام ہے جس کے فکر و خیال میں اس جہاں کے سوا کوئی جہاں نہیں اور جس کی نظر میں اِس زندگی کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ بندۂ مومن تو اُس جہان کی آبادکاری کے لیے فکر مند رہتا ہے جس کا ایک دن یہاں کے پچاس ہزار سال کے برابر ہے، اُس کا مطمح نظر اُس حیات کی رعنائیاں ہوتی ہیں جسے زوال نہیں، وہ اُس گھر کی ویرانی سے ڈرتا ہے جس میں اُسے ہمیشہ رہنا ہے۔
(مضمون علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ)

● ترجمے کا کام بظاہر بہت آسان معلوم ہوتا ہے لیکن جن لوگوں نے کبھی اس دشت مغیلاں کی سیّاحی میں آبلہ پائی کا مزہ پایا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ کما حقہ ترجمے کا کام بہت مشکل اور دشوار ہے کیوں کہ ترجمہ کسی عبارت کے مفہوم کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنے کا نام ہے جس کے لیے دونوں زبانوں سے واقفیت کے ساتھ ان کے محاورات، ضرب الامثال اور دیگر متعلقات میں مہارت بھی ضروری ہے۔ یہ اس قدر نازک اور زہرہ گداز کام ہے کہ اس میں ذرا سی چوک ہوئی تو بجاے ترجمہ کے "رَجم" کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ پھر اس عمل کی نزاکت و اہمّیت اُس وقت اور بڑھ جاتی ہے جب زیر ترجمہ عبارت نظم کی ہو اور اس کی حیثیت علمی و فنی سے کہیں زیادہ مذہبی اور دینی ہو۔
(بردۂ مدحت، مقدمہ، ص:۲۰)

- اسلام نے غیر مسلم اقوام کے ساتھ عدل و انصاف اور رواداری کی جو غیر معمولی مثالیں تاریخ کے صفحات پر رقم کی ہیں ان کو زبان سے جھٹلا دینا تو ممکن ہے مگر ضمیر کی آواز کو دبا دینا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اسلام نے جہاں مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی ہے وہیں غیر مسلم قوموں کے ساتھ خوش اخلاقی اور اچھے برتاؤ کی بڑی تاکید کی ہے خواہ وہ متحارب ہوں یا غیر متحارب، دوسرے ممالک کے رہنے والے ہوں یا بلادِ اسلام میں خلافت اسلامیہ کے پرچم کے سایے میں زندگی بسر کرنے والے۔ متحارب قوموں کے ساتھ حسن سلوک کا جو معیار اسلام نے مقرر کیا ہے وہ دنیا کی متمدن اقوام کے رویّے سے کہیں زیادہ ارفع و اعلیٰ ہے۔

قاموس

الكلمات الصعبة

(مشکل الفاظ کے معانی)

تالیف

مولانا محمد رئیس اختر مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور
اعظم گڑھ، یوپی

ہدایات:

۱- پہلے عربی الفاظ کے معانی دیے گئے ہیں، پھر اردو الفاظ کے معانی لکھے گئے ہیں۔

۲- الفاظ کی ترتیب میں مادّے (حروفِ اصلیہ) کا اعتبار کیا گیا ہے۔

۳- یہ ترتیب حروفِ تہجی کے اعتبار سے رکھی گئی ہے۔

قاموس الكلمات الصعبة

عربی-اردو

[أ]

اَلْمَآثِرُ (و) **المأثرة و اَلْمَأْثُرَةُ**: کارنامے، قابل تحسین عمل، موروثی خوبیاں

الآثَامُ (و) **الإِثْمُ**: گناہ، جرم

اَلْمَآذِنُ (و) اَلْمِئْذَنَةُ: منارے، مینار، گنبد

تَأَجَّجتِ النَّارُ: آگ بھڑکنا

الأَذَى: تکلیف، تکلیف دہ چیز، کوفت، ضرر رساں

آسِيَةُ الصُّغرى: ایشیائے کوچک

الأَسَاسُ (ج) **اَلْأُسُسُ**: بنیاد

إسْبَانِيا: اسپین

(اللغةُ) **الإِسْبَانِيَّة**: اسپین کی زبان، ہسپانوی زبان، اسپینش زبان

اَلأُسْرَةُ (ج) **اَلْأُسَرُ**: خاندان، کنبہ، فیملی

الأُفُول: چھپ جانا، ختم ہونا، غروب ہونا

الأُقَاتُ (و) **الأُقَّةُ** : چار سو درہم یا ۱۲۴۸ر گرام کی مقدار کا وزن

الإِقْلِيمُ (ج) **الأَقَالِيم**: ملک

الأَمَلُ (ج) **اَلآمَالُ**: امید، توقع، آرزو، خواہش

اَلآنَاءُ(و) **الأَنْيُ، اَلإِنْيُ** : دن یا رات کے اوقات

الأَوَّابُ: بہت توبہ کرنے والا، بہت لوٹنے والا، بہت رجوع لانے والا

[ب]

أَبَادَهُ: ہلاک کرنا، تباہ کرنا، مار دینا

ابتغى وَجهَ اللهِ: اللہ کی رضا چاہنا، اللہ کی خوشنودی تلاش کرنا

ابْتَغَى: چاہنا، طلب کرنا، تلاش کرنا، خواہش کرنا

الأَبْغَضُ: سب سے ناپسندیدہ

بَارَزَهُ مُبَارَزَةً: مقابلہ کرنا

بَاضَتِ الدَّجَاجَةُ وغيرُها (ض) : انڈے دینا

اَلْبِئْرُ المُعَطَّلَةُ (ج) الأَبْؤُرُ، الآبَارُ، اَلْبِيَارُ: بے کار کنواں، غیر مستعمل کنواں

اَلْبَأْسُ: عذاب، بہادری، قوت، سختی، خوف، حرج، اعتراض

البَحثُ عن (ف): چھان بین کرنا، تلاش کرنا، تفتیش کرنا

بَدَا (ن): ظاہر ہونا، رونما ہونا، خیال میں آنا

بَرَعَ (ف): فوقیت لے جانا، ماہر ہونا، صاحبِ کمال ہونا، باکمال ہونا

اَلْبِرُّ: حسن سلوک، نیکی، احسان، اطاعت

اَلْبَرَاثِنُ (و) **اَلْبُرْثُنُ**: پنجے، چنگل

اَلْبِرْسِيْمُ: ایک قسم کی گھاس جو جانوروں کا چارہ ہے، برسیم

بَرَّهُ (ن، ض): حسن سلوک کرنا، خدمت کرنا، اطاعت کرنا

بَرْهَنَ الشيءَ، وعليه، وعنه: دلیل دینا، دلیل قائم کرنا

اَلْبِضْعُ: چند، تین سے نو تک کے عدد پر بولا جاتا ہے

اَلْبِطَالَةُ: بے کاری، بے روزگاری

اَلْبُطُوْلَةُ (ج) البطولات: بہادری، دلیری، ہیروشپ، شہسواری

اَلْبِقَاعُ (و) اَلْبُقْعَةُ: زمین کے ٹکڑے، زمین کے حصے

اَلْبَلَحَةُ: کچی کھجور

اَلْبِلَى: بوسیدگی، فنا، کہنگی

اَلْبُنْيَانُ: عمارت، مکان، تعمیر

اَلْبَيَاتُ: اچانک بوقتِ شب کسی کام کا ہونا، رات کے وقت کا حملہ

اَلْبَرِيْءُ (ج) الأَبْرِيَاءُ، اَلْبُرَآءُ: بے گناہ، بے قصور، بری

بَطِرَ (س): اترانا، اکڑنا، پھولے نہ سمانا

بَطِيْءُ الرِّضَا: دیر میں راضی ہونے والا

بَطِيْءُ الغَضَبِ: دیر میں غصہ ہونے والا

اَلْبُغْيَةُ: چاہت، طلب، خواہش، مقصد

بَقَرَ (ن) بَقْراً: پیٹ پھاڑنا، شیرازہ بکھیرنا

اَلْبَهْجَةُ: دل کشی، شادابی، رونق

اَلْبِيْئَةُ (ج) اَلْبِيْئَاتُ: ماحول

تَبَوَّأَ المكانَ وبه: اقامت کرنا، رہنا، ٹھہرنا

اَلْمُتَبَطِّلُ: بے کار، بے روزگار

اَلْمُسْتَبِدُّ: ظالم، مطلق العنان، خود مختار

[ت]

أَتْقَنَهُ: استحکام بخشنا، مضبوط کرنا اور پختہ کرنا، مہارت حاصل کرنا

التُّرْبَةُ (ج) التُّرَبُ : مٹی، قبرستان، گورستان

التَّفَاهَةُ: بےلطفی، پھیکاپن، حقارت، گھٹیاپن

التَّوْبَةُ النَّصُوْحُ: سچی توبہ، خالص توبہ، دل سے توبہ

المَتَاعِب (و) المَتْعَبُ وَالْمَتْعَبَةُ: مشکلات، پریشانیاں، دشواریاں، مشقتیں

اَلْمُتْقِنُ: استحکام بخشنے والا، مضبوط کرنے والا، پختہ کار

[ث]

الاسْتِثْمَارُ: سرمایہ کاری

تَثَاءَبَ: جمائی آنا، جمائی لینا

ثَقُلَتْ خُطَاهُ: قدموں کا بوجھل ہونا، کمزور ہونا، سست ہونا

الثّباتَ على....: ثابت قدم رہنا، قائم رہنا

الثَّقَافَةُ (ج) الثقافات: تعلیم و تربیت، تہذیب، کلچر، شائستگی

الثَّلْجُ (ج) الثُّلُوْجُ: برف

الثَّوْرَةُ العَارِمَةُ: کھلی ہوئی بغاوت، شدید بغاوت، سخت شورش

الْمُثَقَّفُ: تعلیم یافتہ، شائستہ، مہذب

اَلْمَثْوَى: ٹھکانا، منزل، قیام گاہ

[ج]

أَجَابَةٌ: جواب دینا، لبیک کہنا

الاجْتِمَاعُ: اتحاد و اتفاق، شیرازہ بندی، معاشرت

اِجْتَهَدَ: پوری کوشش کرنا، محنت کرنا، جدوجہد کرنا، تگ و دو کرنا

أَجْدَبَ الْمَكَانُ: قحط زدہ ہونا، خشک ہونا، سوکھا پڑنا

أَجْدَى: نفع بخش ہونا، فائدہ مند ہونا، مفید ہونا

اَلْجَامِعَاتُ الْفَتِيَّةُ: نئی یونیورسٹیاں

اَلْجُبْنُ: بزدلی، کم ہمتی

اَلْجَدَارَةُ: لیاقت، اہلیت، صلاحیت

اَلْجِدِّيَّةُ: سنجیدگی، بردباری

اَلْجَرَّةُ (ج) اَلْجَرُّ وَالْجِرَارُ: گھڑا

اَلْجَمْرَةُ (ج) الجَمَرات، الجِمَار: انگارہ

اَلْجَمْعِيَّـاتُ (و) اَلْجَمْعِيَّـةُ: انجمن، تنظیم، سوسائٹی، ایسوسی ایشن، کمیٹی، کونشن

اَلْجُنْدِيُّ الْمُرَابِطُ: سرحد پر پڑاؤ ڈالنے والا فوجی

اَلْجَوَارِحُ (و) اَلْجَارِحَةُ: (ظاہری) اعضائے انسانی

اَلْجَوْفُ (ج) اَلْأَجْوَافُ: پیٹ، شکم

اَلْجِيَاعُ (و) اَلْجَائِعُ: بھوکے، فاقہ مست

اَلْجِيْرَانُ (و) اَلْجَارُ: پڑوسی، ہم سایہ لوگ

اَلْجِيْلُ (ج) اَلْأَجْيَالُ: قوم، نسل

اَلْجِيْلُ الصَّاعِدُ: ترقی پذیر قوم

اَلْمُجْتَمَعُ (ج) اَلْمُجْتَمَعَاتُ: معاشرہ، سماج، سوسائٹی، میٹنگ، جلسہ گاہ

اَلْمُجِدُّ: محنتی، کوشش کرنے والا، سنجیدہ

التَّجَارِبُ (و) التَّجْرِبَةُ: تجربے، آزمائشیں

تَجَبَّرَ: تکبر کرنا

جَابَ (ن): طے کرنا، سفر کرنا

جَادَ عليه جُوْدًا (ن): بخشش کرنا، انعام کرنا

جَالَدَ: مقابلہ کرنا

جَاوَرَ الْمَدِيْنَةَ: قریب ہونا، پڑوسی ہونا

جَدَّ الجِدُّ (ض): معاملے کا سخت ہونا، سنگین ہونا

جَدَّ جِدًّا (ض): محنت و کوشش کرنا

جَلَبَ عليه (ن): ایک جگہ سے دوسری جگہ لانا نقصان پہنچانا، سبب بننا

جَلِيْسُ السُّوْءِ (ج) اَلْجُلَسَاءُ وَ الْجُلَّاسُ: بُرا ہم نشین، بُرا ساتھی

جَوْهَرَةُ الْحُرِّيَّةِ: آزادی کی حقیقت، حقیقی آزادی، آزادی کا قیمتی موتی

جَيِّدٌ جدًّا: بہتر، بہت اچھا، امتحان میں کامیابی کا اعلیٰ درجہ

[ح]

اِحْتَبَى: جبوہ باندھنا

اِحْتَذَى: پیروی کرنا، نقش قدم پر چلنا، آئیڈیل بنانا، اتباع کرنا

احتَفَلَ بِفُلَانٍ: اعزاز و اکرام کرنا، خیر مقدم کرنا

اِحْتَفَلَ بيومٍ أَوْعِيْدٍ: دن یا جشن منانا

احتفى به احتفاءً: اکرام کرنا، خیر مقدم کرنا

أَحْدَثَ الشَّيْءَ: سبب بننا، وجود میں لانا، ایجاد کرنا

أَحْسَنَ عِشْرَتَهُ: اچھے طریقے پر رہنا، اچھے طریقے پر رہن سہن اختیار کرنا

أَحْصَى الشَّيْءَ: شمار کرنا

الْأَحْقَادُ (و) اَلْحِقْدُ: بغض وعناد، دشمنی، کینہ

الْأَحْوَاضُ (و) اَلْحَوْضُ: تالاب، حوض، پانی کی ٹنکی

إِسْتَحَالَ الشَّيْءُ: کسی چیز کا بدل جانا

اُحْدُرْ بِهٖ: لے جانا، نیچے اتارنا

التَّحَدِّيَاتُ: چیلنجز

التَّحْقِيْقُ: عملی جامہ پہنانا، بروئے کار لانا، ثابت کرنا، یقینی بنانا

تَحْقِيْقُ الرَّخَاءِ: خوش حالی کو عملی جامہ پہنانا

التَّحَلِّي بِالشَّيْءِ: آراستہ ہونا، مزین ہونا، متصف ہونا

تَحَلّٰى بِهٖ: آراستہ ہونا، مزیّن ہونا، متصف ہونا

اَلْحَافِلُ: بھرا ہوا، لبریز

اَلْحَاوِيَاتُ: کنٹینرز، ڈبے

اَلْحَجِيْجُ (و) اَلْحَاجُّ: حاجی لوگ، حجاج

اَلْحُرَّاسُ (و) الْحَارِسُ: پہرے دار، محافظ، نگہبان

اَلْحَرِيْرُ: ریشم، سِلک، ریشمی کپڑا

اَلْحَرِيْمُ: گھر کی عورتیں، خواتین، بیوی

اَلْحُسَامُ الْمُهَنَّدُ: ہندستانی تلوار

اَلْحَشَرَاتُ (و) اَلْحَشَرَةُ: کیڑے مکوڑے

اَلْحَضَانَةُ: پرورش، بچوں کی نگہداشت، دایہ گری

اَلْحَكِيْمُ (ج) اَلْحُكَمَاءُ: دانشور، فلسفی

اَلْحَلُّ وَالتَّرْحَالُ: سفر وحضر

اَلْحَلِيْفُ (ج) الْأَحْلَافُ وَالْحُلَفَاءُ: ساتھی، رفیق، لازم

اَلْحَنَانُ: محبت وشفقت، مہربانی، رحم دلی

الحَافَّةُ والحَافَةُ: کنارہ

الحَافِظِيْنَ: نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے، کراما کاتبین

حَالِكَةُ الظُّلْمَةِ: سخت تاریک

حَاوِيَاتُ النَّظَافَةِ: کوڑے دان، حفظانِ صحت کے لیے رکھے گئے کنٹینرز (Containers)

حَثَّ عَلَيْهِ (ن): آمادہ کرنا، ابھارنا، اکسانا

الحَدِيْقَةُ الزَّاهِرَةُ: خوش نما باغ، خوبصورت باغ

الحَذِرُ: ڈرا ہوا، خوف زدہ، دہشت زدہ

الحِصَّةُ (ج) اَلْحِصَصُ: گھنٹی، پریڈ

حَصَلَ عَلَى الشَّيْءِ (ن): پانا، حاصل کرنا

الحَضَارَاتُ (و) اَلْحَضَارَةُ و الحِضَارَةُ: تہذیب وتمدن، شہریت، شہری زندگی

حَفَّ الشَّيْءَ (ن): گھیرنا، احاطہ کرنا

حَكَمَ (ن): فیصلہ کرنا

حَلَّ مَكَانَهٗ (ن، ض): جگہ لینا، قیام کرنا

الحِلِيُّ (و) اَلْحِلْيَةُ: زیورات، سامانِ زینت

اَلْمُتَحَضِّرَةُ: متمدن، تہذیب یافتہ

اَلْمُحَاوَلَاتُ: کوششیں، ارادے

المُحْتَلُّ: جبراً قبضہ کرنے والا، جابرانہ طور پر قابض

اَلْمُحِيْطَاتُ الْمِلْحَةُ: کھارے سمندر، دریائے شور

[خ]

اَلْخَاوِيَةُ: گری ہوئی

اِخْتَالَ: تکبر کرنا، اکڑ کر چلنا، اترانا

أَخْرَجَتِ الْمَطَابِعُ الْكُتُبَ: کتابیں، چھاپنا، شائع کرنا، منظر عام پر لانا

أَخْزَى الرجلَ: رسوا کرنا، ذلیل کرنا، شرمندہ کرنا

أَخْلَصَ النُّصْحَ: سچی بہی خواہی کرنا، سچا خیر خواہ ہونا

تَخَلَّصَ: نجات پانا، چھٹکارا پانا، خلاصی پانا

التَّخَلُّقُ بالشَّيْءِ: آراستہ ہونا، مزین ہونا

تَخَلَّى عنه: چھوڑنا، دست بردار ہونا

التَّخْلِيْدُ: حیات ابدی بخشنا، حیات جاودانی عطا کرنا، زندۂ جاوید کرنا

تَخَيَّلَ الرَّجُلُ: تکبر کرنا، غرور کرنا

خَاضَ الْمَعركةَ (ن): میدان جنگ میں کود پڑنا، میدان کارزار میں گھسنا

خَتَلَهُ (ن) خَتْلًا و خَتَلَانًا: فریب دینا، چال چلنا

خَرَجَ عليه (ن) خُرُوْجًا: بغاوت کرنا، علم بغاوت بلند کرنا، لڑنے کے لیے نکلنا

الْخِصَالُ (و) اَلْخَصْلَةُ: عادتیں، خصلتیں

الْخِصْبُ: شادابی، زرخیزی

اَلْخَضِرَةُ: سرسبز و شاداب، ہری بھری

اَلْخَطَوَاتُ (و) الْخَطْوَةُ: قدم کی حرکت، ڈگ، دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ

الْخِلَالُ (و) اَلْخَلَّةُ: عادتیں، خصلتیں

خَلَفَ فلانًا خَلْفًا و خِلَافَةً (ن): جانشین ہونا، خلیفہ ہونا، قائم مقام ہونا

اَلْخُمُوْلُ: گمنامی

اَلْخَيْطُ (ج) اَلْخُيُوْط، الأَخْيَاط، اَلْخُيُوْطَةُ: دھاگا، سوت

مَا أَخْصَبَ أَرْضَهَا!: کتنی سرسبز و شاداب ہے اس کی زمین!

اَلْمُخَدِّرَاتُ: منشیات، نشہ آور اشیا

اَلْمُخِيْفَةُ: خوف ناک، ڈراؤنا، دہشت ناک

[د]

الْإِدَانَةُ: قصوروار ٹھہرانا، کمینہ ٹھہرانا، مذمت کرنا

اَلْأَدْوَاحُ (و) الدَّوْحَةُ: بڑے پھیلے ہوئے درخت، بڑے سائبان

تَدَارَسَ الطَّلَبَةُ الكِتَابَ: مذاکرہ کرنا، تکرار کرنا

تَدَفُّقُ الْمِيَاه: پانی کا گرنا، پانی کا ابلنا، جوش کے ساتھ نکلنا

تَدَلَّى: لٹکنا

الدَّائِرةُ: چلنے والا

دَرَّ (ن،ض) دَرًّا: اضافہ کرنا، زیادہ کرنا

الدُّرُّ (و) الدُّرَّةُ: بڑے موتی، موتی

الدَّعَائِمُ (و) الدِّعَامَةُ: ستون، کھمبے، سہارے

الدِّفْءُ: گرمی، گرمائی، حرارت

دَنَا (ن) دُنُوًّا منه و إليه: کسی چیز کے قریب ہونا

دُوْدَةُ القَزِّ (ج) الدُّوْدُ وَالدِّيْدَانُ: ریشم کا کیڑا

الدُّوَلُ (و) الدَّوْلَةُ: حکومتیں، گورنمنٹ، ریاستیں

الدَّوْلَةُ المُتَخَلِّفَةُ: پس ماندہ ملک، پچھڑی ہوئی ریاست

الْمُدَرِّبَاتُ على التَّمْرِيضِ: تیمارداری کے لیے تربیت یافتہ عورتیں، ٹرینڈ نرسیں

الْمَدْرَسَةُ الابتِدَائِيَّةُ: پرائمری اسکول، ابتدائی درس گاہ

مُدِيْرُ الْمَدْرَسَةِ: مدرسے کا ناظم، مہتمم

[ذ]

اَلْمُذَاكرة: مطالعہ، تکرار

اَلْمُذْنِبُ: مجرم، گنہ گار، خطاکار

تَذَكَّرَ: یاد کرنا، نصیحت حاصل کرنا

الذِّكْرَى (ج) اَلذِّكْرَيَاتُ: یادگار، یاد، نصیحت

[ر]

أَرَاقَ: بہانا، جاری کرنا

أَرْغَمَهُ: مجبور کرنا

الأَرْقَى كَعْبًا: انتہائی بلند رتبہ

الأَرْوَعُ: انتہائی حسین، خوش گوار

الرَّاسِخُ: مضبوط، پختہ

رَاضَ نَفْسَهُ رَوْضًا و رِيَاضًا (ن): عادی بنانا، رام کرنا، قابو پانا

رَاقَبَهُ: نگہبانی کرنا، حفاظت کرنا، دیکھ بھال کرنا، نگرانی کرنا

رَاقَهُ الشَّيْءُ: بھانا، پسند آنا، اچھا لگنا

رَاوَحَ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ: دو چیزوں کو اَدل بدل کرنا، کبھی یہ ہونا کبھی وہ ہونا

الرَّايَةُ (ج) الرَّايَاتُ: جھنڈا، عَلَم

الرَّائِدُ (ج) الرُّوَّادُ والرَّادَةُ: قائد، رہنما

الــرَّأْيُ السَّــدِيْدُ: درست رائے، معقول رائے، مضبوط رائے

رُبُوْعُ المعمورة: آباد زمین کے خطے

الرَّبِّيُّ: لوگوں کا بڑا گروہ، پرہیزگار عالم، یہودی عالم

الرَّبِيْعُ (ج) الأَرْبِعَةُ والرِّبَاعُ: موسم بہار

رِجَالُ الدَّوْلَةِ: حکومت کے کارندے، حکومت کے آدمی

الرَّخَاءُ: خوش حالی، آسودگی، کشادگی

الرَّزِيَّةُ (ج) الرَّزَايَا: بڑی مصیبت، مصیبت

الرَّشِيْدُ: سیدھا، صحیح، ہدایت والا، درستگی والا

الرَّصَاصُ: گولی، چھرّا

رَضِيُّ الخُلُقِ: پسندیدہ اخلاق والا، خوش اخلاق

رَعَى الشَّيْءَ: حفاظت کرنا، نگرانی کرنا، خیال رکھنا

الرَّعْيُ: جانور چرانا، گلّہ بانی

الرَّغَبُ: خواہش

الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ: ملا ہوا انعام، انعام میں دیا ہوا عطیہ

رَفْرَفَتِ الرَّايَةُ: پرچم لہرانا، جھنڈا بکھرنا

رَفَهَ رَفْهًا و رِفْهًا و رُفُوْهًا (ن،ك): خوش حال ہونا، آسودہ ہونا

الرُّقْعَةُ الزِّرَاعِيَّةُ: زراعتی زمین، زراعتی خطہ

رَقِيَ (س): ترقی کرنا، آگے بڑھنا، عروج پانا

رَوَّاه: سیراب کرنا، آب پاشی کرنا

الرَّوْضَةُ: نرسری اسکول، خوبصورت باغ

الرَّوْعُ: ڈر، خوف، دہشت، گھبراہٹ

الرِّيْفُ (ج) الأَرْيَافُ و الرُّيُوْفُ: دیہات، سرسبز زمین، سبزہ زار

اَلْمُتَرَوِّي: غور وفکر کرنے والا

اَلْمُرَابِطُ: سرحد پر پڑاؤ ڈالنے والا

اَلْمَرَافِقُ (و) **اَلْمِرْفَقُ:** کہنیاں

اَلْمُرْتَشِيْ: رشوت خور، رشوت لینے والا

مُرْتَعِدُ الْفَرَائِصِ: پھڑکتے شانے والا، گھبرایا ہوا، ڈرا ہوا، دہشت زدہ

اَلْمَرْحَلَةُ الإبْتدائية: ابتدائی مرحلہ، پرائمری اسٹیج

المَرْحَلَةُ الثَّانَوِيَّة: ثانوی مرحلہ، سکنڈری مرحلہ، سکنڈری اسٹیج

اَلْمَرْحَلَةُ الجَامِعِيَّة: جامعاتی مرحلہ، یونیورسٹی کا مرحلہ، یونیورسٹی اسٹیج

اَلْمَرْحَلَةُ الْمُتَوَسِّطَة: درمیانی مرحلہ، مِڈل اسٹیج

مُرَوَّعُ الْقَلْبِ: خوف زدہ دل والا، گھبرائے ہوئے دل والا

[ز]

أَزَارَ الْمَدِيْنَةَ: دکھانا، زیارت کرانا، لے جانا

الازْدِرَاءُ: حقیر سمجھنا، ذلیل سمجھنا، کم تر سمجھنا

اِزْدَهَرَ: خوشی سے چہرے کا کھل جانا، عروج پانا، پھلنا پھولنا

أَزْهَقَ اللهُ الْبَاطِلَ: اللہ کا باطل کو مٹانا

زَارَه (ن) زَوْرًا وَزِيَارَةً: کسی سے ملاقات کرنا، ملنے کے لیے آنا یا جانا

الزَّمْهَرِيْرُ: سخت سردی، کڑاکے کا جاڑا

الزَّمْهَرِيْرُ الْمُهْلِكُ: جان لیوا سردی، ہلاکت خیز کڑاکے کی سردی

الزَّمِيْلُ (ج) **الزُّمَلَاءُ:** ساتھی، رفیق

زَهِدَ فِيْه (س): کنارہ کش ہونا، بے رغبت ہونا، الگ ہونا، چھوڑنا

مَرَاكِزُ الْمُقَاوَمَةِ الشَّعْبِيَّةِ: عوامی مزاحمت کے مراکز

المَزَارِعُ التَّجْرِيْبِيَّة: تجرباتی فارمس

[س]

أَسَاءَ إِلَيه: کسی کے ساتھ بد سلوکی کرنا، بدنما کرنا، داغدار کرنا

اِسْتَسْلَمَ: ہار ماننا، ہتھیار ڈالنا

اِسْتَمَعَ له: غور سے سننا، دھیان دینا، گوش برآواز ہونا

الإسْعَافُ: امداد، ریلیف

أَسْعَدَهُ: کامیاب و بامراد بنانا، خوش نصیب بنانا، نیک بخت بنانا

أَسْعَفَ فلانًا: ہمدردی اور اخلاص کا برتاؤ کرنا، امداد کرنا، حاجت روائی کرنا

الأسْلَس قيادًا: انتہائی فرماں بردار

الأسْنَانُ (و) **السِّنُّ:** دانت، دندانے

الإسْهَامُ: شریک ہونا، حصہ لینا

اِنْسَابَ: بہنا

تَسَوَّلَ: مانگنا، بھیک مانگنا

السَّائِرُ: باقی

سَادَ (ن) سِيَادَةً وسُؤْدَدًا: بالادست ہونا، پھیلنا، عام ہونا، چلن ہونا

سَاعَدَهُ عَلَى الأمْرِ: کسی کی کسی کام پر مدد کرنا

سَجَّلَ: لکھنا، قلم بند کرنا، درج کرنا، رجسٹر میں لکھنا

سَدَّ الحَاجَةَ (ن): ضرورت پوری کرنا، حاجت روائی کرنا، حاجت برآری کرنا

السِّرْبُ (ج) **الأَسْرَابُ**: پرندوں کا جھنڈ، جانوروں کا گلّہ

سُرْعَةُ الْقِيَامِ: جلدی اٹھنا

سَرِيْعُ الحِفْظِ: جلدیاد کرنے والا، زود حفظ

سَرِيْعُ الفَيْءِ: جلدی ٹھنڈا ہونے والا

سَطَرَ الكِتَابَ (ن ، تفعيل): لکھنا، تحریر کرنا، قلم بند کرنا

سَعَى (ف): دوڑنا، چلنا

سَقَاهُ: پانی سے سیراب کرنا

السُّكَّانُ (و) **السَّاكِنُ**: باشندے، رہنے والے

السَّكِيْنَةُ: اطمینان، سکون، سنجیدگی، وقار

السَّلَاسِلُ (و) **السِّلْسِلَةُ**: زنجیریں

سَلَبَ (ن): چھیننا، لوٹنا، اُچک لینا

السُّلْطَانُ: دلیل، حجت، بادشاہ

سَلِمَ سَلَامَةً وسَلَامًا (س): محفوظ رہنا، نجات پانا

السُّلُوْكُ: کردار، روش، طرزِ عمل، برتاؤ

السَّلِيْمُ: صحت مند، تندرست

السَّمْحُ: سخی، فراخ دل، فیاض، دریادل

السُّمْعَةُ: شہرت، ساکھ، ناموری

سَمَكَ الشَّيْءَ سَمْكًا (ن): بلند کرنا

السَّمَنُ: گھی

سَهَا سَهْوًا (ن): غافل ہونا، بھولنا

(اللغةُ) السَّوَاحِلِيَّةُ: ساحلی (زبان)

السَّوَاسِيَةُ: برابر

السُّوْءُ (ج) **الأَسْوَاءُ**: برائی، تکلیف واذیت

السُّوْقُ الْعَرَبِيَّةُ الْمُشْتَرَكَةُ: مشترک عرب منڈی

سَوَّى الطَّرِيْقَ له: سیدھا راستہ دکھانا، راستہ ہموار کرنا

السِّيَاسَةُ: سربراہی، سیاست، جہاں بانی، حکم رانی

السِّيَاسِيَّةُ (اسم منسوب)

السَّيِّدَاتُ: خواتین

السَّيِّءُ الأَخْلَاقِ: بداخلاق

اَلْمُتَسَرِّعُ: جلدی کرنے والا، تیزی کرنے والا

المَسْئُوْلِيَّة (ج) **اَلْمَسْئُوْلِيَّاتُ**: ذمہ داری

المُسْتَوَى (ج) **المُسْتَوَيَاتُ**: سطح، معیار، پیمانہ

اَلْمَسْعَى الدَّءُوْبُ: پیہم کوشش، جُہدِ مسلسل، سعیِ پیہم، عمل پیہم

[ش]

الإِشَادَةُ: پختہ کرنا، بلند کرنا، عالی شان کرنا

اِشْتَهَى: خواہش کرنا، دل چاہنا

أَشْرَفَ عليه: نگرانی کرنا، دیکھ ریکھ کرنا

الشَّارِبُ (ج) **الشَّوَارِبُ**: مونچھ

الشَّاهِرُ: تلوار سونتنے والا

الشَّاهِقَةُ: بلند وبالا

الشُّؤُوْنُ (و) **الشَّأْنُ**: معاملات، امور

الشِّبْرُ (ج) **الأَشْبَارُ**: بالشت

الشَّتّى (و) الشَّتِيتُ: مختلف، متفرق، منتشر، گوناگوں

الشَّدائدُ (و) الشَّدِيدَةُ: مصائب، سختیاں، پریشانیاں

شَدِيدَةُ الْقَرِّ: سخت ٹھنڈی، شدید ٹھنڈک والی

الشَّرَاهَةُ: خواہش، حرص

شَرَّفَهُ: عزت بخشا، حیثیت بلند کرنا، باعظمت بنانا

الشَّرِكَاتُ (و) الشَّرِكَةُ: کمپنیاں

الشَّطْرُ (ج) الْأَشْطُرُ والشُّطُوْر: نصف، آدھا، کسی چیز کا جز

الشِّعَارُ (ج) الْأَشْعِرَةُ والشِّعَارَاتُ: علامت، خاص نشانی، شعار

الشُّعْبَةُ (ج) الشُّعَبُ: شاخ، حصہ، فرقہ، گروہ، برانچ

شِعْرٌ عَادِيٌّ: معمولی شاعری

الشُّعُوْبُ (و) الشَّعْبُ: قومیں، بڑے قبائل، عوام، پبلک، اقوام

الشَّغَفُ: فریفتگی

شَمَّرَ الْحَرْبُ عَنِ السَّاقِ: لڑائی کے شعلے بھڑکنا، سخت لڑائی ہونا، گھمسان کی جنگ ہونا

الشَّهَادَةُ (ج) الشَّهَادَاتُ: سند، سرٹیفکیٹ، تصدیق نامہ، تصدیق، اقرار

الشَّهَادةُ الجامِعِيَّةُ: یونیورسٹی کی ڈگری

شَهَادَةُ الدُّكْتُوْراه: ڈاکٹریٹ کا سرٹیفکیٹ/ڈگری

شَهَادَةُ الماجِسْتِيْرِ: ایم۔اے۔ کا سرٹیفکیٹ/ڈگری

شَيَّدَهُ: مضبوط بنانا، پختہ کرنا، تعمیر کرنا

اَلْمَشَافِي (و) اَلْمُسْتَشْفىٰ: ہسپتال، ہاسپٹل، شفاخانے

اَلْمَشِيْدُ: پختہ، بلند وبالا، عالی شان

[ص]

اِسْتَصْلَحَ الشيءَ: ٹھیک کرنا، ٹھیک کرانا

أَصْغَى إلى...: دھیان سے سننا، بغور سننا، گوش برآواز ہونا

تَصَبَّبَ عرقًا: پسینہ ٹپکنا، بہت پسینہ بہنا، پسینے میں شرابور ہونا

صَادَقَهُ: دوست بنانا، دوستی کرنا

صَافَحَ فلانًا: ہاتھ ملانا، مصافحہ کرنا، مَس کرنا

صَانَ الدُّمُوْعَ: آنسو پونچھنا

صَانَ صَوْنًا وصِيَانَةً (ن): حفاظت کرنا، نگہداشت کرنا۔

الصُّحُفُ (و) الصَّحِيْفَةُ: اخبار، لکھا ہوا کاغذ، نوشتے، تحریریں

صَعَّرَ خَدَّهُ: غرور و تکبر سے رخسار کو ٹیڑھا کرنا

الصَّقْعُ والصُّقْعُ (ج) الأَصْقَاعُ: مقام، علاقہ، ملک

اَلصَّلَابَةُ: سختی، ٹھوس پن، مضبوطی

صِنَاعَةَ النَّثْرِ: فنِ نثر نگاری، نثر لکھنے کا فن

الصِّنَاعِيُّ: مصنوعی، بناوٹی، نقلی

اَلْمُصَابُ: مصیبت زدہ، آفت زدہ، مبتلا

اَلْمَصَانِعُ (و) اَلْمَصْنَعُ: کارخانے، ملیں، فیکٹریاں

[ض]

التَّضَامُنُ: اتحاد و یگانگت، یکجہتی

التَّضْحِيَةُ (ج) **التضحيات:** قربانی

ضَاقَتْ به المَذَاهِبُ (ض): راستے تنگ ہو جانا

الضَّالُّ: راستے سے بھٹکا ہوا، گم گشتہ راہ، گم راہ

الضِّرَابُ: لڑنا، مقابلہ کرنا

الضَّرَاعَةَ: انکساری، عاجزی، فروتنی

الضِّعْفُ (ج) الأَضْعَاف: گنا، مثل

المُضَحِّي به: کسی چیز کو قربان کرنے والا

اَلْمُضَرَّجُ بِالدَّمِ: خون آلود، خون سے لت پت

[ط]

الاسْتِطْرَادات الأدبية: اسْتِطْرَاد : ایک کلام کے ضمن میں اس کے مناسب دوسرے کلام کی طرف جانا... **أَدَبِية:** ادب کے ذیلی نکات

أَطْلَقَ البندقية: بندوق چلانا، فائر کرنا، شوٹ کرنا

اِنْطَفَأَ: بجھنا، گُل ہونا

تَطَوَّعَ لِكَذَا: رضاکارانہ خدمت انجام دینا، اپنی خوشی سے کام کرنا

طَالَعَ الشَّيْءَ مُطَالَعَةً: غور کر کے آگاہ ہونا، واقف ہونا

الطَّائِعِين (و) **الطَّائِع:** اپنی خوشی سے کام کرنے والا، خوشی خوشی، اپنی خوشی اور اختیار سے کام کرنے والا

الطَّبِيْعِي: قدرتی، فطری، طبعی

طَغَى فلانٌ طَغْيًا وطُغْيَانًا (ف): سرکش ہونا، نافرمان ہونا، حد سے آگے بڑھنا

الطَّهُوْرُ: طہارت و پاکیزگی، صفائی ستھرائی، وضو

الطَّوَائِف (و) **الطَّائِفَةُ:** گروہ، فرقے، جماعتیں

طَيُّ الكِتَابِ: بند کرنا، لپیٹنا

اَلْمُتَطَهِّرُ: پاک، صاف ستھرا

المَطَابِعُ (و) **المَطْبَعَةُ والمِطْبَعَة:** چھاپہ خانے، پریس، مطبع

المُطْبِقُ: سخت، گھٹاٹوپ، ہمہ گیر، ہمہ جہت

مَطْلَعُ العَامِ الدِّرَاسِيّ: تعلیمی سال کا آغاز

[ظ]

استَظْهَرَ: زبانی یاد کرنا

الظَّلَامُ المُطْبِقُ: گھٹاٹوپ اندھیرا، سخت تاریکی

اَلظِّلُّ الظَّلِيْلُ: گھنا سایہ

الظَّمْآنُ: سخت پیاسا، تشنہ لب

[ع]

اِسْتَعْصَى عليه: مشکل ہونا، دشوار ہونا، سخت ہونا

الاسْتِعْمَارُ: سامراج، نوآبادکاری

اِعْتَدَلَ: سیدھا اور درست ہونا

اِعْتَدَى: ظلم و زیادتی کرنا

اِعْتَنَى به: توجہ دینا، اہمیت دینا، اہتمام کرنا

أَعْجَبَهُ: حیرت میں ڈالنا، کسی کو کوئی چیز انوکھی لگنا، پسند آنا

أَعَدَّ الشَّيْءَ: تیار کرنا، مہیا کرنا

الأَعِزَّاءُ (و) **اَلْعَزِيْزُ:** معززین، محبوب، پیارے

الأَعْضَاءُ (و) **اَلْعُضْوُ:** افراد، ممبرس

الإعْلَام: ابلاغ، خبر رسانی، نشرواشاعت، اطلاع

الأعْمَارُ (و) العُمْرُ: عمریں

الأعْنَاقُ (و) العُنُقُ: گردنیں

انعقد عليه الأملُ: کسی سے امید وابستہ ہونا، آسرا لگانا، امید بندھنا

اِنْعَكَسَ: الٹنا، پلٹنا، منعکس ہونا

التَّعْذِيبُ: اذیت رسانی، تکلیف دینا، سزادینا

التَّعْلِيمُ الأهْلِيُّ: پرائیویٹ تعلیم

تَعَهَّدَه: دیکھ بھال کرنا، دیکھ ریکھ کرنا

عَاشَ عَيْشًا وعِيْشَةً ومَعَاشًا (ض): زندگی گزارنا، زندہ رہنا

العَامُ الدِّرَاسِيُّ: تعلیمی سال

العِبْءُ (ج) الأعْبَاءُ: بوجھ، ذمہ داری

عَتَا عُتُوًّا وعِتِيًّا (ن): تکبر کرنا، حد سے گزرنا

عَتَا عَنِ الأمْرِ (ن) عُتُوًّا وعِتِيًّا: سرکشی کرنا، حد سے گزرنا

عَثَرَ بِه الدَّابَّةُ (ن، ض): چوپائے کا کسی کو لیے ہوئے ٹھوکر کھانا یا پھسل کر گرادینا

العَبِيْرُ: مرکب خوشبو، خوشبو

العِدَاءُ: عداوت، دشمنی

العَدْلُ المُطْلِقُ: ہمہ گیر عدل، جامع عدل، ہمہ جہت انصاف

العَدْوَى: مرض کا تعدیہ، چھوت چھات، متعدی ہونے والی بیماری

العِرْضُ (ج) الأعْرَاضُ: عزت وآبرو، ناموس

العُرُوشُ (و) العَرْشُ: چھتیں

العَرِيْشُ (ج) العُرُشُ: شامیانہ، سائبان، چھپر، چھت

عَذَّبَهُ: اذیت پہنچانا، تکلیف پہنچانا، سزادینا، ستانا

عَزَلَهُ عن مَنْصِبِهِ (ض): عہدے سے ہٹانا

العَسَلُ (ج) الأعْسَالُ والعُسْلَانُ والعُسُوْلُ: شہد

عُصْبَةُ الأُمَمِ: انجمن اقوام

العُضْوُ (س) الأعْضَاءُ: فرد، ممبر

العَطَشُ: پیاس، تشنہ لبی، تشنگی

العَفِيْفُ (ج) الأعِفَّةُ والأعِفَّاءُ: پاک دامن، نیک

العِقْدُ المَنْظُوْمُ (ج) العُقُوْدُ: پرویا ہوا ہار، گوندھا ہوا ہار

العُقْمُ: بانجھ پن

العَقِيمُ: بانجھ، ناقابل تولد

عَمِيَ عَمًى (س): نابینا ہوجانا، اندھا ہوجانا

العِنَايَةُ: توجہ، اہتمام

العِيْدُ (ج) الأعْيَادُ: تہوار، جشن، میلہ

العُيُوْن (و) العَيْنُ: چشمے

المُتَعَالِ: بہت بلند

المَعَاهِدُ (و) المَعْهَدُ: تعلیمی یا تحقیقی ادارے، ادارے

المُعْتَدِيَةُ: ظالم

المُعْتَفُوْنَ (و) المُعْتَفِي: حاجت مند، ضرورت مند، سائل

المُعْظَمُ (ج) المَعَاظِمُ: بڑا یا اکثر حصہ

مُعْظَمُ البِلَادُ: بیشتر ممالک

المَعْمُوْرَةُ: زمین کا آباد حصہ، دنیا

[غ]

الإغَاثَةُ: مدد، ریلیف

أغَارَ عليه: حملہ کرنا، یورش کرنا، یلغار کرنا، ہلّا بولنا، دھاوا بولنا

الأَغْذِيَةُ (و) الْغِذَاءُ: اشیاے خوردنی، خوراک، کھانے، غذائیں

اَلْأَغْلَالُ (و) الغُلُّ: بیڑیاں، طوق

اَلْغَاصَّةُ: بھری ہوئی، پُر

غَـاضَ الْمَـاءُ غَيْضًـا و مَغَاضًـا و مَغِيْضًا (ض): پانی کا زمین میں اتر جانا، جذب ہو جانا

الغَبَش: رات کا آخری حصہ، اخیر شب کی تاریکی

الغِرَاسُ (و) الغَرْسُ: پودے، درخت

غَرَسَ غَرْسًا (ض): بونا، پودے لگانا، شجر کاری کرنا

الغَرِيْـبُ (ج) اَلْغُرَبَـاءُ: اجنبی، غیر ملکی، پردیسی، نامانوس

غَشِيَهُ غَشْياً (س): ڈھانکنا، چھاجانا

الغُنْمُ (ج) اَلْغُنُوْمُ: مال غنیمت، مالِ مفت

[ف]

تَفَقَّدَ أحوالَه: حالات کا معاینہ کرنا، جائزہ لینا، خبر گیری کرنا

التَّفَوُّقُ: برتری، بالاتری، عروج، مہارت

فَارِعَةُ الطُّوْل: دراز قامت، بلند قامت

الفَاكِهُ: عیش اڑانے والا، خوش طبع، پُرلطف

فَتَلَ الشَّارِبَ فَتْلًا (ض): مونچھیں اینٹھنا، مونچھوں پر تاؤ دینا

الفَتِيَات: نوجوان لڑکیاں، دوشیزائیں، لڑکیاں

اَلْفَاعِلِيَّةُ: تاثیر، قوتِ کار

اَلْفُحْشُ: بدزبانی، بدکلامی، فحش گوئی

اَلْفَدَّان (ج) الفَدَادِيْنُ: ایک ایکڑ (چار ہزار دو سو مربع میٹر)

اَلْفِدَاءُ: قربانی، فداکاری، جاں نثاری، جاں بازی، رضاکاری

الفَرَائِص (و) الفَرِيْصَةُ: مونڈھے اور سینے کے درمیان کا گوشت جو خوف کے وقت حرکت کرنے لگتا ہے۔

فَرَّجَ الْكُرْبَةَ: رنج و کلفت دور کرنا، تکلیف دور کرنا، پریشانی دور کرنا

فَرَّطَ فِيه: کسی چیز میں کوتاہی کرنا، غفلت برتنا

فَرَّقَ الكَلِمَةَ: شیرازہ بکھیرنا، اتحاد و اتفاق ختم کرنا، پھوٹ ڈالنا

اَلْفَرِيْقُ (ج) الفُرَقَاءُ و الأَفْرِقَةُ: ٹیم، پارٹی، بڑی جماعت، گروہ

اَلْفَيْءُ: غصّے کا ٹھنڈا ہونا، لوٹنا، باز آنا

المُفَارَقَةُ: علاحدگی، جدائی

[ق]

إسْتَقَامَ: درست ہونا، صحیح ہونا

أَقْرَضَ: قرض دینا

الأَقْسٰی: بہت سخت

التَّمْلِيزُ الطَّيِّبُ: اچھا ڈویژن، اچھی پوزیشن

التَّقْصِيْرُ: کوتاہی، بے توجہی، لاپرواہی

اَلْقَادَةُ (و) الْقَائِدُ: رہنما، سربراہ، گائڈ، کمانڈر، جنرل

اَلْقَائِلُوْن (مِنْ قَالَ يَقِيْلُ قَيْلًا و قيلولةً): قیلولہ کرنے والے، دوپہر کو سونے والے، دوپہر کو آرام کرنے والے

قَاسَ قَوْسًا(ن) قَاسَ قَيْسًا وَ قِيَاسًا(ض): اندازہ لگانا، اندازہ کرنا

اَلْقَدْحُ: مذمت، طعن وتشنیع، عیب جوئی، اتہام

اَلْقَدَحُ (ج) الأَقْدَاحُ: پیالہ، گلاس

اَلْقُدْسُ: بیت المقدس، یروشلم

اَلْقُدْوَةُ: اسوہ، قابل تقلید نمونہ، آئیڈیل، پیشوا، ماڈل

اَلْقَذَارَةُ: گندگی

اَلْقَرَارَاتُ (و) الْقَرَار: قراردادیں، پاس شدہ تجویزیں، ریزولیوشن

اَلْقَرْنُ (ج) اَلْقُرُوْنُ: صدی، سوسال

قَضَى الْوَقْتَ: وقت گزارنا

قَضَى حَيَاتَه (ض) : زندگی گزارنا

اَلْقَطِيْعُ (ج) **الْقُطْعَانُ:** ریوڑ، جانوروں کا گلّہ

اَلْقَلِقُ: مضطرب، پریشان، بے چین، بے قرار، بے کل، اداس

اَلْقَنَوَاتُ (و) **اَلْقَنَاةُ:** نہریں، نالے

القُوَّةُ الجَائحةُ: تباہ کن قوت، ہلاکت خیز طاقت

قَوَّمَ: درست کرنا، سیدھا کرنا

القِيَمُ (و) اَلْقِيْمَةُ: قدر، ویلیو، معیار

ما أَقْسَى الْـعَطَشَ!: کتنی سخت پیاس ہے!

المُقَاوَمَةُ الشَّعْبِيَّةُ: عوامی مزاحمت

اَلْمُقَدِّر: قدردان، قدر کرنے والا، اہمیت سمجھنے والا

[ک]

اِسْتَكَانَ: عاجز وذلیل ہونا

اِسْتَكَانَ له: عاجزی کا اظہار کرنا

أَكْمَدَ العدوَّ: دشمن کو رنجیدہ کرنا

التَّكَتُّلَاتُ (و) التَّكَتُّلُ: مصنوعات کی یونٹ سازی، مصنوعات کی مختلف اکائیوں / بلاکوں میں تقسیم

تَكَوَّنَ الشَّيْءُ: بننا، مرکّب ہونا، وجود میں آنا

عَنِ الكَثَبِ: قریب سے، نزدیک سے

اَلْكَبْوَةُ: چہرے کے بل گرنا، ٹھوکر

اَلْكَرَامَةُ: عزت وشرافت

كَسَبَه شَيْئًا (ض)**:** کسی کو کوئی چیز دینا

اَلْكُسْوَةُ وَ الكِسْوَة(ج) كُسًى و كِسًى: تن پوش، کپڑا، (بدن ڈھانپنے کا یا زیبائش کا)

الكَشَّافَةُ: اسکاؤٹ جوان، جماعتِ خدمتِ خلق

اَلْكَعْبُ (ج) اَلْكُعُوْب وَ الْكِعَابُ: ٹخنہ

اَلْكِفَاحُ: جدوجہد

اَلْكَلُّ: بوجھ، بار

اَلْكَوْنُ: کائنات، عالم وجود

المُكِبُّوْنَ على... : ہمہ تن معروف، ہمہ تن مشغول، تن دہی کے ساتھ لگے ہوئے

المَكْرُوب: بے چین، پریشان، غم زدہ

[ل]

اِلْتَحَقَ بِالْمَدْرَسَةِ: داخلہ لینا، اڈمیشن لینا

اِلْتَزَمَهُ: اپنے اوپر لازم کرنا

أَلْهَجَ: عادی اور شوقین بنانا

تَلَقَّى الشَّيْءَ: پانا، حاصل کرنا

التَّلَوُّثُ: آلودگی

لَاتَ: کلمۂ نفی، بمعنی "لَيْسَ"

اَللَّاهُونَ (و) **اللَّاهِي:** کھلاڑی، تفریح باز، بے پرواہ، غافل، بے خبر

لَبِثَ بِالْمَكَانِ (س) : ٹھہرنا، قیام کرنا

اللَّبِقُ: ہر کام میں ماہر، خوش طبع، بذلہ سنج

اللَّسِنُ: خوش بیان، فصیح اللسان، شیریں بیان، خوش گفتار

لَفَّه (ن)**:** لپیٹنا

لَقِيَ (س)**:** پانا، حاصل ہونا

لَقِيَ حُظْوَةً: عزت و مرتبہ پانا

اللِّوَاءُ (ج) الأَلْوِيَةُ: جھنڈا، پرچم

لَهَا (ن)**:** غافل ہونا

اللِّئَامُ (و) **اللَّئِيمُ:** کمینے، رذیل، کم ظرف، گھٹیا

اَلْمُتَلَاصِقَةُ: باہم ملا ہوا، متّصل

المُلَاطَفَةُ: دل داری، خوش طبعی

المُلَايَنَةُ: نرمی، دل داری

مُلتقى الأديان: تمام مذاہب کا مشترکہ مرکز

المَلْهُوف: مظلوم، ستم رسیدہ، شکستہ دل

[م]

الإِمَاطَةُ: دور کرنا، ہٹانا

الامْتِداد: تسلسل، اضافہ، وسعت، پھیلاؤ، ترقی

تَمَلْمَلَ: (غم یا مرض کی وجہ سے) بستر پر کروٹیں بدلنا

التَّمْهِيدِيُّ: ابتدائی

المادَّةُ (ج) اَلْمَوَادُّ: مضمون، سبجیکٹ، مواد، معلومات، میٹر

مادَّةُ النَّحْوِ: نحو کا مضمون

المَتَانَةُ: پختگی، مضبوطی

مَحَا مَحْوًا (ن)**:** مٹانا، محو کرنا

المِحْنَةُ (ج) المِحَنُ: سختی و مصیبت، آزمائش

مَرُّ الزَّمانِ وكَرُّ العَشِيِّ: شب و روز کا گزرنا

مَرِحَ مَرَحًا (س)**:** اترانا، مٹکنا، خوشی سے جھومنا

اَلْمُشْطُ (بتثليث الميم) (ج) **الأَمْشاط و المِشَاط:** کنگھی

اَلْمَضَاضَةُ: تکلیف، مصیبت، درد

اَلْمَضَضُ: تکلیف، درد

اَلْمَلَأُ (ج) الأَمْلَاءُ: جماعت، گروہ، سرداران قوم، سربرآوردہ لوگ

اَلْمَلَل: اکتاہٹ، آزردگی، تھکان، کبیدگی

اَلْمَلِيكُ (ج) **اَلْمُلَكَاءُ:** بادشاہ، صاحب سلطنت

المِلْيَارُ (ج) المِلْيَارَاتُ: ایک ارب

المِلْيُونُ (ج) اَلْمَلَايِين: ملین، دس لاکھ

مَهَّدَهُ: ہموار کرنا، برابر کرنا، نرم کرنا

المِيَاهُ (و) **اَلْمَاءُ:** پانی، آب

المِيزَاتُ: خصوصیات، امتیازات، خصائص

[ن]

الاسْتِنَارَةُ بِه: کسی سے روشنی حاصل کرنا

الإنْتَاجُ: پیداوار

الانْتِصَارُ على....: کامیابی پانا، فتح پانا، بازی جیتنا

الانْتِفَاخُ: پھولنا

اِنْتَصَفَ مِنْهُ: پورا حق وصول کرنا، انتقام لینا

اَنْجَاهُ: چھٹکارا دلانا، نجات دلانا، خلاصی دلانا

أنْسَاهُ: کسی سے کوئی چیز بھلوا دینا، فراموش کرا دینا

أنْمَاهُ: ترقی دینا، بڑھانا، عروج دینا، بلند کرنا

أنْهى الشَّيْءَ: مکمل کرنا، ختم کرنا

اَلْمَنَاصُ: چھٹکارا، خلاصی

اَلْمُنْتَدَى (ج) الْمُنْتَدَيَاتُ: مجلس، محفل، اجتماع گاہ

الْمُنْتَظِمَةُ: منظم، مرتّب

مُنَظَّمَةُ الْأُمَمِ الْمُتَّحِدَةِ: ادارہ اقوام متحدہ

النَّامُوْسُ (ج) النَّوَامِيْسُ: قانون، اصول و ضابطہ، عزت و آبرو

نَاطِحَاتُ السَّحَابِ (و) نَاطِحَةُ السَّحَابِ: فلک بوس عمارتیں، آسمان سے باتیں کرنے والی عمارتیں

نَأى بِه عنه (ف): دور کرنا

النُّبُوْغُ: کمال، مہارت

نَجَا منه نَجَاءً و نَجَاةً (ن): چھٹکارا پانا، نجات پانا، جان بچنا

النَّحْوُ (ج) الأَنْحَاءُ، والنَّحْوُ: قریب، تقریباً، جانب، طرف، قسم

النَّخْلُ (و) النَّخْلَةُ: کھجور کے درخت

اَلنَّدِيُّ: تر و تازہ، تر، بھیگا ہوا

نَسِيْجُ وَحْدِهِ (ج) النُّسُجُ: یکتا، یگانہ

النَّسِيْمُ: نرم خرام ہوا، خوشگوار ہوا، دھیمی ہوا

نَشَأَ الشَّيْءُ نَشْأً ونُشُوْءًا ونَشْأَةً (ف): پرورش پانا، نشو و نما پانا، پلنا بڑھنا

نَشَّأَ الصَّبِيَّ: بچے کی تربیت کرنا، پروان چڑھانا

النَّضَارَة: حسن، رونق، بہار، تازگی، شادابی، چمک دمک، شگفتگی

النِّضَالُ: مقابلہ، لڑائی

نَضَّرَ الشَّيْءَ: خوشنما اور تر و تازہ کرنا، بارونق بنانا

نَظَّمَ: منظم و مرتّب کرنا

النُّفَايَاتُ (و) النُّفَايَةُ: پھینکنے کے قابل خراب چیزیں

النَّفَرُ (ج) الأَنْفَارُ: جماعت، مجمع، لوگوں کی جماعت

نَفَضَ إليها مَخَاوِفَهُ: اپنے خدشات ان سے بیان کیے

النَّقِيُّ (ج) النِّقَاءُ والأَنْقِيَاءُ: صاف ستھرا، خالص

اَلنُّكْرُ: سخت

نَمَا الشَّيْءُ نَمَاءً و نُمُوًّا (ن): بڑھنا، نشو و نما پانا

النَّهْضَةُ: ترقی، اُٹھان، عروج

[ہ]

أَهَانَه إهانَةً: کسی کی بے عزتی کرنا، توہین کرنا، حقیر و معمولی سمجھنا

اِهْتَمَّ بِهِ: اہمیت دینا، اہتمام کرنا، توجہ دینا
أَهْدَأَ: تسلّی دینا، ڈھارس بندھانا، دلاسا دینا، ہمت بندھانا
اَلْمُسْتَهْتِرُ: آوارہ، بیہودہ، لغو کام کرنے والا
اَلْمُهَاجَمَةُ: حملہ، دھاوا، یورش
مَهْبِطُ الوَحيِ: وحی نازل ہونے کا مقام
المَهْضُوْمُ: ہضم شدہ، غصب کردہ
هَبَّتِ النَّسَائِمُ هَبًّا وهُبُوبًا (ن): نرم خرام ہوائیں چلنا
هَجَرَ الشَّيْءَ هَجْرًا و هِجْرَانًا (ن): چھوڑنا، ترک کرنا
اَلْهُجُوْمُ: حملہ، دھاوا، یورش
الهَدَفُ (ج) **الأَهْدَافُ:** مقصد، غرض، نشانہ
هَدَمَ البِنَاءَ هَدْمًا (ض): گرانا، منہدم کرنا، مسمار کرنا، ڈھا دینا
هَمَّ بِه هَمًّا (ن): کسی بات کا ارادہ کرنا
اَلْهَوَانُ: ذلت ورسوائی
هَوَى إليه هُوِيًّا وهَوَيَانًا (ض): اوپر سے نیچے آنا
اَلْهَوى (ج) **الأَهْوَاءُ:** خواہشِ نفس
هَيْئَةُ الأُمَمِ الْمُتَّحِدَةِ: اقوام متّحدہ، انجمن اقوامِ متحدہ
اَلْهَيْئَاتُ (و) **اَلْهَيْئَةُ:** تنظیم، انجمن، مجلس، بورڈ، ادارہ، سوسائٹی
هَيْمَنَ عَلَيْهِ: کسی چیز پر مسلّط ہونا، قابض ہونا، حاوی ہونا

[و]

الاتِّصَالُ بِهِ: کسی سے رابطہ کرنا
أَوْثَقَ الصِّلَةَ: رشتہ مضبوط کرنا، تعلقات پختہ کرنا
اَلْأَوْدَاجُ (و) **الوَدَجُ:** گردن کی وہ رگ جسے ذبح کرنے والا کاٹ دیتا ہے تو دم نکل جاتا ہے
أَوْرَدَ الشَّيْءَ الشَّيْءَ: کسی چیز کو کسی چیز کے پاس لانا
اَلْأَوْسَاخُ (و) **اَلْوَسَخُ:** میل، گندگی
الأَوْعىٰ: زیادہ محفوظ کرنے والا
الصِّلَةُ: تعلق، رشتہ، رابطہ
المَوَانِي (و): **اَلْمِيْنىٰ و المِينَاءُ:** بندرگاہیں
اَلْمَوْلَى (ج) **اَلْمَوَالِي:** مددگار، مالک، آقا، دوست
المتَّصِلُ بِهِ: کسی سے متعلق، وابستہ، جڑا ہوا
المَوَاعِيْدُ (و) **اَلْمِيْعَادُ:** مقررہ اوقات، وعدے کی جگہیں یا اوقات
اَلْوَاحَةُ: صحرا میں سبزہ زار، ریگستانی سبزہ زار، نخلستان
الوَارِدُ: پانی پر آنے والا، آنے والا
اَلْوَجِلُ (ج) **اَلْوِجَالُ:** ڈرا ہوا، گھبرایا ہوا، خوف زدہ
اَلْوَرِعُ: پارسا، متقی، پرہیزگار
اَلْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ: اترنے کا گھاٹ، وہ گھاٹ جس پر اترا جائے
وَسَائِلُ الإِعْلَامِ: ذرائع ابلاغ، میڈیا
وَصَلَ الرَّحِمَ (ض): صلہ رحمی کرنا، رشتہ جوڑنا
اَلْوَطِيْسُ (ج) **الأَوْطِسَةُ وَالْوُطُسُ:** آتشِ جنگ، معرکہ

وَعَاهُ وَعْيًا (ض): محفوظ کرنا، ذہن نشین کرنا
وَعَظَهُ وَعْظًا (ض): نصیحت کرنا
وَفَدَ اليه وَفْدًا و وُفُوْدًا (ض): آنا، قاصد بن کر آنا
وَفَرَ الشَّيْءَ: فراہم کرنا، مہیا کرنا، بہم پہنچانا
اَلْوَفِيْرُ: کثیر، بہت سے
وَقْت المَغِيْب: وقتِ غروب، ڈوبنے کا وقت
الوَكْرُ (ج) **اَلْأَوْكَارُ وَالْوُكُوْرُ**: گھونسلا، آشیانہ
وَهَنَ وَهْنًا (ض): کمزور ہونا
وَيْحٌ لَهُ: اس بیچارے کا کتنا برا حال ہے!
اَلْوَيْلُ: آفت، ہلاکت، بربادی، تباہی

[ي]

تَيَمَّمَ الشَّيْءَ: کسی چیز کا قصد کرنا، مقصود بنانا
يَئِسَ منه يَأْسًا و يَآسَةً (ض،س): کسی چیز سے ناامید ہونا، مایوس ہونا

❀❀❀

قاموس الكلمات الصعبة

اردو - عربي

[آ]

آبِ حیات: مَاءُ الحَيَاةِ (ج) اَلْمِيَاهُ

آباد: العَامِرُ

آبادکاری: الإِعْمَارُ، الإِسْكَانُ، التَّعْمِيْرُ

آبادی (کسی جگہ کی): عَدَدُسُكَّانِها، عَدَدُ أَهَالِي الْبَلَدِ

آبلہ پائی: الوَجیٰ

آڈیو: الصَّوْتِيُّ

آرٹ: اَلْفَنُّ (ج) اَلْفُنُوْنُ

آزادی حاصل کرنا: نَالَ الاسْتِقْلَالَ (س). نَالَ الحُرِّيَّةَ، حَصَلَ عَلَى الحُرِّيَةِ (ن) اِسْتَقَلَّ

آسودہ: اَلْمُتْرَفُ، الرَّغِدُ، الْمُرَفَّهُ

آغاز ہونا: اِبْتَدَأَ، بُدِءَ، اِفْتَتَحَ

آغوش: الحِضْنُ (ج) اَلْأَحْضَانُ

آفاقیت: الشُّمُول، العُمُوْم

آگے بڑھنا: تَقَدَّمَ

آم: اَلْأَنْبَجُ، الْمَنْجَةُ، اَلْمَانجُوْ

آمادہ کرنا: حَمَلَهُ على... (ض)، حَرَّضَه على...، حَثَّه على... (ن)، اَغْرى بِهٖ، حَضَّهَ على...

آمد و رفت: الذَّهَابُ وَالْإِيَابُ، اَلْغُدُوُّ والرَّوَاحُ، اَلْقُدُوْمُ وَالْعَوْدَةُ

آمیزش: الامْتِزَاجُ، الاخْتِلَاطُ

آنسو: الدَّمْعُ (ج) الدُّمُوْعُ، اَلْعَبْرَةُ (ج) اَلْعَبَرَاتُ

آہ و زاری: اَلْآه (ج) الآهاتُ، اَلْأَنِيْنُ، اَ لْأَنَانَة

آواز کو دبا دینا: أَسْكَتَ صَوْتَهُ، أَخْفَى صَوْتَهُ

آئیڈیل: الْمِثَالِيُّ، القُدوَة

[ا]

ابن الوقت صوفیہ: الصُّوْفِيَةُ الْمَغْمَعِيَّةُ، الصُّوْفِيَّةُ الأَنَانِيَّةُ

اپنی مثال آپ: عَـدِيْمُ المثـال، فَاقِـدُ النَّظِـيْرِ، نَـادِرُ الْمِثَــالِ، مُنْقَطِعُ النَّظِيْرِ، فَقِيْدُ الْمِثَالِ

اثر پڑنا (ماحولیات پر): تَأَثَّرتْ بِهٖ البِيْئَةُ

اجازت دینا: أَذِنَ لَهُ بِكذا (س) سَمَحَ له بِكَذا (ف)

اجاگر ہونا: أَبَانَ، أَظْهَرَ، أَبْدَى، أَوْضَحَ، جَلَّى

اچھل کود: اَلْوُثُوْبُ، القَفْزُ، اَلْقَفَزَانُ

احتیاط: الحَذَرُ، الحِيْطَةُ، الحَزْمُ، الاحْتِيَاطُ

اخراجات : اَلْمَصَارِيْفُ، النَّفَقَاتُ، التَّكَالِيْفُ

اخلاق باختہ: سَيِّئُ الْأَخْلَاقِ، ذُوْ أَخْلَاقٍ سَيِّئَةٍ

اخلاقی قدریں: اَلْقِيَمُ الْخُلُقِيَّة

استعمال کرنا: اسْتَعْمَلَهُ، اسْتَخْدَمَهُ

استقبال: الاسْتِقْبَالُ، التَّرْحِيْبُ

اسمبلی انتخابات: الانْتِخَابَاتُ البَرْلِمَانِيَّةُ المَحَلِّيَّةُ

اشتہارات : الإِعْلَانَاتُ (و) الإِعْلَانُ

اشرفیاں : اَلْجُنَيْهَاتُ (و) اَلْجُنَيْهُ، الدَّنَانِيْرُ (و) الدِّيْنار

اضلاع: المُدِيْرِيَّاتُ (و) اَلْمُدِيْرِيَّةُ، الْمُحَافَظَاتُ (و) الْمُحَافَظَةُ

اضمحلال: الاضْمِحْلَالُ، الذُّبُوْلُ، الزَّوَالُ

افسوس بالائے افسوس: الأَسَفُ فَوْقَ الْأَسَفِ، الأَسَفُ كُلَّ الأَسَفِ

اقتدار : اَلسُّلْطَةُ (ج) السُّلُطَاتُ، النُّفُوْذُ، الْحُكُوْمَةُ

ایکسپریس ٹرین: اَلْقِطَارُ السَّرِيْعُ، اَلْقِطَارُ السَّبَّاقُ (ج) اَلْقُطُرُ

امرود : الجُوَافَة

امریکی قیادت والی عالمی افواج: القُوَّاتُ العَالَمِيَّةُ الَّتِي تَقُوْدُهَا أمريكا، الجُيُوْشُ العالمِيَّةُ التي تَرْأَسُهَا أمريكا

امید وابستہ ہونا: اِنْعَقَدَ الأَمَلُ بِهٖ/ عليه، تَعَلَّقَ الأمنِيَّةُ عَليه

انارکی: اَلْفَوْضى، اللَّاحكُوْمِيَّةُ

انتخاب ہونا: جَرَى الانْتِخَابُ (ض)

انتظار کرنا : انْتَظَرَهُ، تَرَقَّبَهُ، اِرْتَقَبَهُ

انجن (ریلوے): اَلْقَاطِرَةُ

انجن: اَلْمُحرِّكُ، الآلَةُ

اندازِ خطاب: أُسْلُوْبُ الْخَطَابَةِ، طَرِيْقَةُ الخَطَابَةِ، طِرَازُ الخَطَابَةِ

انکشاف ہونا : عُثِرَ عليه (ن)، اِهْتَدَى إليه، انْكَشَفَ له كذا، ظَهَرَ (ف)

انکوائری آفس : مَكْتَبُ الاسْتِعْلَامَاتِ

انگریز: الإِفْرَنْجِيُّ (ج) الافْرَنج، الإِنْكِلِيْزُ

انگلینڈ: بِرِيْطَانِيَا، إِنْجِلْتَرَا

انوکھا : اَلْبَدِيْعُ، اَلْعَجِيْبُ، الطَّرِيْفُ، النَّادِرُ

اہتمام کرنا : اِهْتَمَّ بِه، عُنِيَ بِه، اِكْتَرَثَ لَهُ، اِعْتَنَى به، اِحْتَفَلَ به

اہل وعیال : اَلْعِيَالُ (و) العَيِّلُ، الأُسْرَةُ (ج) الأُسَرُ، العَائِلَةُ (ج) العَائِلَاتُ

اے.سی. ڈبہ: عَرَبَةُ الْقِطَارِ مُكَيَّفَةُ الْهَوَاءِ، العَرَبَةُ المكيّفةُ لِلهَوَاء

اے. سی. گاڑیاں : السَيَّارَاتُ مُكَيَّفَةُ الْهَوَاءِ، السيّاراتُ المكيّفةُ لِلهواء، السيّارات المجهزة بمكيف الهواء

ایٹم: الذَّرَّةُ، النَّوَاةُ

ایجادات: اَلْمُخْتَرَعَاتُ (و) المُخْتَرَعُ، الاخْتِرَاعَاتُ

ایشیائی: الآسِيَوِيُّ

[ب]

بادل چھٹنا: اِنْقَشَعَ السَّحَابُ، تَقَشَّعَ السَّحَابُ، اِنْجَلَى السَّحَابُ، اِنْجَابَ السَّحَابُ، زَالَ السَّحَابُ، اِنكشَفَ السَّحابُ

بار کرنا: حَمَّلَهُ به، شَحَنه بالبضائع (ف)

باری: النَّوْبَةُ (ج) النُّوَبُ، والنَّوْبَاتُ، الدَّوْرُ (ج) الأدْوَارُ، اَلشَّوْطُ (ج) الأشْوَاطُ

باشعور: اَلْعَاقِلُ، الوَاعِي

باصلاحیت: المَوْهُوب، القَدِيْرُ، الجَدِيرُ

باعث بننا: تَسَبَّبَ فى كذا، أَدىٰ به الشَّيءُ إلى كذا، جَلَبَ إليه وعليه كذا (ن)، جَرَّهُ إليه (ن)، سَبَّبَهُ

بالا تر ہونا (تعصب سے): تجنَّبَ عنه، اِبْتَعَدَ عنه، تَجَافىٰ عنه، تَعَالىٰ عنه

بالائے طاق رکھنا: لَايُبَالِيْ به، لَا يَكْتَرِثُ لَهُ، لَا يَحْفِلُ به، لَا يَحْتَفِلُ به

بالو: الرَّمْلُ (ج) الرِّمَالُ

باہم گفتگو کرنا: تَحَادَثَ، تَكَالَمَ، تَنَاقَشَ، تَحَاوَرَ، تَفَاوَضَ

بجاآوری کرنا: اِمْتَثَلَ الْأَمْرَ، اِئْتَمَرَ بِهِ

بجٹ: اَلْمِيْزَانِيَّة (ج) المِيْزَانِيَّات

بجلی (آسمانی): اَلْبَرْقُ

بجلی: اَلْكَهْرَبَاءُ

بحث و مباحثہ: اَلْمُبَاحَثَةُ، اَلْمُنَاقَشَةُ

بدکاری: اَلْفَاحِشَةُ (ج) الفَوَاحِشُ، الزِّنَا، الخَلاعَة، الفُجُور

بدکرداری: سُوْءُ الْخُلُقِ والسُّلُوْكِ

بدنامی: اَلْفَضِيْحَةُ، اَلْخِزْيُ، سُوْءُ السُّمْعَةِ

بدنما: قَبِيْحُ الْمَنْظَرِ، قَبِيْحٌ، سَيِّءُ الْمَنْظَرِ، قَبِيْحُ الصُّوْرَةِ

بدّو: البَدْوُ (و) البدْوِيّ، الأَعْرَاب (و) الأَعْرَابِيّ

برآمد: التَّصْدِيْرُ، الإِصْدَارُ، التَوْرِيْدُ

برصغیر: شِبْهُ الْقَارَّةِ

برطانیہ: بِرِيْطَانِيَا، اِنْجِلْتَرَا، انكلترا

برق رفتاری: سُرْعَةُ السَّيْرِ، السُّرْعَةُ الْفَائِقَةُ، السُّرْعَةُ الْخَارِقَةُ

برقی قوت: الْقُوَّةُ الكهربائية

بریڈفورڈ: براد فورد

بڑی حد تک: إلى حَدٍّ كَبِيْرٍ، إلى أَقْصٰى مَا يُمْكِنُ، إلى أَبْعَدِ حُدُوْدٍ

بزدلی: اَلْجُبْنُ، اَلْجَبَانَة

بس اسٹیشن: مَحَطَّةُ الْحَافِلَاتِ، مَحَطَّةُ الْبَاصاتِ، مَوْقِفُ الْحَافِلَاتِ

بس: اَلْحَافِلَةُ (ج) اَلْحَافِلَات، البَاصُ (ج) اَلْبَاصَاتُ

بستی: اَلْقَرْيَةُ (ج) اَلْقُرَى، اَلْبَلْدَةُ

بلبل: اَلْبُلْبُلُ (ج) اَلْبَلَابِلُ، اَلْعَنْدَلِيْبُ (ج) اَلْعَنَادِلُ

بلند نگاہ: عَالِي الْهِمَّةِ، عَالِي الْفِكْرِ، ذُوْهِمَّةٍ عَالِيَةٍ، فَائِقُ الْبَصَر

بلند وبالا: الشَّاهِقُ، الشَّامِخُ، العَالِيْ، المُرْتَفِعُ، الرَّفِيْعُ

بلین: البليون

بم گرنا: قَذْفُ الْقَنَابِلِ

بنچ: اَلْمَقْعَدُ (ج) المَقَاعِدُ

بندوق: اَلْبُنْدُقِيَّةُ (ج) اَلْبَنَادِقُ

بنڈل: الطَّرْدُ (ج) الطُّرُودُ، الرُّزْمَةُ (ج) الرُّزَمُ، الحُزْمَةُ، (ج) الحُزَم، الرَّبْطَةُ (ج) الرَّبَاطَاتُ

بنگلہ دیش: بَنْغلَادِيش، بَنْجَلَادِيْش

بہرہ ور کرنا: مَتَّعَهُ به، نَعَّمَه بِه

بہرہ ور ہونا: تَمَتَّعَ به، تَنَعَّمَ به، تَلَذَّذ بِهٖ

بے جگری: اَلْبُطُوْلَةُ، اَلْبَسَالَةُ، الشَّجَاعَةُ، الشَّهَامَةُ

بے دریغ: بغَيْرِ حِسَابٍ، بغَيْرِ تَرَدُّدٍ أو تَأَمُّلٍ

بے رغبتی: عَدَمُ الِاعْتِنَاءِ به، الرَّغْبَةُ عن، عَدَمُ الاهتمامِ به

بے سروسامانی: الإفْلَاسُ، الإمْلَاق، الإعْوَازُ

بے فائدہ کام: الأُمُورُ اللَاهِيَةُ / اللَّاغِيَةُ / اَلْوَاهِيَةُ / غَيْرُ النَافِعَةِ / غيرُ المُفِيْدة / غَيْرُ المُنْتِجَة

بے لگامی: إطلاق العِنان

بی۔ اے۔: البِكَالُوْرِيُوَس فِى الفُنُوْنِ وَالْآدَابِ، اللِّيْسَانس

بی۔ جے۔ پی۔: حِزْبُ الشَّعْبِ الهِنْدُوْسِيّ

بیج ڈالنا: بَذَرَالشَّيْءَ (ن)، بَذَرَ الْحَبَّ (ن)

بیرل: اَلْبَرْمِيْلُ (ج) الْبَرَامِيْلُ

بیگ: اَلْحَقِيْبَةُ (ج) الْحَقَائِبُ، الشَّنْطَةُ (ج) الشَّنَطَاتُ، اَلْغِرَارَةُ (ج) الغَرَائِرُ، الكِيْسُ (ج) الأَكْيَاسُ

بینر: الرَّايَةُ (ج) الرَّايَاتُ

بیوہ: اَلْأَرْمَلَةُ (ج) اَلْأَرَامِلُ، اَلْأَيِّمُ (ج) الأَيَامىٰ

بھاپ سے چلنے والے انجن: المُحرِّكاتُ السائرةُ بقُوَّة البُخَار

بھٹی: اَلأَتُوْنُ (ج) الأُتُنُ، اَلْفُرْنُ (ج) الأَفْرَانُ، اَلْكُوْرُ (ج) الأَكْوَارُ

بھدّا: اَلْبَشِعُ، اَلْقَبِيْحُ، قَبِيْحُ الْمَنْظَرِ

بھرپور: اَلْمَمْلُوْءُ، اَلْمُمْتَلِئُ، الزَّاخِرُ، اَلْمَلِئُ، الطَّافِحُ

بھول جانا: نَسِيَهُ (س)، سَهَا عنه وفيه (ن)، ذَهِلَ الشَّيْءَ وعنه (س)

بھونرے: اَلْخَنَافِسُ (و) الخُنْفُسَاءُ

[پ]

پارک: اَلْمُنْتَزَهُ (ج) اَلْمُنْتَزَهَاتُ، اَلْمُتَنَزَّهُ (ج) اَلْمُتَنَزَّهَاتُ، الحَدِيْقَةُ (ج) اَلْحَدَائِقُ

پارلیمانی انتخابات : الانتِخابَاتُ البَرلِمَانِيَّةُ

پارلیمانی نظام: النِظَامُ البَرلِمَانِيُّ، (ج) الأَنظِمَةُ، النَّسَقُ البَرلِمَانِيّ

پاک طینت: اَلعَفِيفُ (ج)، الأَعِفَّاءُ، النَّزِيهُ (ج) النُّزَهَاءُ، التَّقِيُّ (ج) الأَتقِياء

پاکیزہ خصلت : ذُوْ اَخلَاقٍ دَمِثَةٍ، ذُو أخلَاقٍ طَيِّبَةٍ، دَمِثُ الأَخلاقِ

پانی کھولانا: أَغلَى الْمَاءَ

پٹرولیم پروڈکٹس: مُنتَجات البِترُوْلِ، مُشتقّات البِترولِ

پٹرولیم: البِترُوْل، زَيتُ البِترُوْلِ، النِفطُ، الزَّيتُ الحَجَرِيُّ

پرشوکت: اَلفَخمُ، اَلفَاخِرُ

پرفضا : اَلبَهِيجُ، الرَّائِعُ، الخَلَّاب، الجَذَّابُ، الفَاتِنُ، السَّاحِرُ

پرجوش (آدمی): اَلحَمَاسِيُّ، اَلمُتَحَمِّسُ

پرچے: اَلوَرَقَاتُ (و) اَلوَرَقَةُ

پردہ (دروازے کا): السِّتَارُ (ج) السَّتَائِرُ، السَّجَفُ (ج) السُّجُفُ

پردہ (عورت کا): اَلحِجَابُ (ج) اَلحُجُبُ، البُرقُعُ (ج) البَرَاقِع، اللِّثَام (ج) اللُّثُم، النِقَاب (ج) النُّقَب، الأَنقِبَة

پرسکون: اَلهَادِئُ، اَلمُرتَاحُ، السَّاكِنُ

پرشکوہ: اَلفَخمُ، اَلفَاخِرُ

پرفریب: الجَذَّاب، الفَتَّانُ، الخَادِعُ، اَلخَلَّابُ

پرکشش: اَلخَلَّابُ، الرَّائِعُ، الجَاذِبُ، الجَذَّابُ، السَّاحِرُ، الفاتِنُ، اَلبَهِيجُ

پرنسپل: اَلمُدِيرُ (ج) اَلمُدَرَاءُ، اَلعَمِيدُ (ج) اَلعُمَدَاءُ

پرنشاط: المُنَشِّطُ، اَلمُنعِشُ

پروپیگنڈہ: الدِّعَايَةُ، (ج) الدِّعَايَاتُ، الدِّعَاوَةُ، نَشرُ الدَّعوَةِ

پروڈکٹس: اَلمُنتَجَاتُ، اَلمَنتُوجَاتُ، اَلإِنتَاجَاتُ

پروگرام: اَلبَرنَامِجُ (ج) البَرَامِجُ، اَلخُطَّةُ (ج) اَلخُطَطُ

پروگرامنگ: التَّخطِيطُ

پریس (چھاپہ خانہ): اَلمَطبَعَةُ (ج) المَطَابِعُ

پریشانیاں: المَصَاعِبُ، اَلأَزَمَاتُ (و) اَلأَزمَةُ، اَلمَتَاعِبُ، الصُّعُوبَاتُ، الصِّعَابُ، اَلمَشَاكِلُ

پڑوسی ملک: الدَّولَةُ الشَّقِيقَةُ، البِلَادُ المُجَاوِرَةُ

پستی: الاِنحِطَاطُ، الاِنخِفَاضُ، التَّخَلُّفُ، الاِضمِحلَالُ، الاِنحِلَالُ

پلیٹ فارم ٹکٹ: تَذكِرَةُ الرَّصِيفِ

پلیٹ فارم: الرَّصِيفُ (ج) اَلأَرصِفَةُ

پہلو: اَلْجَنْبُ (ج) اَلْجُنُوْبُ، النَّاحِيَةُ (ج) النَّوَاحِيْ

پہلی پوزیشن: اَلدَّرَجَةُ الأُوْلى، الرُّتْبَةُ الأُوْلىٰ

پودے: اَلْغَرْسُ (ج) اَلْأَغْرَاسُ

پونجی: المالُ، اَلْبِضَاعَةُ (ج) اَلْبَضَائِعُ، اَلْمَتَاعُ (ج) الأَمْتِعَةُ، رَأْسُ الْمَالِ

پونڈ: اَلْجُنَيْهُ (ج) اَلْجُنَيْهَاتُ، اَلْجُنَيْهُ الإِسْتَرْليني

پیچھے مڑنا: رَجَعَ إلى وَرَاءِهٖ (ض)، عَادَ إلى خَلْفِهٖ (ن)، اِنْحَدَرَ إلى الوراء، تَلَفَّتَ إلى الوَرَاءِ، اِلْتَفَتَ إلى الوَرَاء

پیداوار: اَلْحَاصِلُ الزِّراعِيّ (ج) الحَاصِلَاتُ، المَحْصُوْلُ الزِّراعيّ (ج) المَحَاصِيْلُ، المَحْصُوْلَاتُ، الإنْتَاجُ الزِّراعِيُ (ج) الإنتاجات

پیدل: الرَّاجِلُ (ج) الرِّجَالُ، اَلْمَاشِيْ (ج) اَلْمُشَاةُ

پیکٹ: اَلطَّرْدُ (ج) الطُّرُودُ، اَلْعُلْبَةُ (ج) العُلَبُ، الرُّزْمَةُ (ج) الرُّزَم

پھڑپھڑانا: ضَرَبَ الطَّائِرُ بِجَنَاحَيْهِ، خَفَقَ (ن)، تَلَوّٰى

پھلنا پھولنا: اِزْدَهَرَ، تَقَدَّمَ، اِرْتَقَى، تَطَوَّرَ، تَرَقّٰى

[ت]

تابانیاں بکھیرنا: صَبَّ الأَنْوَارَ (ن)، نَشَرَ الأَنْوَارَ (ن)، بَعَثَ الأَنْوَارَ (ف)

تابڑتوڑ: اَلْمُتَلَاحِقَةُ، اَلْمُتَوَاصِلَةُ، اَلْمُتَوَالِيَةُ، المُتَتَابِعَةُ

تابندہ: اللّامِعُ، الزَّاهِرُ، اَلْمُشْرِقُ، اَلْمُتَنَوِّرُ، السَّاطِعُ، الْمُضِيْءُ، اَلْمُنَوَّرُ

تبادلۂ خیال کرنا: تَبَادَلَ الْأَفْكَارَ والْآرَاء مع... في كذا، تَدَاوَلَ الخَوَاطِرَ مع...، دَاوَلَ الأَفْكَارَ مع...

تبلیغ و اشاعت کرنا (اسلام کی/دین کی): نشر الدَّعْوَة الإِسْلامِيَّة، تبليغ رسالة الدِّين إلى...

تبلیغ واشاعت: الدَّعْوَةُ والإِرْشَادُ

تپتا ہوا: اَلْمَحْمُوْمُ، اَلْحَارُّ، اَلْحَامِيْ

تتلیاں: اَلْفَرَاشُ (و) اَلْفَرَاشَةُ

تجلیات: مَظَاهِر (و) مَظْهَر

تدبیریں کرنا: دَبَّرَ الأَمْرَ، اِتَّخَذَ التَّدْبيرَ

ترغیب دینا: رَغَّبَهُ إلى...، شَوَّقَهُ إلى...، دَعَاهُ إلى...(ن)، أَغْرَاهُ به

ترقی کرنا: تَقَدَّمَ، اِزْدَهَرَ، تَرَقّٰى، اِرْتَقى، تَطَوَّرَ

ترقی یافتہ: النَّاهِضُ، اَلْمُتَقَدِّمُ، الرَّاقِي، المُتَطَوِّرُ، الصَّاعِدُ

ترقی: النَّهْضَةُ، الرُّقِيُّ، التَّقَدُّم، الإزْدِهَارُ، التَّطَوُّرُ

تسلّط: السَّيْطَرَةُ، التَّسَلُّطُ

تشریف لانا: شَرَّفَ مَنزِلَهُ بِقُدُوْمِهِ، نَزَلَ عِنْدَ... (ض) جاء إلى...، أتى...

تشنگانِ معرفت: طُلّابُ المَعْرِفَةِ

تعارفی اشتہارات: الإعلاناتُ التَّعْرِيفيّة

تعصب: اَلْعَصَبِيَّةُ، التَّعَصُّبُ، الطَّائِفِيَّةُ

تفریح: التَّنَزُّهُ، النُّزْهَةُ، التَّفَرُّجُ

تقابلی مطالعہ: الدِّرَاسَةُ الْمُقَارِنَةُ، اَلْبَحْثُ الْمُقَارِنُ

تقاضے: المُتَطَلَّبَات، المُقْتَضَيَات

تقریب: اَلْمُنَاسَبَةُ، الإحْتِفَالُ، اَلْحَفْلَةُ

تقسیم کرنا: وَزَّعَه، قَسَّمَه

تگ ودو کرنا: سَعَى له (ف)، جَدَّ في... (ض،ن)، جَهَدَ في... (ف)، اجْتَهَدَ، بَذَلَ السَّعْيَ في... (ن)، بَذَلَ جُهُوْدًا في... (ن)، كَدَحَ (ف)

تلاشِ حق کے مسافر: المسافرون الطالبون للحق / الراغبون إلى الحق

تلاش کیا: بَحَثَ عن... (ف)، فَتَّش عن...، نَقَّبَ عن...

تلواریں: السُّيُوْفُ (و) السَّيْفُ

تنزّل کا شکار ہونا: صَارَ عُرْضَةً للانحطاط، أَصْبَحَ فريسةً للتخَلُّفِ، انْحَطَّ، انْحَلَّ، انْخَفَضَ، تَخَلَّفَ

تنصیبات: المُنْشَآتُ

تنہا: مُنْفَرِدًا، عَلَى الْانْفِرَادِ، وَحْدَه، بِمُفْرَدِهِ

تہذیب وتمدن: الثَّقَافَةُ، اَلْحَضَارَةُ، المَدَنِيَّةُ

تہوار: اَلْعِيْدُ (ج) اَلْأَعْيَادُ، الطَّقْسُ (ج) الطُّقُوْسُ

توجہ دینا: اِلْتَفَتَ إليه، أَلْقى العِنَايَةَ به، صَرَفَ العِنَايَةَ إليه (ض)، أَقْبَلَ على...

تیار کرنا: أَعَدَّ، جَهَّزَ، هَيَّأَ

تیار شدہ: اَلْمُعَدُّ، المُجَهَّزُ

تیاری کرنا: اَعَدَّلَهُ، اِسْتَعَدَّلَهُ

تیتر: الدُّرَّاجُ (ج) الدَّرَارِيْجُ

تیراکی: السِّبَاحَةُ، اَلْعَوْمُ

تیز رفتار: سَرِيْعُ السَّيْرِ، العَجُوْلُ

تیز قدم سے: بِخُطًى حَثِيْثَةٍ، بِسُرْعَةٍ فَائِقَةٍ، مُسْرِعًا

تھک کر چور ہونا: نَهَكَتْ قُوَاهُ (ف)

تھکاماندہ: اَلتَّعْبَانُ، اَلْمُتْعَبُ، اَلْمُجْهَدُ، مَنْهُوْكُ القُوٰى اللّاغِبُ

تھکن: التَّعْبُ، اَلْعَنَاءُ، اَلْمَلَلُ

تھیلا: اَلْحَقِيْبَةُ (ج) اَلْحقَائِبُ، اَلْكِيْسُ (ج) اَلأَكْيَاسُ

[ٹ]

ٹرین: اَلْقِطَارُ (ج) الْقُطُرُ

ٹکٹ (ٹرین): التَّذْكِرَةُ (ج) التَّذَاكِرُ

ٹکنالوجی: التِكْنَالُوْجِيَا، التَّقْنِيَةُ ، التِقَانَةُ

ٹکیا: القُرْصُ (ج) الأَقْرَاصُ

ٹہلنا: تَمَشّى، تَجَوَّلَ، تَفَرَّجَ

ٹولی: اَلْجَمَاعَةُ (ج) الجَمَاعَاتُ، الفِرْقَةُ (ج) الفِرَقُ، العِصَابَةُ (ج) العِصَابَاتُ

ٹیلی ویژن کیمرا: آلَةُ تصوِيرِ مشهادية / تلفزيونية، كَامِيرا التلفزيون

ٹیم: اَلْفِرْقَةُ (ج) اَلْفِرَقُ، اَلْفَرِيْقُ (ج) اَلأَفْرِقَةُ والأَفْرِقَاءُ ، اَلْجَمَاعَةُ (ج) الجَمَاعَاتُ، اَلْعُصْبَةُ (ج) العُصَبُ

[ث]

ثقافتی: الثَّقَافِيُّ

ثقافتی میدانوں میں: فِي المَجَالاتِ الثقافِيَةِ

[ج]

جاڑے کا موسم: فَصْلُ الشِّتَاءِ

جامنی: الأُرْجوَاني، البَنَفْسَجِي

جان پر کھیلنا: خَاطَرَ بِنَفْسِه، تَحَامَلَ على نَفْسِه، إِسْتَمَاتَ

جاہ و منصب: المَهَابَةُ وَالْمَنْصِبُ (ج) اَلْمَنَاصِبُ

جائداد: اَلْمِلْكُ (ج) اَلأَمْلَاكُ، اَلْعَقَارُ (ج) اَلْعَقَارَاتُ

جائزہ لینا: اِسْتَعْرَضَ، تَفَقَّدَ، تَفَتَّشَ

جذبہ: اَلْعَاطِفَةُ (ج) اَلْعَوَاطِفُ

جزائر: اَلْجَزَائِرُ (و) اَلْجَزِيْرَةُ

جزیرہ نما: شِبْهُ جَزِيْرَةٍ

جلانا: أَحْرَقَ الشَّيْءَ

جلسہ گاہ: اَلْمُحْتَفَلُ (ج) المُحتَفَلات، المُجْتَمَعُ (ج) المُجتمعات، المَجْمَعَةُ (ج) المجَامِع

جلوہ فگن ہونا (پیدا ہونا)**:** وُلِدَ، تَوَلَّدَ

جنسی انارکی: اَلْفَوْضَى الْجِنْسِيَّةُ

جنگل: اَلْغَابَةُ (ج) اَلْغَابَاتُ، اَلْبَيْدَاءُ (ج) الْبَيْدَاوات، البَرِّيَّةُ (ج) البَرَارِيْ، اَلأَجَمَةُ (ج) اَلأَجَمَاتُ

جنگلی کبوتر: اَلْحَمَامُ الْوَحْشِيُّ

جوتنا: حَرَثَ الْحقلَ على ثَوْرٍ وَغَيْرِهٖ (ن)

جود و نوال: اَلْجُوْدُ، السَّخَاءُ، السَّمَاحَةُ، اَلْكَرَمُ

جوق در جوق اور تنہا تنہا: زَرَافَاتٍ وَ وُحْدَانًا، مُنْفَرِديْنَ و مُجْتَمِعِيْنَ

جھنڈیاں: اَلأَعْلَامُ (و) اَلْعَلَمُ

جھولی: اَلْكِيْسُ (ج) اَلْأَكْيَاسُ، اَلْجَيْبُ (ج) اَلْجُيُوْبُ

جھومنا (ٹرین کا): تَهَادَى

[چ]

چڑی مار: صَيَّادُ الطُّيُوْرِ

چپاں ہونا: اِلْتَصَقَ بِه، اِلْتَزَقَ بِه

چشم پوشی: الإغْمَاضُ عن...، التَّغَاضِي عن...

چکر لگانا (کتب خانوں کا): اِخْتَلَفَ إلى المكتباتِ

چمیلی: اَلْيَاسِمِيْنُ

چنبیلی: اَلْيَاسِمِيْنُ

چہچہانا: تَغَرَّدَ، غَرَّدَ، شَقْشَقَ، زَقْزَقَ، تَشَقْشَقَ

چھری: السِّكِّيْنُ (ج) السَّكَاكِيْنُ

چوسنا: مَصَّ (ن)، امْتَصَّ

چوک ہونا: سَهَا عَنِ الأَمْرِ وَ فِيْه (ن)، غَفَلَ عَنْهُ، أَخْطَأَ، قَصَّرَفي...

چھلانگ لگانا: قَفَزَ (ض)، وَثَبَ (ض)

[ح]

حبشہ: الحَبْشَة

حسن ودل کشی: البَهْجة، اَلْخِلَابَةُ، اَلْبَهَاءُ

حصہ لینا: سَاهَمَ في...، اِشْتَرَكَ في...، شَارَكَ في...

حطام دنیا: مَتَاعُ الدُّنْيَا (ج) اَلْأَمْتِعَةُ

حقانیت: الحقَّانِيَّة، الحَقِّيَّةُ

حقیقت کا اظہار کرنا: إظهارُ الحقيقةِ، إبْدَاءُ الحقيقةِ

حکومت قائم ہونا: قَامَتِ الحُكُوْمَةُ، تَأَسَّسَتِ الْحُكُوْمَةُ

حیرت زدہ ہونا: تَحَيَّرَ، اِسْتَعْجَبَ، اِنْدَهَشَ، عَجِبَ مِنْهُ (س)، تَعَجَّبَ مِنْهُ

حیرت واستعجاب کے سمندر میں ڈوبنا: غَرِقَ فِي بَحْرِ الإسْتَعْجَابِ (س)، اِسْتَغْرَقَ فِي بَحْرِ الاستِعْجَابِ

[خ]

خاتمہ کرنا: قَضَى عَلى... (ض)، قَمَعَ الشَّيْءَ (ف)، كَافَحَ الشَّيْءَ

خاک اڑانا: أَثَارَ الْغُبَارَ، نَثَرَ الْغُبَارَ (ن،ض)، أَطَارَ الغُبَارَ

خبرگیری کرنے والا: اَلْمُتَفَقِّدُ، اَلْمُتَعَهِّدُ

خُرجی: الخُرْج (ج) خِرَجَةٌ، اَخْرَاج

خرچ ہونا (کوئلہ): نَفِدَ (س)، اُسْتُنْفِدَ، اُسْتُهْلِكَ

خُرمے (کھجوریں): التُّمُوْرُ (و) التَّمْرُ

خلا: اَلْفَضَاءُ، الجَوّ

خندہ پیشانی سے استقبال کرنا: اِسْتَقْبَلَهُ بِطَلَاقَةِ الْوَجْهِ، رَحَّبَهُ بِبَشَاشَةِ الْوَجْهِ، رحَّبَهُ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ

خواجۂ خواجگاں: شیخُ المَشَایِخِ، سیِّدُ السَّادَةِ، مَولَى الْمَوَالِي،

خوبصورت: اَلْجَمِيْلُ، الرَّشِيْقُ، اَلْبَهِيْجُ، اَلْأَنِيْقُ، الرَّائِعُ

خوبیاں: اَلْمَحَاسِنُ (و) اَلْمَحْسَنَةُ، اَلْمَنَاقِبُ (و) اَلْمَنْقَبَةُ، اَلْمَحَامِدُ (و) اَلْمَحْمَدَةُ

خوش ذائقہ: اَللَّذِيذُ، لَذِيذُ الطَّعْمِ، الشَّهِيُّ، الرَّغِيْبُ

خوش گوار (موسم)**:** الرَّائِقُ، اللَّطِيْفُ، المُعْتَدِل، المُلَائِم

خوش نما: جَمِيْلُ الْمَنْظَرِ، الرَّائِعُ، الأَنِيْقُ، الجَذَّابُ، بَهِيُّ الْمَنْظَرِ، الخَلَّابُ

خوشی سے اچھلنا: طَارَ فَرَحًا (ض)، رَقَصَ فَرَحًا (ن)، إِغْتَبَطَ، طَرِبَ (س)، سُرَّ أَعْظَمَ السُّرُوْرِ، فَرِحَ فَرَحًا كثيرًا (س)

خون بہانا: أَرَاقَ الدَّمَ، سَفَكَ الدَّمَ (ض)

خون کے آنسو رلانا: أَبْكَاهُ دَمًا

خیر خواہ: النَّاصِحُ

[د]

دار الخلافہ: اَلْحَاضِرَةُ (ج) اَلْحَوَاضِرُ، القَاعِدة (ج) القواعد، العَاصِمَة (ج) العَوَاصِم

دامن داغدار کرنا: لَوَّثَ الذَّيْلَ، لَطَّخَ أَطْرَافَ ثَوْبِهِ، عَابَ نفسَه (ض)

دامن: الذَّيْلُ (ج) الذُّيُوْلُ

درجنوں: الدُّزِيْنَاتُ (و) الدُّزِيْنَةُ

دست بوسی کرنا: قَبَّلَ يديه، لَثَمَ يَدَيه (ض)

دست نگر ہونا: اِحْتَاجَ إليه، اِفْتَقَرَ إليه

دشتِ مغیلان: صَحْرَاءُ السَّمُرِ، الصَّحراء الشَّائِكَة

دل آویزی: الرَّوْعَةُ، اَلْجَمَالُ، اَلْبَهْجَةُ، اَلْخِلَابَةُ

دل سے خوف کا نکل جانا: خَرَجَ الرَّوعُ من القَلْبِ (ن)، ذَهَبَ الرَّوعُ عن القَلْبِ، زَالَ الخَوْفُ عن القلب (ن)

دل کش: الأَنِيْقُ، الرَّائِعُ، اَلْخَلَّابُ، اَلْجَذَّابُ، السَّاحِرُ، اَلْبَهِيْجُ

دل میں بسانا: مَكَّنَه في قلبِه

دوپہر کا کھانا: اَلْغَدَاءُ، وَجْبَةُ الْغَدَاءِ

دوپہر کا وقت: الظُّهر، الظَّهِيْرَةُ، وَقْتُ الْهَجِيْرِ

دورِ حکومت: عَهْدُ الْحُكُوْمَةِ، زَمَنُ الْحُكُوْمَةِ

دورہ کرنا: زَارَهُ، قَامَ بِزِيَارَة، قَامَ بِجَوْلَةٍ في...

دھن کا پکا: اَلْمُصَمِّمُ، اَلْعَازِمُ

دھواں دھواں ہونا: خَابَ (ض)، خسر (س)

دھواں: الدُّخَانُ

کنارہ (دریا کا): الشَّاطِئُ الشَّوَاطِئُ، الضَّفَّةُ (ج) الضِّفَاف، السَّاحِلُ (ج) السَّوَاحِلُ

[ڈ]

ڈائننگ ہال: المَطْعَم (ج) المَطَاعِم، قَاعَةُ الأَكْلِ (ج) القَاعَاتُ، قَاعَةُ الطَّعَامِ، صَالُوْنَةُ الْأَكْلِ (ج) الصَّالُوْناتُ

ڈبہ (ٹرین کا): اَلْعَرَبَةُ (ج) اَلْعَرَبَاتُ

ڈرائیو: السَّوْقُ ، القِيَادةُ

ڈرائیور: السَّائِقُ (ج) السَّائِقُوْن، السُّوَّاقُ، السَّاقَةُ

[ذ]

ذمہ داری کا احساس: الشُّعُوْرُ بِالْمَسْئُوْلِيَةِ

ذمہ داری: اَلْمَسْئُوْلِيَةُ (ج) اَلْمَسْئُوْلِيَاتُ، اَلْوَاجِبُ (ج) الوَاجِبَاتُ

ذیلی تقسیم: اَلتَّقْسِيْمُ الْفَرْعِيُّ، التَّوْزِيْعُ الْفَرْعِيُّ

[ر]

راست بازی: الصِّدْقُ، الأَمَانَةُ

راست گفتار: اَلصَّادِقُ، صادقُ القولِ

راقم الحروف: كَاتِبُ السُّطُوْرِ، رَاقِمُ السُّطُوْرِ

راہ فرار اختیار کرنا: فَرَّ (ض)، لَاذَ بِالْهَرَبِ (ن)، هَرَبَ (ن)، وَلَّى هَارِبًا.

راہ لینا: أَخَذَ طَرِيْقَهُ إلى... (ن) ذَهَبَ الى...، اِرْتَحَلَ إلى... سَافَرَ إليه

رائج ہونا: تَرَوَّجَ، رَاجَ (ن)، يُتَدَاوَلُ

رائج: اَلْمُرَوَّجُ، الشَّائِعُ، السَّائِدُ، الرَّائِج، المُتَدَاوَل.

رائے دینا: أَعْطَى الرَّأْيَ، عَرَضَ عَلَيْهِ فِكْرَهُ وَرَأْيَهُ، أَدْلَى بِرَأْيِهِ

رجھانا: اسْتَهْوَاهُ، فَتَنَهُ بجمالٍ وَغَيْرِهِ (ض) رَغَّبَهُ إلى...

رخصت کرنے والے: اَلْمُوَدِّعُوْنَ

رس: اَلْعَصِيْرُ، رَحِيْقُ الأَزْهَارِ

رسّہ کشی: الصِّرَاعُ بين....، التَّصَارُع، التَّنَافُس، النِّزَاع بين...

رشتے دار: اَلْقَرِيْبُ (ج) الأَقْرِبَاءُ، النَّسِيْبُ (ج) اَلْأَنْسِبَاءُ أَهْلُ الرَّجُلِ وذوُوْهُ.

رعایت و نگہداشت: الرِّعَايَةُ، اَلْعِنَايَةُ، التَّعَهُّدُ

رعنائی: اَلْجَمَالُ، الخِلَابَةُ، اَلْبَهْجَةُ

رفقائے درس: الزُّمَلَاءُ الْمَدْرَسِيَّةُ،

الرُّفَقَاءُ فِي الدُّرُوْسِ

رقبہ: اَلْمَسَاحَةُ (ج) اَلْمَسَاحَاتُ

رہزن: قَاطِعُ الطَّرِيْقِ (ج) اَلْقُطَّاعُ، النَّهَّاب، الحَرَامِيُّ

رہائش: السُّكْنٰى، السَّكَنُ، السَّكَنِيُّ (نسبت)

رواداری: التَّسَامُحُ، النُّصْحُ، اَلْمُجَامَلَةُ، الإِخْلَاصُ

روشن: اَلْمُنَوَّرُ، اَلْمُتَنَوِّرُ، اللَّامِعُ، الزَّاهِرُ ، اَلْمُشْرِقُ

روکنا(ٹھہرانا): أَوْقَفَهُ

رویہ: السُّلُوك، اَلْمُعَامَلَةُ، الصَّنِيْعُ

ریت: الرَّمْلُ (ج) الرِّمَالُ

ریزرو بینک آف انڈیا: الْمَصْرِفُ الْهِنْدِيّ الاحْتِيَاطِيُّ

ریسٹورنٹ: اَلْمَطْعَمُ (ج)اَلْمَطَاعِمُ

ریگستان: الصَّحْرَاءُ الرَّمْلِيَّةُ، المَفَازَةُ ...

ریلوے اسٹیشن: مَحَطَّةُ القِطَارِ (ج) اَلْمَحَطَّاتُ

[ز]

زد میں ہونا: إِسْتَهْدَفَ لِلشَّيْءِ، تَعَرَّضَ لَهُ، إِنْتَصَبَ لَهُ

زراعتی کام: اَلْأَعْمَالُ الزِّرَاعِيَّةُ

زرعی پیداوار: اَلْحَاصِلُ الزِّرَاعِيُّ، (ج) اَلْمَحَاصِيْلُ ، الإِنْتَاجُ الزِّرَاعِيُّ، النَّاتِج الْمَزْرَعِيُّ.

زرہیں: الدُّرُوْعُ (و) الدِّرْعُ

زریں عہد: الْعَهْدُ الذَّهَبِيُّ، العَصرُ الذَّهَبِيّ

زمین گوڑنا: عَزَقَ الأرضَ عَزْقاً (ض)

زندگی اور موت کی کشمکش میں ہونا: فِي الصِّراعِ بينَ الحياةِ و الموتِ، في صِرَاعِ الموتِ والحَيَاةِ

زہرہ گداز کام: اَلْعَمَلُ الشَّاقُّ، اَلْعَمَلُ الْمُجْهِدُ، العَمَلُ الْمُتْعِبُ

زہریلا ناگ: اَلْأَفْعَى السَّامُّ، الحَيَّةُ السَّوداءُ السامَّة، الصِلُّ

زہریلا: السَّامُّ

زوردار بارش ہونا: أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ مَطَرًا غَزِيْرًا، نَزَلَ الْمَطَرُ مَطَرًا غَزِيرًا، هَطَلَ الْمَطَرُ (ض)، اِنْهَمَرَ المطرُ غَزِيْرًا

[س]

(حسین) سماں: اَلْمَنْظَرُ الْبَهِيْجُ، اَلْمَنْظَرُ الرَّائِقُ، المنظرِ الرَّائِعِ ، اَلْمَنْظَرُ الأَنِيْقُ

سازگار: اَلْمُلَائِمُ، اَلْمُوَافِقُ، الرَّائِقُ،

سازوسامان: اَلْعُدَّةُ (ج) اَلْعُدَدُ، اَلْمَتَاعُ (ج) اَلْأَمْتِعَةُ، اَلْعَتَادُ (ج) اَلْأَعْتِدَةُ

سازش: المُؤَامَرَةُ (ج)اَلْمُؤَامَرَاتُ، الدَّسِيْسَةُ (ج)الدَّسَائِسُ، اَلْمَكِيْدَةُ (ج)اَلْمَكَايِدُ

سامان: اَلْمَتَاعُ (ج) اَلْأَمْتِعَةُ، اَلْبِضَاعَةُ

[ش]

شاخ (درخت کی): اَلْغُصْنُ (ج) اَلْأَغْصَانُ و اَلْغُصُوْن، اَلْفَنَنُ (ج) اَلْأَفْنَانُ

شاداں وفرحاں: اَلْفَرِحُ، المَسْرُوْر، اَلْمُبْتَهِجُ، الفَرْحَانُ

شادی: الزِّوَاجُ، اَلْعُرْس، اَلْقِرَانُ

شان دار: اَلْجَمِيْلُ، الرَّائِعُ، اَلْبَهِيْجُ

شباب پر ہونا: أَدرَكَ، نَضِجَ (س)

شرم ولحاظ: اَلْحَيَاءُ

شریف النفس: اَلْكَرِيْمُ (ج) اَلْكُرَمَاءُ، النَّبِيْلُ (ج) النُّبَلَاءُ، النَّجِيْبُ (ج) النُّجَبَاءُ، الشَّرِيْفُ (ج) الشُّرَفَاءُ

شکار کرنا: صَادَ (ض)، إصْطَادَ

شکاری: الصَّائِدُ، الصَّيَّادُ، اَلْقَنَّاصُ

شکایتیں: الشَّكَاوِيْ (و) الشَّكْوَى

شہری: اَلْمُوَاطِنُ (ج) الْمُوَاطِنُوْنَ، السَّاكِنُ (ج) السُّكَّانُ

شہزادہ: اَلْأَمِيْرُ (ج) اَلْأُمَرَاءُ

[ص]

صاف ہوا: اَلْهَوَاءُ الطَّلْقُ، الهَوَاءُ النَّقِيّ

صبر واستقلال: اَلْجَلَدُ والْمُثَابَرَةُ، الصَّبْرُ والثَّبَاتُ، اَلْجَلَادَةُ

صحیفۂ آسمانی: الصَّحِيْفَةُ السَّمَاوِيَّةُ

صدر المدرسین: مُدِيْرُ الْمَدْرَسَةِ، رَئِيْسُ الْمُعَلِّمِيْنَ، رئيس الأَسَاتِذَةِ

صدہا: اَلْمِئَاتُ (و) الْمِئَةُ

صدی: اَلْقَرْنُ (ج) اَلْقُرُوْنُ

صلاحیت: الصَّلَاحِيَّةُ، الإِسْتِعْدَادُ، اَلْجَدَارَةُ، اللِّيَاقَةُ، اَلْأَهْلِيَّةُ، اَلْمَوْهَبَةُ و المَوْهِبَةُ (ج) اَلْمَوَاهِبُ

صلہ: اَلْجَزَاءُ، الصِّلَةُ، اَلْجَائِزَةُ

صومالیہ: الصُّوْمَالُ

[ض]

ضامن ہونا: ضَمِنَ الشَّيْءَ وبِهٖ (س)

ضرب الامثال: الأَمْثَال (و) المَثَل، الأَقْوَال السَّائِرَة (و) القَوْلُ السَّائِرُ.

[ط]

طاقت ور: اَلْقَوِيُّ، اَلْعَزِيْزُ

طرز عمل: السُّلُوْكُ، اَلْمَوْقِفُ، اَلْمَسْلَكُ

طرز معاشرت: طَرِيْقُ الْحَيَاةِ الاجْتِمَاعِيَّةِ

طے شدہ پروگرام: الخُطَّةُ المدَبَّرة، الخُطَّة المرسومة،

طے شدہ: اَلْمُقَرَّرُ، اَلْمَعْلُوْمُ، اَلْمُتَّفَقُ عَلَيهِ، اَلْمُدَبَّرُ

طے ہونا: تَقَرَّرَ أن، تَقَرَّرَا الرَّأيُ علی....، أُتُّفِقَ علی.... تَقَرَّرَ كذا.

[ع]

عبادت گاہ: اَلْمَعْبَدُ (ج) اَلْمَعَابِدُ
عرب لیگ: جَامِعَةُ الدُّوَلِ الْعَرَبِيَّةِ
عربی زبان وادب: اللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ و آدَابُهَا
عریانیت: السُّفُوْرُ
عفو ودر گزر: اَلْعَفْوُ وَالتَّسَامحُ، الصَّفْحُ وَالْمُسَامَحَةُ
عقل ماری جانا: ذَهَبَ عقلهُ (ف)، زَالَ عَقلُه،
علاقہ: اَلْمِنْطَقَـةُ (ج) اَلْمَنَاطِقُ، اَلْبُقْعَـةُ (ج) اَلْبِقَـاعُ، الصَّـقْعُ (ج) الصِّقَاعُ، الرَّبْعُ (ج) الرُّبُوْعُ
علماے سو: عُلَمَـاءُ السُّـوْءِ، اَلْعُلَمَـاءُ الْأَشْرَارُ، شِرَارُ الْعُلَمَاءِ
علمی گہرائی وگیرائی: الدِقَّةُ العِلْمِيَّةُ.
عمارتیں: اَلْمَبَانِي (و) اَلْمَبْنى، اَلْأَبْنِيَـةُ (و) اَلْبِنَاءُ، اَلْبِنَايَاتُ (و) اَلْبِنَايَةُ
عنفوان شباب کا عالم: حالُ عُنفوانِ الشَّبَابِ، فی أَوَّلِ شَبَابِه

[غ]

غازی: اَلْغَـازِي (ج) اَلْغُـزَاةُ، المُجَاهِـد (ج) المُجاهِدُون
غافل ہونا: غَفَلَ عَنْهُ (ن)، سَهَا عَنْهُ (ن)، ذَهِلَ الشَيْءَ وَ عَنْهُ (س)
غروب ہونا: غَرَبَ (ن)، أَفَلَ (ن)، غَابَ (ض)
غلغلہ بلند ہونا: نَالَ السُّمْعَةَ، حَازَ السُّمْعَةَ (ن)، اَحْرَزَ الشُّهْرَةَ أَصَابَ شُهْرَةً، اكتسَبَ سُمْعَةً، ذَاعَ صِيْتُه (ض) طَارَ صِيْتُهُ (ض)، طَبَّقَتِ العَالَمَ شُهْرَتُهُ

[ف]

فاختہ: اَلْيَمَامَةُ (ج) اَلْيَمَامُ
فاقوں پر فاقہ جھیلنا: تَجَوَّعَ كَثيرًا مُتَوَاصِلاً
فائق ہونا: فَاقَـهُ (ن)، عَـلَاهُ (ن)، تَفَوَّقَـهُ، تَمَيَّزَ عنـه، بَـرَّزَ عـلى غـيره (ک)، سَبَقَه (ض)، تَقدّم منه.
فتنے پیدا ہونا: حَدَثَتِ الْفِتَنُ (ن)، ظَهَرَتِ الفِتَنُ (ف)، وَقعتِ الفِتَنُ (ف)
فحاشی: اَلْفَحْشَاءُ، اَلْمُجُوْنُ
فراہم کرنا: وَفَّرَ، هَيَّأَ
فرقہ وارانہ فسادات: الاضْطِرَابَاتُ الطَّائِفِيَّـةُ، اَلْفِتَنُ الطَّائِفِيَّـةُ، اَلْمَعَـارِكُ الطَّائِفِيَّـةُ، الاشْتِبَاكَاتُ الطَّائِفِيَّةُ
فضا: اَلْجَوُّ، اَلْبِيْئَةُ، اَلْمُنَاخُ
فلمیں: اَلْفِلْمُ (ج) اَلْأَفْلَامُ ، اَلْفِيْلَمُ
فلیگ: الرَّايَةُ (ج) الرَّايَاتُ، اَلْعَلَمُ (ج) الأَعْلَامُ
فہرست میں آگے ہونا: كَانَ عَلَى رَأسِهِم، في طَلِيْعَتِهِم

فوٹوگرافی: التَّصْوِيْرُ الشَّمْسِيُّ، التَّصْوِيْرُ الضَّوْئِيُّ

فوجی افسر: قَائِدُ الْجَيْشِ (ج)الْقُوَّادُ، الضَّابِطُ (ج)الضُّبَّاطُ، ضَابِطُ العَسكرِ

فوجی جرنیل: الضَّابِطُ الْعَسْكَرِيُّ ، قَائد الْجَيْشِ.

فوری طور پر: عَاجِلاً، سَرِيْعاً، عَلَى الْفَوْرِ، فَوْرًا، فَوْرِيًّا

فیصد: فِي الْمِأَةِ، فِي الْمِئَةِ

فیل ہونا: سَقَطَ فِي الإِمْتِحَانِ (ن)، رَسَبَ فِي الإِمْتِحَانِ (ن)، فَشِلَ (س)

[ق]

قائدین: الْقُوَّادُ، اَلْقَادَةُ (و)اَلْقَائِدُ، الرُّوَّادُ (و)الرَّائِدُ ، الزُّعَمَاءُ (و)الزَّعِيْمُ

قبضہ کرنا(حکومت پر): اِسْتَوْلَى عَلَى الْبِلَادِ، اِحْتَلَّ الْبِلَادَ، سَيْطَرَ عَلَيْها.

قدرتی: الطَّبِيْعِيُّ

قرار دینا: قَرَّرَ، عَيَّنَ

قرب وجوار: اَلْأَطْرَافُ، الضَّوَاحِي، النَّوَاحِيْ، الأَنْحَاءُ

قطار در قطار: فِي صُفُوْفٍ، صَفًا صَفًا،

قطر(سیارے کا): الْقُطْر (ج) الأَقْطَار

قومی شاہراہ: الطَّرِيْقُ الْوَطَنِيُّ، الشَّارِعُ الْوَطَنِيُّ، الشَّارِعُ الْقَوْمِيُّ

قومی مفاد: اَلْمَصْلَحَةُ الْقَوْمِيَّةُ، اَلْمَطْلَبُ الْقَوْمِيُّ

قیام گاہیں: اَلْمَنَازِلُ (و)اَلْمَنْزِلُ، اَلْمَقَارُّ (و)اَلْمَقَرُّ

قیلولہ کرنا: قَالَ يَقِيْلُ قَيْلُوْلَةً (ض)

قیمتی: اَلثَّمِيْنُ، اَلْغَالِيْ، اَلْقَيِّمُ

[ک]

کارنامہ: اَلْمَأْثَرَة و اَلْمَأْثُرَةُ (ج)اَلْمَآثِرُ، اَلْمَفْخَرَةُ (ج)اَلْمَفَاخِرُ، الصَّنِيْعَةُ

کاروباری حیثیت سے: مِنْ حَيْثُ التِّجَارَةِ

کاری گری: الصَّنعَة، الصِّنَاعَة

کاریگر: الصَّانِعُ (ج)الصُّنَّاعُ

کالج: اَلْكُلِّيَّةُ (ج)اَلْكُلِّيَّاتُ

کام میں لگانا: شَغلَ فلانًا (ف)، شَغَّلَه

کامیابی: اَلْفَلَاحُ، النَّجَاحُ، اَلْفَوْزُ

کائنات: اَلْكَوْنُ

کبوتر: اَلْحَمَامُ (و)اَلْحَمَامَةُ (ج)اَلْحَمَائِمُ

کتابچہ: اَلْكُتَيِّبُ (ج)اَلْكُتَيِّبَاتُ، الرِّسَالَةُ (ج)الرَّسَائِلُ

کرن: الشُّعَاعُ (ج) اَلْأَشِعَّةُ

کرنسی: اَلْعُمْلَةُ (ج)اَلْعُمْلَاتُ.

کھڑکی: الشُّبَّاكُ (ج) الشَّبَابِيْكُ

کشادہ دست: بَسِيْطُ الْيَدِ، السَّخِيُّ (ج) اَلْأَسْخِيَاءُ، الجوَادُ، اَلْكَرِيْمُ

کشاں کشاں آگے آنا: تَقَدَّمَ إِلَيه مُجْتَذِبًا

کشتی ملت: سَفِينَةُ الأُمَّة

کشاکش: الصِّرَاعُ، النِّزَاعُ، التَّصَارُعُ، التَّنَازُعُ

کلینڈر: التَّقْوِيْمُ، اَلْقَائِمَةُ

کمر توڑنا: أَنْهَضَتِ الْمِحَنُ كَوَاهِلَ النَّاس، أَتْعَبَ، أَنْهَكَ

کہرا: الضَّبَابُ

کھولانا: أَغْلَى الشَّيْءَ

کوشش کرنا: سَعَى له..، جَدَّ في... (ض)، جَهَدَ في... (ف)، اجْتَهَدَ في... بَذَلَ السَّعْيَ في... (ن)، كَدَحَ (ف)

کوشش: اَلْجُهْدُ، السَّعْيُ، اَلْكَدْحُ، الإِجْتِهَادُ

کونا کونا: النَّوَاحِي، الْأَطْرَافُ، الضَّوَاحِي، الْأَنْحَاءُ

کوئلا: اَلْفَحْمُ (و) اَلْفَحْمَةُ

کھیت: اَلْمَزْرَعُ (ج) اَلْمَزَارِعُ، اَلْحَقْلُ (ج) اَلْحُقُوْل

کینہ وحسد: اَلْحِقْدُ وَالْحَسَدُ، اَلْبُغْضُ، (ج) الْأَحْقَادُ، اَلضَّغِينَة (ج) الضَّغَائِن

[گ]

گراں: اَلْغَالِي، الثَّمِيْنُ

گرفت میں لینا: قَبَضَ عَلَيه (ض)، أَخَذَه

گرم جوشی کے ساتھ استقبال کرنا: رَحَّبَ به تَرْحِيْبًا حَارًا، اِسْتَقْبَلَهُ اِسْتِقْبَالًا حَارًا رَحَّبَ به أَجْمَلَ تَرْحِيْبِ،

گریہ وبکا: اَلْبُكَاءُ وَالْعَوِيْلُ

گل دستے: اَلْبَاقَاتُ (و) اَلْبَاقَةُ، الطَّاقَاتُ (و) طَاقَةُ أَزْهَارٍ

گلاب: اَلْوَرْدُ (و) اَلْوَرْدَةُ

گلف روپیہ: الروبيةُ الخَلِيجيّة

گلے ملنا: عَانَقَهُ

گندگی: اَلْقَذَارَةُ، اَلْوَسَخُ، اَلْقَاذُوْرَةُ

گھسنا: التَّدَخُّلُ، الدُّخُول، الخَوْض

گہوارۂ امن: مَهْدُ الْأَمْنِ وَالسَّلَامِ

گوریا: اَلْعُصْفُوْرُ (ج) اَلْعَصَافِيْرُ

گوشہ: النَّاحِيَةُ (ج) اَلنَّوَاحِي، اَلْجَانِبُ (ج) اَلْجَوَانِبُ

گولر: اَلْجُمَّيْزُ (و) اَلْجُمَّيْزَةُ

گوناگوں: الشَّتّى (و) الشَّتِيْتُ، اَلْمُخْتَلِفَةُ، اَلْمُتَلَوِّنَةُ، اَلْمُتَضَارِبَةُ، اَلْمُتَنَوِّعَةُ

گونج اٹھنا: دَوَّى الْمَكَانُ، ضَجَّ الْمَكَانُ بِهٖ (ض)

گیٹ: اَلْبَابُ (ج) اَلْأَبْوَابُ، اَلْبَوَّابَةُ

گیس: اَلْغَازُ (ج) اَلْغَازَاتُ

گیلان: جِيْلَان

گھنا (جنگل، باغ): اَلْمُتَلَاصِقَةُ، اَلْمُتَضَامَّةُ، اَلْمُتَشَابِكَةُ، اَلْكَثَّةُ، اَلْغَنَّاءُ

گھناؤنی: اَلْقَذِرُ، اَلْكَرِيْهُ، اَلْبَشِعُ

گھونسلے: اَلْأَعْشَاشُ والعِشَاشُ (و) اَلْعُشُّ، اَلْأَوْكَارُ وَ الْوُكُوْرُ (و) اَلْوَكْرُ

[ل]

لایعنی کام: اَلْأُمُوْرُ اللَّاهِيَةُ/ اللَّاغِيَةُ/ اَلْوَاهِيَةُ/ غَيْرُالنافِعَةِ

لائق تحسین وآفرین ہونا: اِسْتَحَقَّ الثَّنَاءَ، والتقديرَ، يَجْدُرُ بِالمدْحِ و الثَّنَاءِ

لائن: الصَّفُّ (ج) الصُّفُوْفُ

لب ریز ہونا (آنکھوں کا): امْتَلَأَتِ العيونُ بِهِ، مُلِيءَ بِهِ، اِغْرَوْرَقَتِ العُيونُ بالدموعِ

لپٹ جانا: اِلْتَصَقَ به، اِنْضَمَّ إليه،

لپکنا: أَسْرَعَ إلى...، هَرِعَ إلى... (س) بَادَرَ إلى...

لٹریچر: اَلْكُتُبُ، النَّشَرَاتُ، اَلْمَنْشُوْراتُ، اَلْمُؤَلَّفَاتُ

لطف اندوز ہونا: تَمَتَّعَ به، تَنَعَّمَ به، تَلَذَّذَبه

لندن: لَنْدَن

لہلہاتے ہوئے (کھیت): الْحُقُوْلُ المُخْضَرَّة، الحُقُوْلُ المُتَمَايِلَةُ

لیاقت: اَلْأَهْلِيَّةُ، اَلْحَذَاقَةُ، اَلْمَهَارَةُ، اَلْجَدَارةُ، اَلْمُؤَهِّلَاتُ

لیٹ: اَلْمُتَأَخِّرُ عَنْ مَوْعِدِه

لیسٹر: لِيستَر

[م]

لاگت: تَكْلِفَة (ج) تَكَالِيْف، كُلْفَة (ج) كُلَف، مَصَارِيفُه،

ماحول: اَلْبِيْئَةُ (ج) البِيْئَاتُ، اَلْمُنَاخُ (ج) اَلْمُنَاخَاتُ، اَلْجَوُّ (ج) اَلْأَجْوَاءُ

ماحولیات: الْبِيْئَاتُ (و) اَلْبِيْئَةُ

ماڈرن: اَلْجَدِيْدُ، اَلْحَدِيْثُ، اَلْعَصْرِيُّ

مانچسٹر: مانشستر

ماہر ریاضیات و طبیعات: خَبِيْرٌ/ عَالِمٌ بالرِّياضِياتِ والطبيعاتِ،

ماہر: اَلْمَاهِرُ (ج) اَلْمَهَرَةُ، اَلْبَارِعُ، اَلْحَاذِقُ (ج) اَلْحُذَّاقُ

متمنی: الآمِلُ، المُشْتَهِي، الطَّامِعُ فِي...، اَلْمُتَمَنِّي، اَلْمُؤَمِّلُ

محوِ خواب: اَلنَّائِمُ (ج) النِّيَامُ، النُّوَّمُ، النُّيَّمُ، النُّيَّامُ، الرَّاقِدُ (ج) الرُّقُوْدُ، الرُّقَدُ

مربع کلومیٹر: كلو مِتْر مَرَبَّع

مرہونِ منت: مَدِيْنٌ لَهُ، مَمْنُوْنٌ له، مُعْتَرِفٌ بالإحْسَانِ، مُثْقَلٌ بِأَعْبَاءِ مِنَنِهِ

مزدور: اَلْأَجِيْرُ (ج) اَلْأُجَرَاءُ، اَلْعَامِلُ (ج) الْعُمَّالُ والْعَمَلَةُ، اَلْمُستَأجَرُ

مسافت طے کرنا: قَطَعَ الْمَسَافَةَ (ف)، طَوى الْمَسَافَةَ (ض)، جَابَه (ن)

مسرت کی لہر دوڑنا (چہروں پر): جَرَتْ حُمَيّا الْمَسَرَّةِ، دَبَّ تَيَّارُ الْمَسَرَّةِ في...(ض)، دَبَّ دَبِيْبُ النَّشَاطِ في...

مسز: السَّيِّدَةُ (ج) السَّيِّدَات

مصروف ہونا: اِشْتَغَلَ بـه، اِنْشَغَلَ بـه، اِنْهَمَكَ فيـه، اِنْغَمَسَ فيـه، اِسْتَغْرَقَ فيه، اِنْكَبَّ عليه

مضبوط: اَلْمَتِيْنُ، اَلْمُحْكَمُ، اَلْقَوِيُّ

معدنی خزانے: الْـخَزَائِنُ اَلْمَعْدِنِيَّـةُ (و) اَلْخَزِيْنَةُ

معزز: اَلْمُكْرَمُ، اَلْمُكَرَّمُ، اَلْمُحْتَرَمُ، الشَّرِيْفُ، المُوقَّر

معطر ہونا: تَعَطَّرَ، عَطِرَ (س)، صَارَ مُتَعَطِّرًا

معیار: اَلْمِعْيَار (ج) اَلْمَعَايِيْرُ، اَلْمُسْتَوى (ج) اَلْمُسْتَوَيَاتُ، المِقْيَاسُ (ج) اَلْمَقَايِيْسُ

مغرب زدہ: اَلْمُتَغَرِّب

مقابلہ (تحریری وتقریری): اَلْمُسَابَقَةُ

مقبولیت: اَلْقَبُوْلُ، الرَّوَاجُ، النَّفَاقُ

مقصد میں کامیاب ہونا: فَازَ بِالْمَرَامِ (ن)، ظَفِرَ بِالمَرَامِ (س)

ملازم: اَلْمُوَظَّــفُ (ج) اَلْمُوَظَّفُــوْنَ، اَلْأَجِيْرُ (ج) اَلْأُجَرَاءُ، اَلْعَامِلُ (ج) اَلْعُمَّالُ

مَناظر: اَلْمَنَاظِرُ (و) اَلْمَنْظَرُ، اَلْمَظَاهِرُ (و) اَلْمَظْهَرُ، اَلْمَشَاهِدُ (و) اَلْمَشْهَدُ

منتخب کرنا: اِنْتَخَبَهُ، اِصْطَفَاهُ، نَخَبَهُ (ف)، اِنْتَقَاهُ، اِخْتَارَه، اِجْتَبَاه

منٹ: الدَّقِيْقَةُ (ج) الدَّقَائِقُ

منزل بہ منزل: مَرْحَلِيًّا، في مَرَاحِلَ

منظر کشی: تَصْوِيْرُ شَيْءٍ

مہر درخشاں: الشَّمْسُ اللَّامِعَةُ / السَّاطِعَةُ / الْمُنِـيْرَةُ / الْمُشْرِقَـةُ / الْمُضِيْئَةُ / البازِغَة

مہمان: الضَّيْفُ (ج) اَلضُّيُوْفُ

مور: اَلطَّاوُوْس (ج) الطَّوَاوِيْس

میدان کا کسی کے ہاتھ میں رہنا: اِنْتَصَرَ عَلى عَـدُوِّهٖ، اَحْـرَزَ الْاِنْتِصَـارَ، نَالَ الانْتِصَارَ، تَمَّ له النَّصْرُ۔ (ض)، كُتِبَ له الانْتِصَارُ

[ھ]

آواز کو دبا دینا: أَسْكَتَ صَوْتَهُ، أَخْفَى صَوْتَهُ

ماحول تیار کرنا: هَيَّأَ جَوًّا، كَوَّنَ جَوًّا، أَنْشَأَ جَوًّا

مادی ترقی: الـرُّقِيُّ الْمَـادِّيُّ، التَّقَـدُّمُ الْمَادِّيُّ، الازْدِهَارُ الْمَادِّيُّ

مارچ: مَارس

مبارک باد دینا: هَنَّأَهُ به، بَرَّكَهُ

مبلغین: الدُّعَاةُ (و) الدَّاعِي، رِجَالُ الدَّعْوَةِ وَالْإِرْشَادِ

محاورات: التَّعْبِيْرَاتُ (و) التَّعْبِيْرُ

محبت کا سودا: جُنُوْن الحُبِّ

محتاج: اَلْبَائِس، اَلْفَقِيْرُ (ج) اَلْفُقَراءُ، اَلْمُعْسِرُ

محل: اَلْقَصْرُ (ج) اَلْقُصُوْرُ، اَلْإِيْوَانُ (ج) الاِيْوَانَاتُ

مختلف پہلوؤں پر باتیں کرنا: تَجَاذَبَ أَطْرافَ الحَدِيْث

مزہ لینا: تَمَتَّعَ بِهِ، تَلَذَّذ بِهِ، تَنَعَّمَ بِهِ

مشہور: اَلْمُشْتَهِرُ، اَلْمَعْرُوْف، طَائِرُ الصِّيتِ، ذَائِعُ الصِّيْتِ

مشین: اَلْمَاكِيْنَةُ (ج) اَلْمَاكِيْنَاتُ، اَلآلَةُ (ج) اَلْآلاتُ، اَلْمَكِنَـةُ (ج) المَكِنَاتُ

مطالبہ کرنا: طَالَبَهُ بِهِ، طَلَبَ مِنْهُ (ن)، تَطَلَّبَ منه، تَقَاضَاهُ

معمول: اَلْعَادَةُ

موٹر سائکل: الدَّرَّاجَـةُ الْبُخَارِيَّـةُ، الدَّرَّاجَةُ النَّارِيَّةُ، الدَّرَّاجةُ الآلية.

موٹر کار: السَّيَّارَةُ (ج) السَّيَّارَاتُ

میدان: اَلْمَيْـدَانُ (ج) اَلْمَيَـادِيْنُ، اَلْمَجَالُ (ج) اَلْمَجَالَاتُ

[ن]

نیم عریاں لباس: اَلْمَلَابِس السَّافِرَةُ

ناپسند کرنا: كَرِهَهُ (س)، اِسْتَكْرَهُ، اِسْتَنْكَرَهُ

ناچنا: رَقَصَ (ن)

نازک وقت: السَّاعَةُ الْحَاسِمَةُ، اللَّحْظَةُ الْحَرِجَةُ، اللَّمْحَةُ الْحَاسِمَةُ، اَلْمَوْقِفُ الْعَصِيْبُ

ناشتہ: اَلْفُطُوْرُ، اَلْوَجَبَاتُ الْخَفِيْفَةُ

ناظم اجلاس: مُدِيْرُ الْحَفْلَةِ

ناظم اعلی: الأَمِيْنُ الْعَامُّ، اَلْمُدِيْرُ الْعَامُّ

ناظم تعلیمات: مُـدِيْرُ التَّعْلِـيْمِ، مُـدِيْرُ الشُّؤُوْنِ التَّعْلِيْمِيَّةِ

ناظم مطبخ: مُدِيرُ المَطْبَخ

ناقابلِ فراموش ہونا: خَالِـدَةُ الـذِّكْرِ، لَايُنْسىٰ

ناکام ونامراد: اَلْخَائِبُ، اَلْفَاشِلُ، اَلْخَاسِرُ

ناگ: اَلْحَيَّةُ السَّوْدَاءُ، الأَفْعَى (ج) الأَفَاعِي

ناگہانی حملہ: اَلْهُجُوْمُ الْخَاطِفُ، الهَجمَة

نالہ (رونا): اَلْعَوِيْلُ، اَلْبُكَاءُ

نتیجہ نکلنا (رزلٹ نکلنا): ظَهَرَتِ النَّتِيْجَة (ف)

نرم خرام ہوا: النَّسِيْمُ، اَلْهَـوَاءُ الْعَلِيْلُ، الرِّيحُ اللَّيِّنَةُ

نرم دل: رَقِيقُ الْقَلْبِ، لَيِّنُ الْجَانِبِ، الرَّقِيْقُ، اَلْمُتَسَامِحُ

نزاکت واہمیت: اَلْحَسَّاسِيَّةُ وَالْأَهَمِّيَّةُ، اللَّطَافَةُ وَالْخُطُوْرَةُ

نشانہ بنانا (بندوق سے): هَدَفَهُ بِبُنْدُوْقِيَّتِهٖ، اِسْتَهْدَفَهُ بِبُنْدُوْقِيَّتِهٖ، أَطْلَقَ النَّارَ بِبُنْدُوْقِيَّتِهٖ، اَطْلَقَ الرَّصَاصَ بِبُنْدُوْقِيَّتِهٖ

نشانہ چوکنا: أَخْطَأَ الْهَدَفَ

نشست گاہ: اَلْمَقْعَدُ (ج) اَلْمَقَاعِدُ

نظر دوڑانا: سَرَّحَ النَّظَرَ إلى... سَرَّحَ الطَّرْفَ إلى...، رَمَى بِبَصَرِه إلى...، أَرْسَلَ نَظْرَةً إلى... أَرْسَلَ بَصَرَهُ إلى...

نعرے: اَلْهُتَافَاتُ (و) اَلْهُتَافُ، النَّعَرَاتُ (و) النَّعْرَةُ

نغمہ سنجی کرنا: تَغَرَّدَ، غَرَّدَ، غَنَّى، تَغَنَّى، شَقْشَقَ، زَقْزَقَ

نقصان ہونا: خَسِرَ (س)، لَحِقَهُ الضَّرَرُ (س)، لَحِقَ بِهِ الْخُسْرَانُ، أُصِيْبَ بِخُسْرَانٍ

نقطۂ عروج پر: عَلٰى قِمَّتِه

نقل وحرکت: التَّنَقُّلُ والتَّحَرُّكُ، اَلْحَرَكَاتُ، التَّحَرُّكَاتُ (و) التَّحَرُّكُ

نگاہ پڑنا: نَظَرَ إليه (ن)

نگاہ ڈالنا: أَلْقَى عَلَيْه النَّظَرَ، اَرْسَلَ إليه الْبَصَرَ

نمائش: اَلْمَعْرِضُ (ج) اَلْمَعَارِضُ

نمبر: الرَّقْمُ (ج) اَلْأَرْقَامُ، النُّمْرَةُ (ج) نُمَرٌ

نمونۂ عمل: اَلْقُدْوَةُ، الْأُسْوَةُ

نوازنا: تَكَرَّمَ عَلَيْه، أَكْرَمَهُ، مَنَحَهُ (ف)، وَهَبَ لَهُ (ض)

نیٹ ورک: الشَّبَكَةُ، اَلشَّرِكَةُ

نیچرل: اَلطَّبِيْعِيُّ

نیّرِ تاباں: الشَّمْسُ الْمُشْرِقَةُ، الشَّمْسُ الْبَازِغَةُ، الشَّمْسُ اللَّامِعَةُ

نیک دل: طَيِّبُ الْقَلْبِ

نیک سیرت: طيّب الخُلُق

نیلا: اَلْأَزْرَقُ (مونث) الزَّرْقَاءُ

نیوکلیائی دھماکہ: الانْفِجَارُ النَّوَوِيُّ، الانْفِجَارُ الذَّرِّيُّ، التَّفْجِيْرُ النَّوَوِيُّ

[و]

واپس آنا: عَادَ إِلَيه (ن)، رَجَعَ إليه (ض)، قَفَلَ (ن)

وار: اَلضَّرْبَةُ

وارڈن (ناظم دار الاقامہ): مُرَاقِبُ دَارِ الْإِقَامَةِ، قَيِّمُ الرُّوَاقِ

واضح ہونا: اِتَّضَحَ، ظَهَرَ (ف)، بَانَ (ض)، تَبَيَّنَ

وزیر اعظم: رَئِيْسُ الْوُزَرَاءِ
وسعت نظر: سَعَةُ النظرِ
وسیع: اَلْوَاسِعُ، الفَسِيْحُ
وصال ہونا: تُوُفِّيَ، انْتَقَلَ إلى جَوَارِ رَبِّهٖ
وفاداری: اَلْوَفَاءُ
وقف کرنا (جانوں کا): نَذَرَ نفسَه لَه
ووٹر: النَاخِب (ج) النَّاخِبُوْن، المُصَوِّتُ (ج) المُصَوِّتُوْنَ، صاحبُ الصَّوْتِ (ج) أصحابُ الأَصْوَات، المُقْتَرِعُ (ج) المقترعون
ویڈیو: الفيديو
ویرانی: التَّخَرُّبُ
ویو کارڈ: بِطَاقَةُ عَرْض

[ہ]

ہاتھ میں جاتے جاتے بچنا: كَادَ أن يُّقْبَضَ عَلَيْهِ، كَادَ أن يّأخذه.
ہار: اَلْعِقْدُ (ج) اَلْعُقُوْدُ، اَلْقِلَادَةُ (ج) اَلْقَلَائِدُ
ہال: اَلْقَاعَةُ (ج) اَلْقَاعَاتُ، اَلرَّدْهَةُ (ج) اَلرَّدَهَاتُ، الصَّالُوْنُ (ج) الصَّالُوْنَاتُ
ہتھیار: السِّلَاحُ (ج) اَلْأَسْلِحَةُ
ہدایت دینا/ہدایات دینا: أَمَرَهُ بِه، أَصْدَرَ التَّوْجِيْهَ إلى...

ہرے بھرے: اَلْمُخْضَرُّ، اَلْأَخْضَرُ، اَلْخَضِرُ
ہریل: اَلْحَمَامَةُ الْوَرْقَاءُ
ہزاروں: الآلَافُ (و) اَلْأَلْفُ
ہم آہنگ ہونا: اِنْسَجَمَ مع...
ہم رکاب: مع...، مَصْحُوْبًابه
ہمت ہارنا: فَتَرَتْ عَزِيْمَتُهُ (ن)، خَارَتْ قُوَاهُ (ن) فَشِلَ (س)
ہمہ گیری: الشُّمُوْلُ والعُموم
ہوا کھانا: اِسْتَنْشَقَ الْهَوَاءَ، شَمَّ الْهَوَاءَ (ن، س)
ہوم ورک کرنا: أَعَدَّ الوَاجِبَ المنزلِيَّ، كَتَبَ الفَرضَ المدرسِيَّ
ہوم ورک: اَلْفَرْضُ الْمَنْزِلِيُّ (ج) اَلْفُرُوْضُ الْمَنْزِلِيَّةُ، اَلْفَرضُ الْمَدْرَسِيُّ (ج) اَلْفُرُوْضُ الْمَدْرَسِيَّةُ
ہیچ ہونا: حَقُرَ (ک)، هَانَ الشَّيْءُ عَلَيه (ن)
ہیروشیما: هِيرُو شِيْمَا

[ی]

یتیم: اَلْيَتِيْمُ (ج) اَلْيَتَامىٰ، اَلْأَيْتَامُ

❁❁❁